اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ
القران الحکیم ۲:۲۵۸

صلح ۔ امان ۱۴۰۴ ہش
جنوری ۔ مارچ ۲۰۲۵ء

النّور آن لائن

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ

Al-Nur Online, USA

AHMADIYYA
MUSLIM COMMUNITY
United States of America

Muslims who believe in the Messiah Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian

ظالموں کا انجام دیکھ کر ظلم سے بچنے کی دعائے عبرت

اصحاب اعراف (یعنی کامل مومن) جب جنت کے بعد جہنم کا نظارہ کریں گے تو معًا یہ دعا پڑھیں گے۔

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ۝

(سورۃ الاعراف: 48)

اَے ہمارے ربّ! ہم کو ظالم قوم میں سے مت بنائیو۔

ظالم قوم کے فتنہ سے بچنے کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں ایمان لانے والی نوجوانوں کی قلیل تعداد کو یہ نصیحت کی کہ اب ایمان لائے ہو تو خدا پر توکل کرنا۔ جس کے جواب میں انہوں نے یہ دعا کی۔

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ۝
وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ۝

(سورۃ یونس: 86-87)

ہم اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہمیں (ان) ظالم لوگوں کے فتنہ (کا موجب) نہ بنا۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر لوگوں کے ظلم سے نجات دے۔

ظالم بستی کے اہل کے ظلم سے بچنے اور ہجرت کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ (جن کی والدہ امّ فضل ابتدائی زمانے میں ایمان لے آئی تھیں) بیان کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کے مکہ سے ہجرت کر جانے کے بعد میں اور میری والدہ بھی مکہ کے ان کمزور بچوں اور عورتوں میں شامل تھے جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ وہ ہجرت کے لیے نصرت الٰہی کی دعائیں کرتے ہیں (بخاری کتاب التفسیر سورۃ النساء) فتح مکہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان مظلوموں کو اہل مکہ کے ظلم سے نجات دی۔

رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ۚ وَاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙۚ
وَّاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِيۡرًا ۝

(سورۃ النساء: 76)

اے ہمارے ربّ! تو ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی سرپرست بنادے اور ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی مددگار مقرر کر۔

(خَزِیۡنَۃُ الدُّعَاءِ ، قرآنی دعائیں، صفحات 16-17)

جلد نمبر 4   صلح۔امان 1404 ہش— جنوری تا مارچ 2025ء   رجب۔رمضان 1446 ہجری   شمارہ نمبر 1-3

اس شمارے میں

ادارتی بورڈ

نگران: ڈاکٹر مرزا مغفور احمد، امیر جماعت، ریاستہائے متحدہ امریکہ
مشیر اعلیٰ: اظہر حنیف، مبلغ انچارج، ریاستہائے متحدہ امریکہ
مینجمنٹ بورڈ: انور خان (صدر)، سیّد ساجد احمد، محمد ظفر اللہ ہنجرا، سید شمشاد احمد ناصر، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناتا
مدیر اعلیٰ: امۃ الباری ناصر
مدیر: حسنیٰ مقبول احمد
ادارتی معاونین: ڈاکٹر محمود احمد ناگی، طاہرہ زرتشت، زاہدہ ظہیر ساجد
سرورق: قدرت اللہ ایاز، لطیف احمد

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ﴿۵﴾

(سورۃ القلم 68: 6)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

اور یقیناً تو بہت بڑے خُلق پر فائز ہے۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ:

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے (اور درحقیقت دنیا کو بتانے کے لیے) فرمایا وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ کہ اے رسول! تجھے خُلقِ عظیم کا ایسا عظیم الشان معجزہ دیا گیا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نبی کو اس رنگ میں اس عظمت کا معجزہ عطا نہیں ہوا اس کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کے دل تیری طرف مائل ہوں گے۔ لوگ تجھ سے تعلق محبت قائم کریں گے وہ تیرے طفیل اپنے زندہ خدا سے تعلق قائم کریں گے۔ (خطباتِ ناصر، جلد دوم صفحہ 782)

پھر ہم لوگ جو حقیقتِ محمدیہ کو پہچانتے ہیں جانتے ہیں کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام اخلاقِ فاضلہ کو اپنے وجود اور اسوہ میں جمع کرنے والے تھے جس کی جھلک ہمیں گزشتہ تمام انبیاء میں مختلف طور پر نظر آتی ہے۔ پس انبیائے ماسبق اور خدا تعالیٰ کے وہ پیارے جو بعد میں پیدا ہونے والے تھے ان سب کے اندر ہمیں اخلاقِ فاضلہ کی جو جھلک نظر آتی ہے جو متفرق طور پر آدمؑ سے لے کر قیامت تک بنی نوع انسان میں پھیلی ہوئی ہے وہ تمام اخلاق ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع نظر آتے ہیں۔ (خطباتِ ناصر، جلد سوم، صفحہ 64)

اخلاقِ حسنہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ كَانَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا۔

(مسلم، کتاب الفضائل کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس خلقا 4259)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اخلاق والے تھے۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهِ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی معاشرۃ الناس، 1987)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

(حدیقۃ الصالحین، احادیث 689، 691 صفحات 541، 542، ایڈیشن 2019ء، مرتبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن مرحوم)

ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

1908ء کی اپنی تصنیف 'چشمۂ معرفت' میں آپ فرماتے ہیں کہ:

"دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57) ان قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم ان نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو اُن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً سمجھ نہیں سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہم کلام ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصّوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔ کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے:

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا   کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں   کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور ان کے اندر داخل ہو۔"

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحات 301- 303)

اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ سے عشق

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صف دشمن کو کیا ہم نے بہ حُجّت پامال | سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

نور دِکھلا کے تِرا سب کو کیا ملزم و خوار | سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے

نقشِ ہستی تری اُلفت سے مٹایا ہم نے | اپنا ہر ذرّہ تِری راہ میں اُڑایا ہم نے

تیرا مے خانہ جو اِک مَرجعِ عالَم دیکھا | خُم کا خُم منہ سے بَصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے | تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

چُھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات | لَاجَرَمْ در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا! مجھ کو قَسم ہے تری یکتائی کی | آپ کو تیری محبت میں بُھلایا ہم نے

بخدا دِل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش | جب سے دل میں یہ تیرا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا | نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسلؐ | تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام | مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج | شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 224۔ مطبوعہ 1893ء)

25/اکتوبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)،یو کے	غزوہ بنو قریظہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان۔ ☆...بنو قریظہ کے متعلق اس فیصلہ میں صاف طور پر خدائی تصرف کام کرتے ہوئے نظر آتا ہے اور اس لیے آپؐ کا جذبہ رحم اسے روک نہیں سکتا۔ ☆...اس موقع پر آپؐ نے یہ حسرت بھرے الفاظ فرمائے کہ اگر یہود میں سے مجھ پر دس بارسُوخ آدمی بھی ایمان لے آتے تو میں خدا سے امید رکھتا تھا کہ یہ ساری قوم مجھے مان لیتی اور خدائی عذاب سے بچ جاتی۔ ☆...اُس وقت جس شخص کی بھی سفارش آپؐ کے پاس کی گئی آپؐ نے اُسے فوراً معاف کر دیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپؐ حضرت سعدؓ کے فیصلے کی وجہ سے مجبور تھے ورنہ آپؐ کا قلبی میلان اُن کے قتل کیے جانے کی طرف نہیں تھا۔ ☆...اس غزوہ کے نتیجہ میں جمع ہونے والے مال غنیمت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ میں تقسیم کیا اور بعض عورتوں کو بھی حصہ دیا گیا۔ https://www.alfazl.com/2024/10/25/109081/
یکم نومبر ، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یو کے	غزوہ بنو قریظہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان۔ ☆...بنو قریظہ کے متعلق جس فیصلے کو ظالمانہ کہا جاتا ہے وہ سعد بن معاذؓ کا فیصلہ تھا اور جب وہ آپؐ کا فیصلہ ہی نہیں تھا تو اس کی وجہ سے آپؐ پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ ☆...جس شخص کے متعلق بھی آپؐ کے سامنے رحم کی اپیل پیش ہوئی آپؐ نے اُسے فوراً قبول کر کے نہ صرف ایسے لوگوں کی جان بخشی بلکہ ان کے بیوی بچے اور اموال وغیرہ بھی اُنہیں واپس کر دیے۔ ☆...آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود کے درمیان معاہدے کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر یہود کے متعلق کوئی اَمر قابل تصفیہ پیدا ہو گا تو اُس کا فیصلہ خود اُنہی کی شریعت کے ماتحت کیا جائے گا۔ ☆...یہ واقعہ آپؐ کے اخلاق فاضلہ، حسن انتظام اور آپؐ کے فطری رحم و کرم کا ایک نہایت بین ثبوت ہے۔ ☆...سعدؓ کا فیصلہ گو اپنی ذات میں سخت سمجھا جاوے مگر وہ ہرگز عدل و انصاف کے خلاف نہیں تھا اور پھر یہ فیصلہ یہودی شریعت کے عین مطابق تھا۔ https://www.alfazl.com/2024/11/04/109568/
8/نومبر، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)،یو کے	تحریکِ جدید کے نوّے ویں(90) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اوراکانوے ویں(91) سال کے آغاز کا اعلان۔ ☆...تحریکِ جدید کے نوّے ویں سال کے اختتام پر جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو دورانِ سال اس مالی نظام میں 17.98/ملین پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابلے میں 7/لاکھ 79/ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔

	☆... مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا بیان۔ ☆... مکرمہ امینہ چلمکساہی صاحبہ (واقف زندگی ٹرکش ڈیسک) اور مکرم محمود احمد ایاز صاحب آف ناروے کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ۔ https://www.alfazl.com/2024/11/11/110103/
15/ نومبر ، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان۔ ☆... حدیبیہ ایک کنویں کا نام تھا، جو آغازِ اسلام میں مسافروں اور حجاج کے کام آتا تھا، لیکن یہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔ ☆... غزوہ حدیبیہ میں مسلمانوں کی تعداد کے حوالے سے مختلف روایات ملتی ہیں جن میں یہ تعداد ایک ہزار سے لے کر سترہ سَو تک بیان کی گئی ہے۔ ☆... آپؐ نے برتن میں اپنا ہاتھ رکھا اور اسی وقت آپؐ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے فوّارے پھوٹنے لگے۔ ☆... عزیزم شہریار راکنگ شہید ولد مکرم محمد عبداللہ وہاب صاحب آف بنگلہ دیش اور مکرم عبداللہ اسد عودہ صاحب آف کبابیر کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/11/18/110449/
22/ نومبر ، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان نیز دنیا کے حالات کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک۔ ☆... اگر مَیں اِن کے مقابلے میں آکر مِٹ گیا تو قصّہ ختم ہوا لیکن اگر خدا نے مجھے فتح عطا کی اور میرے لائے ہوئے دین کو غلبہ حاصل ہو گیا تو پھر مکّہ والوں کو بھی ایمان لے آنے میں کوئی تامّل نہیں ہونا چاہیے۔ ☆... حضرت عثمانؓ کو ذاتی طور پر طوافِ بیت اللہ کی پیشکش کی، لیکن انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ممکن نہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو مکّہ سے باہر روکے جائیں اور مَیں طواف کروں۔ ☆... صحابہؓ بیعت کے لیے اِس طرح لپکے کہ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے اور اِن چودہ پندرہ سَو مسلمانوں کا ایک ایک فرد کہ یہی اِس وقت اسلام کی جمع پونجی تھی، اپنے محبوب آقا کے ہاتھ پر گویا دوسری دفعہ بک گیا۔ ☆... دنیا کے حالات کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک۔ ☆... اللہ تعالیٰ احمدیوں اور امن پسند لوگوں کو جنگ کے بد اثرات سے محفوظ رکھے۔ https://www.alfazl.com/2024/11/25/111049/
29/ نومبر ، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان۔ ☆... آج رات مجھ پر ایک سورت (سورۂ فتح) نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ (رسول کریم ﷺ) ☆... غور کیا جائے تو واقعی حدیبیہ کی صلح ہمارے لیے ایک بڑی بھاری فتح ہے۔ ☆... مَیں نے تم میں سے مخلص ترین لوگوں کے اندر بھی بعض دفعہ احتجاج کی روح دیکھی، مگر ابو بکر کے اندر مَیں نے یہ روح کبھی نہیں دیکھی۔ (رسول کریم ﷺ) ☆... صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپؐ کے پاس آنے کا موقع ملا اور اُنہوں نے آنحضرتؐ کی باتیں سنیں تو اِن میں صدہا مسلمان ہو گئے۔ (حضرت مسیح موعودؑ) https://www.alfazl.com/2024/12/02/111517/
6/ دسمبر، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد	صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان۔ ☆... معاہدے کی ایک شرط یہ تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرد مکے سے مدینے آئے گا تو اسے واپس لوٹایا جائے گا لیکن اگر کوئی مرد

ٹلفورڈ(سرے)،یوکے	مدینے سے مکّے جائے گا تو کفار اسے واپس کرنے کے پابند نہ ہوں گے۔ ☆... ابو بصیر بیمار ہو کر صاحبِ فراش تھے، انہوں نے بڑے شوق سے حضورؐ کے خط کو ہاتھ میں تھامے رکھا اور اسی حالت میں ان کی وفات ہو گئی جبکہ باقی مسلمان مدینے آ گئے۔ ☆... آپؐ نے فرمایا! اے ابو بصیر! تم جانتے ہو کہ ہم ان لوگوں کو اپنا عہد و پیمان دے چکے ہیں، اور ہمارے مذہب میں عہد شکنی جائز نہیں ہے۔ ☆... مدنی سیاست سے باہر لوگوں کو واپس مکے پہنچانے کا ذمہ دار آنحضرت ﷺ کو قرار دینا خلافِ عقل بات ہے۔ ☆... آپؐ نے معاہدے کے الفاظ کو بھی پورا کیا اور ابو بصیر کو مکے والوں کے سپرد کرتے ہوئے مدینے سے رخصت کر دیا۔ https://www.alfazl.com/2024/12/09/111971/
13/ دسمبر ، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)،یوکے	سریّہ قُرطاء کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان ☆... یہ سریّہ دس محرّم 6/ہجری میں ہوا اور آنحضرتؐ نے حضرت محمد بن مَسْلَمہؓ کو تیس سواروں کے ہمراہ قُرطا کی جانب بھیجا۔ ☆... صحابہؓ یہ سمجھے ہوں گے کہ اب ثمامہ اپنے وطن کی طرف واپس لَوٹ جائے گا مگر آنحضرتؐ سمجھ چکے تھے کہ ثمامہ کا دل مفتوح ہو چکا ہے۔ ☆... یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایک وقت تھا کہ مجھے تمام دنیا میں آپؐ کی ذات سے اور آپؐ کے دین سے اور آپؐ کے شہر سے سب سے زیادہ دشمنی تھی لیکن اب مجھے آپؐ کی ذات اور آپؐ کا دین اور آپؐ کا شہر سب سے زیادہ محبوب ہیں (ثمامہ بن اثال)۔ ☆... مکرم عبد اللطیف خان صاحب آف یوکے، مکرم طیّب احمد صاحب شہید آف راجن پور حال راولپنڈی، عزیزم مھند مؤیّد ابو عواد صاحب آف غزہ، مولوی محمد ایوب بٹ صاحب درویش قادیان، مکرم ڈاکٹر مسعود احمد ملک صاحب آف امریکہ اور مکرم شبیر احمد لودھی صاحب آف کینیڈا کا ذکر خیر اور نماز جنازہ۔ https://www.alfazl.com/2024/12/16/112479/
20/ دسمبر ، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)،یوکے	سنہ ۶/ہجری کے بعض غزوات اور سرایا کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان نیز دنیا کے بگڑتے سیاسی حالات اور آسمانی آفات کے حوالے سے دعاؤں کی تلقین۔ ☆... آنحضرت ﷺ نے اپنے ایک مہاجر صحابی عکاشہ بن محصنؓ کو چالیس مسلمانوں پر افسر بنا کر قبیلہ بنو اسد کی طرف مقابلے کے لیے بھجوایا۔ ☆... ابو عبیدہ بن الجراحؓ قریش سے تعلق رکھتے تھے، آنحضرت ﷺ نے انہیں امین المِلّت کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ ☆... قبولِ اسلام کے اعلان کے بعد ابو العاصؓ مدینے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینبؓ کو بغیر کسی جدید نکاح کے ان کے پاس لوٹا دیا۔ ☆... دنیا کے بگڑتے سیاسی حالات اور آسمانی آفات کے تناظر میں دعاؤں کی تلقین۔ ☆... مکرم امیر حسن مرانژی صاحب شہید ولد در محمد صاحب آف نصرت آباد میر پور خاص اور مولانا عبد الستار رؤوف صاحب مبلغ سلسلہ ملائیشیا کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/12/20/112973/

پیشگوئی مصلح موعود

”...مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃُ اللہ ہے کیونکہ خُدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دِل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا، (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نُور آتا ہے نُور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خُدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔“

(اشتہار 20/فروری 1886، مجموعہ اشتہارات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام، جلد اوّل، صفحات 124-125، ایڈیشن 2019ء فضل عمر پریس قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ڈائری

26 جنوری 1924ء بعد نماز ظہر

حضرت مسیحؑ کی ولادت

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بے باپ پیدا ہونے کے متعلق ذکر پر فرمایا کہ یا تو یہی ماننا پڑے گا کہ وہ بے باپ تھے۔ ورنہ ان کی ولادت میں یقیناً شبہ پڑ جائے گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ یوسف نجار نے حسب رواج بلا رخصتانہ ہونے کے نکاح کے بعد صحبت کی تھی تو اس کو شک ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی تھی۔ پس یا تو مسیح کو بے باپ تسلیم کیا جائے گا۔ یا ان کی ولادت میں شک کرنا پڑے گا۔

جناب مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بتایا کہ امریکہ میں جب انہوں نے ڈاکٹروں سے اس کے متعلق گفتگو کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے پادریوں کی ضد کی وجہ سے کبھی اس مسئلہ پر علمی حیثیت سے گفتگو کی طرف آمادگی ظاہر نہ کی۔

حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے فرمایا۔ کہا جاتا ہے کہ یہودیوں میں رواج تھا۔ کہ نکاح ہونے کے بعد قبل رخصتانہ مرد و عورت مل سکتے تھے۔ مگر مجھے اس کا ثبوت نہیں ملا۔

(الفضل، 5 فروری 1924ء، صفحہ 5)

27 جنوری۔ بعد عصر

عورتوں کے مہر کی فلاسفی

جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج نے عرض کیا کہ عورتوں کے مہر مقرر کرنے کی کیا فلاسفی ہے۔ فرمایا کہ مہر کی فلاسفی یہ ہے کہ عورت کے لئے جائیداد مقرر ہو۔ جس پر اس کا تصرف ہو۔ اس کی کئی ضروریات ہوتی ہیں جن کو مرد غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر اس کے نزدیک وہ اہم ہوتی ہیں۔ اور بعض باتیں مرد سے بیان بھی نہیں کر سکتی۔ شریعت نے اس کی ضروریات کو تسلیم کیا ہے۔ اور اس کے لئے مستقل جائیداد کا انتظام کیا ہے۔ اور مہر مقرر کر کے عورت کا حق ثابت کر دیا۔ اور اس طرح اسلام نے تمدّن کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا۔ ولایت میں عورت کی جائداد نہیں ہوتی۔ مگر جو کچھ وہ قرض کپڑوں وغیرہ کے لئے اٹھائے وہ مرد کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

سوال ہؤا کہ حضرت عمرؓ نے کیوں زیادہ مہر سے روکا تھا۔ فرمایا۔ اس لئے کہ لوگوں نے محض نمود و نمائش کے لئے بڑا مہر باندھنا شروع کر دیا تھا۔ ورنہ خود انہوں نے ام کلثومؓ بنت حضرت علیؓ کا مہر چالیس ہزار باندھا تھا۔ اور وہ پہلے ادا کر دیا تھا۔

(اخبار الفضل قادیان دارالامان، 5 فروری 1924ء، صفحہ 6)

شادی سے غنا

”جو شخص اللہ پر توکّل رکھتا ہے۔ وہ شادی کرے۔ تو اس پر غربت کی ایسی حالت کبھی نہیں آتی کہ وہ ذلیل ہو جائے پھر اگر بیوی نیک اور حسب منشاء مل جائے تو ایسا اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے کہ خواہ فاقے رہنا پڑے پھر بھی آرام ہی ہوتا ہے۔“

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بحوالہ الفضل، 5 فروری 1924ء، صفحہ 6)

صد سالہ یادگاری تقریب سنگ بنیاد مسجد فضل لندن، 19/ اکتوبر 2024ء

خلاصہ خطاب حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضورِانور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

معزز مہمانانِ گرامی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہم مسجد فضل کے قیام کی صد سالہ تقریب میں شریک ہیں۔ مساجد اور ان سے وابستہ تمام تقاریب کا مقصد خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا ہے، یقیناً ان تقاریب کے انعقاد کا واحد مقصد روحانی اور دینی ہے۔ مسجد وہ جگہ ہے جہاں لوگ خدا تعالیٰ کی واحد و یگانہ ہستی کی عبادت کے لیے جمع ہوتے ہیں، اس لیے جمع ہوتے ہیں تاکہ اپنی روحانی ترقی کر سکیں۔ آج کے دَور میں جب دنیاداری کا زور ہے اور اخلاقیات کے معیار گرتے جا رہے ہیں ایسے میں مساجد اور ان کی آبادکاری کی اہمیت مزید بڑھتی جا رہی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اس کی عبادت کرنا ہے، یقیناً عبادت کا مطلب صرف ظاہری عبادت نہیں بلکہ اس کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ انسان کی ظاہری عبادات بے معنی ہیں اگر انسان اپنے جیسے دیگر انسانوں کے حقوق ادا نہیں کرتا۔ اس لیے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کی فکر کرے۔

آج جہاں ہم اس مسجد کے سنگِ بنیاد کے سَو سال مکمل ہونے کی تقریب میں شامل ہیں تمام احمدیوں کو مسجد کے قیام کے حقیقی مفہوم کو ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک حقیقی مومن وہ ہے جو دوسرے کے لیے بھی وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ پس جماعت احمدیہ اس بات کے پیشِ نظر دنیا کو امن و عافیت کی راہوں کی طرف بلاتی ہے تاکہ دنیا سامنے نظر آنے والی تباہی سے بچ سکے۔ یہ وہ مقصد ہے جو ہمیں بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے سکھایا ہے اور یہی وہ مقصد ہے جس کی تعلیم ہمیں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ تمام اقوام کی ہدایت کے لیے تشریف لائے تھے، تاکہ تمام اقوام کو خدائے واحد و یگانہ کے آستانے پر لایا جا سکے۔ آپؑ کا دل اس تڑپ سے بھرا ہؤا تھا کہ کسی طرح انسانیت اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچان سکے۔ آج اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے جماعت احمدیہ کوشاں ہے۔

آج دنیا کے بعض ممالک میں احمدیوں پر ظلم و ستم روا رکھا جا رہا ہے مگر اس کے باوجود احمدیت دنیا کے دو سَو دس ممالک میں پہنچ چکی ہے۔ جماعت احمدیہ مسلسل اس بات کے لیے کوشاں ہے کہ دنیا خدا اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والی بن سکے۔ اسلام کی یہ تعلیمات جو یوکے اور یورپ میں پہنچائی گئی ہیں وہ بھی دراصل حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اس تڑپ کا نتیجہ ہے جو آپؑ کے دل میں تھی، اس مقصد کے لیے آپؑ نے خدا تعالیٰ کے حضور بڑی متضرعانہ دعائیں بھی کی تھیں۔ اس ملک میں احمدیت کا نفوذ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ سے ملنے والی بشارات کے تابع تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ نظّارہ دکھایا تھا کہ گویا آپؑ لندن شہر میں ایک منبر پر کھڑے ہیں اور اسلام کی سچائی بڑے مدلل انداز میں بیان فرما رہے ہیں۔ اس کے بعد آپؑ نے چھوٹے چھوٹے درختوں سے تیتر کی مانند سفید پرندوں کو پکڑا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ مَیں اس کی تعبیر یہی کرتا ہوں کہ مَیں تو نہیں البتہ میری تحریرات ضرور انگلستان پہنچیں گی اور کئی سعید روحیں اس کی تاثیر سے اسلام کی طرف راہنمائی پائیں گی۔

اس خواب کی تعبیر خلافتِ اولیٰ میں ہی پوری ہو گئی جب جماعت احمدیہ کے اولین مشنری حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ یوکے پہنچے۔ یہ بیسویں صدی کے ابتدائی دور کی بات ہے جب اس ملک میں اسلام سے واقفیت نہ ہونے کے برابر تھی اور دوسری جانب جماعت احمدیہ کے وسائل بھی نہ ہونے کے برابر تھے۔ اُس دور میں جماعت کے مبلغ نے بڑی محنت سے کام کیا۔ پھر خلافتِ ثانیہ میں جماعت کے مزید مبلغین بھی یوکے آئے اور ان مبلغین کی مساعی کے بہت مثبت نتائج برآمد ہوئے۔ جب یہ واضح ہو گیا کہ یہاں جماعت کی سرگرمیوں کے لیے باقاعدہ کوئی مرکز ہونا چاہیے تو پھر یہاں لندن میں ایک مسجد کی تعمیر کا ارادہ کیا گیا اور اس مقصد کے لیے جماعت احمدیہ کے ممبران نے بڑی غیر معمولی مالی قربانیاں پیش کیں۔ ان قربانیوں کے نتیجے میں یہاں اس مسجد یعنی مسجد فضل کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ 1924ء میں جب

ویمبلے کی بین المذاہب کانفرنس منعقد ہوئی تو اس سلسلے میں جماعت کے مشنری مولانا عبدالرحیم نیّر صاحبؓ کو بھی دعوت دی گئی۔ اس اہم موقعے پر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ از خود بنفسِ نفیس تشریف لائے اور اس موقعے پر آپؓ نے آج سے ٹھیک ایک سَو سال قبل اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔

اس موقع پر آپؓ نے بڑا پُر معارف خطاب بھی فرمایا تھا جس میں آپؓ نے فرمایا کہ

آج ہم یہاں ایک ایسے مقصد کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں جو بہت منفرد مقصد ہے یعنی ایک مسجد کا قیام! اس مسجد کا واحد مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کے نام کو بلند کرنا ہے۔

اس مسجد میں جو کوئی داخل ہو گا خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب و ملت اور نسل سے ہو وہ اس مسجد میں مکمل امن اور سلامتی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کر سکے گا۔ ہمارے درمیان کے فرق تنازعات کا باعث نہ بنیں بلکہ ہم رواداری کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ رہ سکیں۔ زمین پر قائم اللہ تعالیٰ کی پہلی مسجد جو مکّہ میں ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لیے تعمیر کی گئی تھی اور اس کی بنیاد بھی امن و سلامتی پر رکھی گئی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ

یہ مسجد آپس میں رواداری کے قیام میں مدد و معاون ہو گی۔ وہ دن آنے والے ہیں جب لوگ جنگ و جدل کو چھوڑ کر پیار و محبت کے ساتھ آپس میں رہنے پر آمادہ ہو جائیں گے، وہ دن آئے چاہتے ہیں جب بنی نوع انسان اس بات کو سمجھ لیں گے کہ ان سب کا خالق ایک ہی خدا ہے، جب انسان اس بات کو سمجھ لے گا تو پھر ان میں آپس میں سگے بھائیوں سے بڑھ کر پیار و محبت پیدا ہو جائے گی۔

آج جماعت احمدیہ اپنے اس عہد پر قائم ہے کہ

ہماری مسجد امن و سلامتی کا پیغام دنیا کے سامنے پیش کرتی رہے گی۔

یقیناً ہم ایک پُر آشوب زمانے سے گزر رہے ہیں اور دنیا میں نفرت کی آگ پھیلی ہوئی ہے ایسے میں ہمیں اپنے عمل اور کرداروں پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے،

ہمیں چاہیے کہ ایک خدا کی مخلوق ہونے کے ناطے ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت کو پروان چڑھائیں اور باہمی احترام کے رشتے کو مضبوط کریں۔

ایک مذہبی انسان ہونے کی حیثیت سے میں اس یقین پر قائم ہوں کہ اس کے لیے ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہو گا۔

یہی وہ ذریعہ ہے جس کے ساتھ ہم دنیا کو ہمیشہ قائم رہنے والے امن کی طرف لا سکتے ہیں، یہی وہ ذریعہ ہے جس کے طفیل انسانیت اپنے پیدا کرنے والے کے قدموں میں آسکتی ہے۔ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا ایمان ہے کہ یہ زندگی تو عارضی زندگی ہے اور اس کے بعد اُخروی زندگی اصل اور حقیقی زندگی ہے جہاں ہمیں اپنے تمام عملوں کا حساب دینا ہو گا۔ اس اعتبار سے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم اپنے کل کے لیے کیا آگے بھیج رہے ہیں؟

دنیا جس تیزی سے تباہی کے راستے پر جا رہی ہے ہمیں اسے روکنے کے لیے اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ جوہری تباہی کا یہ راستہ جس پر دنیا تیزی سے گامزن ہے اگر اسے بر وقت نہ روکا گیا تو پھر دنیا کی آنے والی نسلیں اس کا خمیازہ بھگتیں گی اور اس کے خوفناک نتائج سے دنیا کی ایسی تباہی ہو گی کہ جس کے نتیجے میں آنے والی نسلیں اپاہج اور معذور پیدا ہوں گی۔ پس! آج ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم آنے والی نسلوں کے لیے کیسی زمین اور کیسی دنیا کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

اللہ کرے کہ اُس کی محبت اور اس کی مخلوق کی محبت ہر انسان کے دل میں جاگزیں ہو جائے۔ یقیناً یہی وہ مقصد ہے جس کے لیے اس مسجد فضل کا قیام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سَو سال کے بعد بھی اسی مقصد کے لیے کوشاں ہیں اور اسی مقصد کے لیے آج یہ تقریب منعقد کر رہے ہیں۔

اللہ کرے کہ ہم اپنے عقیدے اور مسلک سے بالا ہو کر اس معاشرے کی بہتری کے لیے کوشش کرنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ہم اس اہم ترین مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔

آخر میں مَیں آپ سب کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس تاریخی موقعے پر ہمارے ساتھ شریک ہو کر اسے یادگار بنایا۔ بہت بہت شکریہ

حضور انور کا خطاب سات بج کر 49 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

صد سالہ یادگاری تقریب سنگ بنیاد مسجد فضل لندن

یاد رہے کہ حضور انور کے خطاب سے قبل چھ بج کر پانچ منٹ پر مسجد فضل میں نماز مغرب و عشاء عثمان شہزاد بٹ صاحب (ریجنل مبلغ مسجد فضل) نے پڑھائیں جس کے بعد مسجد کے عقب میں نصب کی گئی مارکی میں تقریب کا آغاز مکرم رفیق احمد

حیات صاحب (امیر جماعت احمدیہ برطانیہ) کی صدارت میں ہوا جس میں فرید احمد صاحب (نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ) نے میزبان کے فرائض سرانجام دیے۔ تقریب کے آغاز سے قبل مہمانان کو جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی۔

چھ بج کر چالیس منٹ کے قریب تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نسیم احمد باجوہ صاحب (مربی سلسلہ) نے سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130ر کی تلاوت کی۔ ان آیات کا انگریزی ترجمہ جوناتھن بٹرورتھ (Jonathan Butterworth) صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے تعارفی تقریر میں تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔

استقبالیہ تقریر از امیر صاحب برطانیہ

محترم امیر صاحب نے کہا کہ ایک سو سال پہلے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ یہاں سر ڈینس روس کی دعوت پر یوکے تشریف لائے اور 19ر اکتوبر 1924ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپؓ یہاں دو ماہ تک قیام پذیر رہے اور کئی لیکچرز ارشاد فرمائے جبکہ میڈیا کے ساتھ بھی گفتگو فرمائی۔ آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بھی اجاگر فرمایا۔ آپؓ نے اسلام احمدیت کا تعارف پیش کیا۔ جماعت کی طرف سے یہاں پر پہلے مبلغ حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ تھے جنہوں نے یہاں اسلام کی بہت خدمت کی اور احمدیت کو پھیلایا۔ آج کی اس تقریب میں یہاں دیگر ابتدائی مبلغین کی نسلوں کے علاوہ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ کے خاندان کے بعض افراد بھی موجود ہیں۔

ہم تہ دل سے آپ سب کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔

مسجد فضل سے سعودی عرب کے شاہ فیصل اور نوبیل انعام یافتہ احمدی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کا بہت گہرا تعلق ہے تاہم اس مسجد کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے چار خلفاء نے یہاں تشریف لا کر اسلام اور احمدیت کا پیغام دنیا کو پہنچایا۔ ہمارے چوتھے خلیفہ نے اس مسجد کو خلافت کا مرکز بنایا تھا لیکن بعد ازاں یہ جگہ چھوٹی ہونے کی وجہ سے ہمارے موجودہ خلیفہ اسلام آباد ٹلفورڈ منتقل ہو گئے۔ اس مسجد میں ہمارے پانچویں اور موجودہ خلیفہ کا تاریخی انتخاب بھی ہوا تھا۔ یہاں سے ہی ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا آغاز ہوا جس نے جماعت اور اسلام کا پیغام دنیا بھر میں پھیلایا جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ ہمیں ان سو سال میں جماعت احمدیہ کی بہت سی ترقیاں اور فتوحات دیکھنے کو ملیں اور یہ سب کچھ خلافت کی برکات سے ہی ممکن ہو سکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک ہمیں خلافت سے ہی برکتیں حاصل ہو رہی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہم ہمیشہ امن کی طرف گامزن رہیں گے۔ آپ سب لوگوں کا اس تقریب میں تشریف لانے کا بہت شکریہ۔

تقاریر مہمانان کرام

پہلے معزز مہمان جنہیں اس مبارک تقریب سے براہِ راست خطاب کا موقع ملا، ان کا نام کرس کاٹن (Chris Cotton) ہے، جو کہ گریٹر لندن کے ڈپٹی لارڈ لیفٹیننٹ ہیں۔ کرس کاٹن پہلے رائل البرٹ ہال کے چیف ایگزیکٹو رہ چکے ہیں اور اس وقت وہ جروڈ اسپیس (Jerwood Space) کے چیئرمین کے طور پر خدمات سر انجام دے رہے ہیں اور کئی خیراتی اداروں کے ٹرسٹی بھی ہیں۔

محترم کرس کاٹن نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ مَیں آج یہاں آ کر بہت خوش ہوں کہ گریٹر لندن کے لارڈ لیفٹیننٹ کی نمائندگی کر رہا ہوں، جو کہ عالی مرتبت شاہ چارلس کے نمائندے ہیں۔ ہمارے یہاں کیمونٹی کے ساتھ عظیم تعلقات ہیں۔ آج سے سَو سال قبل، جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے برطانیہ کا دَورہ کیا، جو مذہبی تحریکات کی تاریخ میں بالخصوص غیر مسیحی مذاہب کے لیے برطانیہ میں ایک اہم واقعہ ہے۔

یہ مسجد جو وانڈزورتھ (Wandsworth) کے علاقے میں واقع ہے، لندن میں اسلامی عبادت کے لیے تعمیر ہونے والی پہلی عمارت تھی۔ اس مسجد کی تعمیر کا آغاز

1924ء میں ہؤا اور 1926ء میں مکمل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے برطانوی عوام کے لیے ایک پیغام دیا تھا جسے مَیں یہاں ترجمہ کر کے پیش کرتا ہوں: مَیں امید کرتا ہوں کہ انگلستان ہماری اس تحریک میں تعاون کرے گا اور وہ سب لوگ جو خلوصِ دل سے خدا کی محبّت کے متلاشی ہیں، وہ بغیر کسی تمسخر یا نکتہ چینی کے اس پیغام کی طرف توجہ دیں گے۔ برطانوی پریس جو کہ آزادی کو فروغ دیتا ہے، ہماری اس تحریک کو حقیقی آزادی کے حصول میں مدد دے گا، وہ آزادی جس کے بغیر انسان اپنے ربّ سے متحد نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جو ہماری تعلیمات سے اختلاف رکھتے ہیں، کم از کم یہ تسلیم کریں کہ ہمارا مقصد دنیا میں نیکی قائم کرنا اور انسانیت میں حقیقی اخوّت کو بحال کرنا ہے، جو انسان اور خدا کے درمیان تعلقات کے دوبارہ قیام سے ممکن ہوتا ہے، جس کا نتیجہ امن کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

جب ہم اس پیغام کے اتحاد اور مقصد کی عکاسی کرتے ہیں، تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اُس دَورے کے بعد سے، برطانیہ میں جماعت احمدیہ مسلمہ نے اسلام کے امن کے پیغام کو فروغ دینے اور خدا کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط کرنے کی ضرورت کو اجاگر کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ جماعت احمدیہ سماجی منصوبوں، خیراتی کاموں، ماحولیاتی تحفظ اور خون کے عطیات جیسے زندگی بچانے والے اقدامات کے ذریعے معاشرے میں اپنا حصہ ڈال رہی ہے، جو ان کے ان اعلیٰ اصولوں سے وابستگی کی زبردست گواہی ہے۔

مَیں جانتا ہوں کہ شاہ چارلس نے احمدیہ جماعت کے جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی اپنا پیغام بھجوایا تھا، جو Hampshire میں منعقد ہوتا ہے اور اگر آپ میں سے کسی نے اس میں شرکت نہیں کی تو مَیں آپ کو اس میں شرکت کی پرزور سفارش کرتا ہوں۔ آپ وہاں ایک بہت ہی روحانی اور حوصلہ افزا ماحول پائیں گے۔

ہم شاہی حکومت گزشتہ سَو سالوں میں برطانیہ میں مذہبی آزادی اور اظہارِ رائے کے فروغ کے لیے ان کی مساعی کے شکر گزار ہیں، جیسا کہ ہم ان تمام حکومتوں کے بھی شکر گزار ہیں جہاں جماعت احمدیہ مسلمہ اور دیگر تمام مذاہب کے افراد بلا خوف و خطر اپنی زندگی گزار سکتے ہیں۔

اب مَیں اس عمارت کے بارے میں بات کرتا ہوں۔ اِس عمارت کا ڈیزائن ایک مسیحی معمار نے تیار کیا تھا، جو کہ ایک نیک انسان تھے اور اپنی تحریروں میں انہوں نے باغات کی اہمیت کو انسانیت کی زندگی میں بہتری کے لیے ضروری قرار دیا تھا۔ تھامس موسن (Thomas Mawson) جو کہ بنیادی طور پر لینڈ سکیپ آرکیٹیکٹ تھے، انہوں نے 1908ء میں دی ہیگ (The Hague) میں پیس پیلس گارڈنز (Peace Palace Gardens) کا ڈیزائن بھی بنایا تھا اور یہی امن اس عمارت کی تخلیق سے وابستہ ایک اہم تصور ہے۔

یہ عمارت برطانوی اسلامی طرزِ تعمیر کی ایک اہم مثال ہے، جس میں جدید فنِ تعمیر کے رجحانات کا اثر دکھائی دیتا ہے۔ یہ ایک اہم listed عمارت ہے جسے قومی ورثہ قرار دیا جا چکا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ آنے والے سالوں میں بھی یہ اسی طرح اہمیت کی حامل رہے گی۔

آخر پر مَیں مسجد کے سنگِ بنیاد پر موجود عبارت پڑھنا چاہوں گا، جو مؤرخہ 19/اکتوبر 1924ء کی تاریخ سے منسوب ہے: خدا کی رضا کے حصول کے لیے اور اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کا ذکر انگلستان میں بلند ہو اور انگلستان کے لوگ بھی اس برکت سے حصہ پاویں جو ہمیں ملی ہے ...اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کی اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے اور اس مسجد کی آبادی کے سامان پیدا کرے اور ہمیشہ کے لیے اس مسجد کو نیکی، تقویٰ، انصاف اور محبت کے خیالات پھیلانے کا مرکز بنائے اور یہ جگہ ...نورانی کرنوں کو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں پھیلانے کے لیے روحانی سورج کا کام دے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ دعا قبول ہوئی ہے اور آج احمدیہ جماعت برطانیہ میں ترقی کر رہی ہے۔ بہت شکریہ۔

بعد ازاں Revd Jonathan Sedgwick نے اپنی تقریر میں کہا کہ نیشنل امیر صاحب، معزز مہمانان اور جماعت احمدیہ کے ممبران کو السلام علیکم۔ مجھے بہت فخر محسوس ہو رہا ہے کہ آج یہاں آپ کے ساتھ بات کر رہا ہوں۔ میں اس تاریخی

تقریب پر آپ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ میں نے مسجد بیت الفتوح کو کئی بار دیکھا ہے لیکن یہاں مسجد فضل میں مَیں پہلی مرتبہ آیا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اس مسجد نے تاریخ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آپ نے اس ملک میں مذہبی نظریات کے متعلق جو کام کیے ہیں میں ان سب کو بھی جانتا ہوں اور آپ کو اس پر بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ مجھے مسجد بیت الفتوح میں ایک تقریب میں شامل ہونے کا موقع ملا تھا جہاں ایک عالمی فٹ بال

ٹورنامنٹ کے سلسلے میں مختلف ممالک کی ٹیموں کے نوجوان ممبر ایک ہی ہال میں رہائش پذیر تھے گویا بھائی چارے اور محبت کا ایک شاندار نظارہ دیکھنے میں آتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر دنیا نے ترقی کرنی ہے تو مختلف مسائل کو بڑی رواداری کے ساتھ حل کرنا ہوگا۔ انسانیت کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم پرامن طریقے پر ایک ساتھ مل کر کام کریں۔

اس تقریب کی تیسری معزز مہمان ایک مقامی رکن پارلیمنٹ Fleur Anderson تھیں، جو پارلیمنٹ میں پٹنی، روہیمپٹن اور ساؤتھ فیلڈز کے علاقوں کی نمائندگی کرتی ہیں، جو مسجد فضل کا گھر ہے۔ وہ اس وقت وفاقی وزیر برائے آفس آف ناردن آئرلینڈ (Office of Northern Ireland) کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں اور پہلے آل پارٹی پارلیمانی گروپ برائے احمدیہ مسلم کیمونٹی کی وائس چیئرپرسن بھی رہ چکی ہیں۔

محترمہ نے اپنے خطاب میں اظہارِ خیال کیا کہ یہ بہت بڑا اِعزاز ہے کہ مَیں یہاں آپ سب کے سامنے موجود ہوں۔ مَیں یہاں ساؤتھ فیلڈز سے بہت سے لوگوں کو دیکھ رہی ہوں، کیونکہ ہمیں فخر ہے کہ یہ مسجد یہاں واقع ہے، لندن کی پہلی مسجد ہماری ساؤتھ فیلڈز کمیونٹی میں ہے اور مَیں آپ کو اس خوبصورت عمارت کے یہاں سَو سال مکمل ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں، جو ہماری کیمونٹی کا مرکزی حصہ ہے۔

مجھے یہاں آکر بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ مَیں نے یہاں کئی مواقع پر شرکت کی ہے، لیکن یہ یہاں منعقد ہونے والا سب سے بڑا اِجتماع ہے اور یہ واقعی شاندار ہے کہ یہاں سات سَو سے زائد مہمان موجود ہیں۔ مَیں نے 2019ء میں منتخب ہونے کے بعد جماعت احمدیہ کے ساتھ کام کرنا ایک عظیم اعزاز سمجھا ہے۔

آج کی شام مجھے سَو سال قبل یعنی 1924ء میں رونما ہونے والے واقعات کی یاد دلاتی ہے، کچھ چیزیں ایسی ہیں جو نہیں بدلیں، جیسے کہ 1924ء میں بھی عام انتخابات اور پیرس میں اولمپک کھیل منعقد ہوئے تھے۔ لیکن اس علاقے کی صورت حال بہت مختلف رہی ہوگی۔ مسجد کے ارد گرد زیادہ تر گھر موجود نہیں تھے، اور ساؤتھ فیلڈز کی عمر بھی محض چالیس سال تھی، تو یہ کیمونٹی بھی نئی نئی آباد ہوئی تھی۔ ہم نے جماعت احمدیہ اور ساؤتھ فیلڈز کی دیگر کیمونٹیز کے ساتھ مل کر گزشتہ صدی میں بہت کچھ حاصل کیا اور مَیں واقعی اس بات کی تعریف کرتی ہوں کہ کیمونٹی اپنے اسلامی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے دوسروں کے ساتھ تعاون اور مل جل کر کام کرنے کے لیے بھی ہمہ وقت تیار رہتی ہے۔

کیمونٹی کے نوجوانوں، بزرگوں اور خاص طور پر خواتین کے گروپوں کے ساتھ ہمارے تعلقات میرے لیے ایک بہت ہی یادگار تجربہ رہے ہیں۔ اور ان برسوں میں مجھے کیمونٹی کے ساتھ مختلف سرگرمیوں میں شامل ہونے کے مواقع ملے ہیں۔ ہم نے تاج پوشی سے لے کر عید تک کے بہت سے مواقع کا جشن مل کر منایا ہے، ہم نے مقامی فوڈ بینک کی اعانت کے ذریعے عملی طور پر کیمونٹیز کی مدد کی ہے نیز کووڈ (COVID) کے دوران کئی اقدامات سے مدد کی ہے۔ ہم نے دنیا بھر میں بہت سے احمدیہ منصوبوں کے لیے عطیات جمع کرنے کے لیے واکس (walks) میں بھی حصہ لیا اور ہم نے مقامی پارک میں درخت بھی لگائے۔ مَیں پاکستان بھی گئی، جہاں مَیں نے جماعت احمدیہ کے ساتھ ہونے والے ظلم وستم کا بذاتِ خود مشاہدہ کیا اور وہاں کے لوگوں کے ساتھ ملاقات بھی کی۔

مَیں نے کیمونٹی کی جانب سے پارلیمنٹ میں بھی منعقدہ کئی میٹنگز میں شرکت کی اور وہاں مہمان نوازی کا لطف اٹھایا ہے۔

مَیں حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ) کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو امن کی وکالت میں اپنی انتھک کوششیں بروئے کار لا رہے ہیں۔ ان کی قیادت آج کے ہنگامہ خیز دَور میں امید کا ایک روشن مینار ہے اور ان کی حکمت و معرفت دنیا بھر کی کیمونٹیوں کو امن اور انصاف کے لیے کام کرنے کی تحریک کرتی ہے۔ ہمیں اس وقت اس کی اشد ضرورت ہے۔ آج مسجد فضل کے قیام کے سَو سال مکمل ہونے کا موقع ہے اور یہ مسجد امن، وفاداری اور قومی خدمت کے اصولوں کی علامت ہے، جو آج کی دنیا کے چیلنجز سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

اس مسجد کی تاریخ کا ایک شاندار پہلو یہ ہے کہ اس کی تعمیر کے لیے جمع کردہ رقم کا ایک بڑا حصہ برٹش انڈیا کی خواتین نے اپنے زیورات کی فروخت سے حاصل کیا اور انہوں نے وہ رقم مسجد کے لیے عطیہ کی۔ یہ خواتین بھارت میں تھیں، یہاں نہیں آئی تھیں، مگر انہوں نے ایمان و محبّت کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنی دولت عطیہ کی تاکہ وہ دوسرے ملک میں موجود لوگوں سے جڑ سکیں۔ مَیں سوچتی ہوں کہ یہ واقعی ہم سب کے لیے ایک تحریک ہے کہ ہم بھی اپنی چھوٹی چھوٹی کوششوں سے دنیا بھر کے لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

یہ ان کی قربانی ہے جو بین الاقوامی سطح پر ایک دوسرے کی مدد کرنے کا ایک حقیقی ثبوت ہے۔ اور جب ہم اس وقت مشرق وسطیٰ اور سوڈان میں ہونے والے واقعات کے بارے میں سوچتے ہیں، تو ہم کبھی کبھار یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم زیادہ مدد نہیں کر سکتے، لیکن شاید انہوں نے بھی یہی محسوس کیا ہوگا، لیکن پھر بھی وہ اس عمارت کی تعمیر کے لیے ایک بڑی مددگار ثابت ہوئیں، جو آج بھی ہمیں متاثر کرتی ہے اور آج بھی دنیا کو بدلنے کے لیے اپنی حقیقی کوششیں فراہم کر رہی ہے، یہاں تک کہ

یہ سو سال پرانی ہے۔

یہ مسجد جماعت احمدیہ کی اپنی اقدار سے غیر متزلزل وابستگی کی تاریخی علامت ہے اور عالمی غیر یقینی کے اِس دَور میں جماعت احمدیہ کی طرف سے امن اور اتحاد کے جو اسباق دیے جا رہے ہیں، وہ آج کے دَور میں پہلے سے بھی زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ مَیں آپ سب کو آنے والے سَو سال کے لیے بے شمار برکتوں کی دعا دیتی ہوں اور محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام لے کر چلنے کی دعا کرتی ہوں۔

آخری مہمان لبرل ڈیموکریٹس کے سربراہ Sir Ed Davy MP نے اپنی تقریر میں کہا کہ احمدی ہمارے پرانے دوست ہیں۔ میں آپ سب کو اور حضور انور کو السلام علیکم کہتا ہوں۔ آج میں چار مختصر باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ کہ مسجد فضل کی سو سالہ تقریب پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ کہ مجھے آپ کی جماعت کی کئی تقریبات اور جلسہ سالانہ میں بے شمار مرتبہ شرکت کا موقع ملا ہے اور آپ کی مہمان نوازی سے مستفید ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ میں جب بھی کسی پروگرام میں آیا ہوں وہاں ہمیشہ دنیا میں قیام امن کی باتیں ہی کی گئی ہیں۔ آج کی یہ تقریب بھی بہت ہی خاص تقریب ہے اور یہ ایک بہت بڑا سنگ میل ہے جو جماعت احمدیہ نے حاصل کیا۔ آپ کے لیے شاید یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ آپ لوگوں کو یہاں ہجرت کرنی پڑی لیکن یہ ہمارے لیے بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ آپ کی جماعت یہاں یوکے میں قائم ہوئی کیونکہ آپ کی جماعت نہ صرف یہاں کی مقامی کمیونٹی کی خدمت کر رہی ہے بلکہ دنیا بھر کے ضرورت

مند لوگوں کی بھی خدمت کرتی ہے۔ میں انسانیت کے لیے آپ کی تمام تر خدمات پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

موصوف نے مزید کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہم نے پاکستانی احمدیوں کے لیے یہاں کی پارلیمنٹ میں بھی آواز اُٹھائی ہے۔ آخر میں مَیں آپ سب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی ہم حضور انور کا خطاب سنیں گے جس پر ہم سب کو عمل کرنا چاہیے۔

تأثرات مہمانان

اس تقریب میں سات سو سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ ان میں سے بعض کے تاثرات درج ذیل ہیں:

☆... محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے نمائندہ الفضل سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کا دن ایک بہت خاص دن تھا، حضرت مصلح موعودؓ نے اس ملک میں ایک سو سال پہلے قدم رکھے تھے اور آج کے دن اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھے ہوئے ایک سو سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اس لحاظ سے آج کا دن ایک بہت تاریخی دن ہے۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا آج کا خطاب اور کل کا خطبہ جمعہ بہت اہم تھا جس میں حضور انور نے مسجد فضل کے حوالے سے تفصیل بیان فرمائی اور سب لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت ضروری ہے اور اس کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور اگر دنیا اپنے ذاتی مفادات کے پیچھے چلتی رہی تو پھر نتیجہ عالمی جنگ ہو گا جس کے بہت خوفناک نتائج ہوں گے۔ جو اگلی نسلوں کے لیے ایک بہت بڑا عذاب ہو گا۔ امیر صاحب نے کہا کہ تقریب میں شامل مہمانوں پر حضور انور کے خطاب کا بہت گہرا اثر ہوا۔

امیر صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مجھے 1960ء کی دہائی سے مسجد فضل کے پاس قیام کرنے اور اس مسجد میں باقاعدگی کے ساتھ آنے کی توفیق مل رہی ہے، اور جب سے خلافت یہاں پر آئی اس کے بعد سے جماعت نے بہت تیزی سے ترقی کی اور یہ مسجد جماعت احمدیہ کا مرکز رہی۔

امیر صاحب نے کہا کہ اب اگلی صدی میں جماعت نے بہت تیزی سے ترقی کرنی ہے ان شاء اللہ، جس کے لیے ہم سب کو تیار ہونے کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس کی طرف ہمیں حضور انور نے توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆... مسجد کی ایک ہمسایہ خاتون جینی صاحبہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ میں مسجد کے قریب ہی رہتی ہوں۔ اس مسجد کی تاریخ اور جو واقعات یہاں ہوئے ان کے بارے میں مَیں نے سنا۔ میرے لیے یہ بڑی حیرانی کی بات تھی کہ یہ مسجد ایک سو سال پرانی ہے۔ آج کی اس تقریب میں شامل ہونا میرے لیے باعث فخر ہے۔ یہاں بہت اچھا ماحول ہے اور سب لوگ مل کر

اس تقریب میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہ بہت اچھی تقریب ہے۔ لوگ بہت خندہ پیشانی سے مل رہے ہیں اور آزادی سے گھومنے پھرنے اور دیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔

☆... ایمی صاحبہ جو لوکل جی پی (GP) ہیں نے اپنے تاثرات کچھ یوں بیان کیے

کہ میں یہاں اپنے ایک شریک کار کی دعوت پر آئی ہوں جن کا نام Sebastian ہے۔

میرے لیے باعث فخر ہے کہ یہاں مجھے بہت سی چیزیں دیکھنے اور تاریخ سیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔ اسی طرح مسجد کے اندر جانے کا بھی موقع ملا اور بڑی خوش دلی سے یہاں مجھے مسجد دکھائی گئی جس پر میں بہت ممنون ہوں۔

☆...کونسلر روی گوندیا نے اپنے تاثرات یوں بیان کیے کہ میں 1982ء سے یہاں اس مسجد کے علاقے کا لوکل لارڈ کونسلر ہوں۔ 2022ء تک لیڈر آف دی کونسل بھی رہا ہوں۔ میرا اس مسجد اور جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت پرانا تعلق ہے۔ میرا خیال ہے کہ مَیں پہلی مرتبہ اس مسجد میں سر ظفر اللہ خان صاحب کی زندگی میں آیا تھا۔ مجھے اس تقریب میں پٹنی کی لوکل پارلیمنٹ کے ممبر کے ذریعہ دعوت آئی تھی کہ میں یہاں آؤں اور سر ظفر اللہ خان جیسے عظیم انسان سے ملوں جن کا تاریخ میں ایک بہت بڑا کردار ہے اور جن کے بارے میں مَیں نے صرف کتابوں میں ہی پڑھا تھا۔

جہاں تک آج کی تقریب کا سوال ہے تو یہ ایک بہت اچھی اور زبردست تقریب ہے گزشتہ ہفتہ میں یہاں سے گزرا تو اس جگہ کافی لوگ تھے۔ کچھ عمارت کو رنگ و روغن کر رہے تھے، کچھ اس کی باڑ کو رنگ رہے تھے اور مجھے ان میں جوش، لگن اور فخر نظر آ رہا تھا۔ ہمیں یہاں کی سیر کروانے اور مختلف چیزوں کے بارہ میں بتانے کا شکریہ۔

☆...مکرمہ Aneeta Spink صاحبہ نے کہا کہ مجھے یہاں اس لیے مدعو کیا گیا تھا کہ میرے دادا چارلس روفی اس مسجد کو بنانے والے بلڈرز میں شامل تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں کوئی بات نہیں سنی۔ میں ومبلڈن میں رہتی تھی اور جب بھی یہاں سے ڈسٹرکٹ لائن پر بیٹھ کر لندن جاتی تو مسجد کو ضرور دیکھتی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ میرے دادا اس کے بنانے والوں میں شامل تھے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آپ اس مسجد کو دیکھ کر اپنے دادا سے کیا کہتیں انہوں نے کہا کہ دادا! یہ بہت ہی خوبصورت ہے اور یہاں اب بہت سے لوگ ہیں اس وقت 1924ء میں یہاں صرف دو لوگ تھے۔

☆...نائیجل روفی نے حضورِانور کے خطاب کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ خطاب بہت دلچسپ لگا۔ اور موضوع کے مطابق تھا۔ ان حالات میں بھی خلیفہ بہت پر سکون لگ رہے تھے۔ اور لوگوں کا آپ کی باتوں کو سن کر سمجھنا بہت بھلا محسوس ہوتا تھا۔

☆... سپین سے تعلق رکھنے والے سپینش احمدی مسلمان ناصر احمد عارف صاحب نے کہا: میرا نام Anthonio Gonzales یا بطور احمدی مسلمان ناصر احمد عارف ہے اور میرا اسپین سے تعلق ہے۔ یہ میری پچھلے پچیس سال سے مقامی مسجد ہے۔ اور میرے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس کمیونٹی اور ملک کے لیے بھی کہ اس مسجد کی تعمیر پر سو سال مکمل ہوئے ہیں۔ یہ ہر طرح سے خوبصورت مسجد ہے۔ یہاں چار خلفاء نے نمازیں ادا کیں اور دعائیں کی ہیں۔

☆...جیمز Sunderland سابق ایم پی برائیٹن نے کہا کہ میرا جماعت احمدیہ سے بہت پرانا تعلق ہے۔ آج رات احمدی دوستوں کے ساتھ ایک لذیذ عشائیہ میں شریک ہوا۔ مجھے ایک طویل عرصہ تک مختلف صورتوں میں جماعت کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ یہ ایک نہایت زبردست جماعت ہے جس نے ملک کی معاشی اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے بھی کافی خدمت کی۔ یہ ایک قابلِ تعریف عمل ہے۔ ایک اہم بات حضور کی زبردست قیادت ہے آپ نے واضح الفاظ میں ہماری راہنمائی کی۔ یہ ایک یادگار شام ہے۔

ادارہ الفضل انٹرنیشنل امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ اور احباب جماعت احمدیہ برطانیہ کو اس کامیاب تقریب کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتا ہے نیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر کے عظیم الشان مقاصد کو پورا فرماتا چلا جائے اور یہ تاریخی مسجد تکمیل اشاعت ہدایت میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتی چلی جائے۔ آمین۔

گمراہ کون؟

وحیٔ الٰہی

از قلم فاران احمد ربانی مربی سلسلہ ڈیٹرائٹ

قسط نمبر 1

تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے دیگر مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اب اللہ تعالیٰ کسی کو وحی نہیں فرما سکتا۔ احمدی مسلمانوں کا البتہ یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد وہ وحی جو شریعت کے جدید احکام پر مبنی ہو اب نہیں ہو سکتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ پر شریعت مکمل ہو چکی ہے۔ ہاں البتہ ایسی وحی ہو سکتی ہے جس میں کوئی جدید شرعی حکم نہ ہو۔

(کتاب ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3، صفحات 169-170)

اس عقیدہ کی بناء پر احمدیوں کو گمراہ کہا جاتا ہے۔ حالانکہ خود صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ نے اس امت میں آنے والے مسیح کی بابت بیان فرمایا ہے کہ جب آخری زمانہ میں مسیح کی آمد ثانی ہوگی تو اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى تو اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ وحی کے ذریعہ کلام فرمائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، حدیث نمبر 7373 حدثنی ابوخیثمہ)۔

یہ حدیث تو ثابت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد وحی کے ذریعہ کلام کرے گا۔ اب بتائیں گمراہ کون ثابت ہوا؟

قسط نمبر 2

بہت سے علماء کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اب بول نہیں سکتا۔ وحی کا دروازہ اب کلیتہً بند ہو چکا ہے۔ ایسے لوگوں کی مثال ایک اندھے کی سی ہے جس کو خود اندھیرے کے سوا کچھ نہیں دِکھتا تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ساری دنیا میں صرف اندھیرا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے نہیں بولتا تو اُن کو لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی سے نہیں بولتا۔ حالانکہ قرآن پاک سورۃ الانبیاء آیات 66 تا 68 میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک صفت سیدنا ابراہیمؑ نے اپنی بُت پرست قوم کے سامنے یہ بیان فرمائی کہ تمہارے بُت کلام نہیں کرتے پس وہ خدا کیسے ہو سکتے ہیں؟

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۔ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۔ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔

"اور وہ لوگ اپنے سروں کے بل گرائے گئے (یعنی لاجواب کیے گئے) اور انہوں نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ یہ تو بولا نہیں کرتے۔ (ابراہیم نے) کہا تو کیا تم اللہ کے سوا ایسی شے کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہیں نفع دیتی ہے' نہ نقصان پہنچاتی ہے۔ (ہم) تم پر افسوس (کرتے ہیں) اور اس پر بھی جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو' کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا بندوں سے ہمکلام نہ ہونا سورۃ آل عمران آیت 78 کے مطابق خدا کی ناراضگی میں شمار کیا گیا ہے نہ کہ اُس کی خوشنودی میں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔

"جو لوگ اللہ کے ساتھ اپنے عہدوں اور قسموں کے بدلے میں تھوڑی قیمت لیتے ہیں ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور قیامت کے دن اللہ ان سے بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک ٹھہرائے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔"

قرآن پاک میں متعدد ایسی آیات موجود ہیں جو خدا کی وحی کے قیامت تک جاری ہونے پر شاہد ہیں۔ لیکن ایک بھی ایسی آیت نہیں جو کہتی ہو کہ وحی کا دروازہ اب بند ہے۔ اب بتائیں گمراہ کون ثابت ہوا؟

رمضان۔ مغفرت کا مہینہ

نصیر احمد قمر، ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔ لندن

انسان فطرتاً بہت ہی کمزور اور خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ ”نفس امّارہ اس کے ساتھ ساتھ لگا ہؤا ہے اور خون کی طرح انسان کے ہر رگ و ریشہ اور ذرّہ ذرّہ میں داخل ہے“۔ کوئی انسان اللہ کے فضل اور رحم کے بغیر شیطان کے حملوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ”اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ“ (سورۃ یوسف 54:12)

ایک اٹل حقیقت ہے اور ”نفس امارہ کا مغلوب کرنا بہت بھاری مجاہدہ ہے“۔ بعض گناہ ظاہر ہوتے ہیں اور بعض مخفی اور چونکہ اللہ تعالیٰ عَفُوٌّ ہے اور ”یَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ“۔ بہت معاف کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے اس لئے اکثر انسان کو اپنے مخفی گناہوں کا علم نہیں ہوتا حالانکہ ہو سکتا ہے کہ کئی مخفی گناہ ظاہر کے گناہوں سے زیادہ بدتر اور خطرناک ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب کوئی مصائب میں گرفتار ہوتا ہے تو قصور آخر بندے کا ہی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا تو قصور نہیں۔ بعض لوگ بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور انسان تعجب کرتا ہے کہ اس پر کوئی تکلیف کیوں وارد ہوئی یا کسی نیکی کے حصول سے یہ کیوں محروم رہا لیکن دراصل اس کے مخفی گناہ ہوتے ہیں جنہوں نے اس کی حالت یہاں تک پہنچائی ہوئی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ بہت معاف کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے اس واسطے انسان کے مخفی گناہوں کا کسی کو پتا نہیں لگتا۔ مگر مخفی گناہ دراصل ظاہر کے گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں۔ گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے۔ بعض موٹی بیماریاں ہیں ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے۔ مگر بعض ایسی مخفی بیماریاں ہیں کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامن گیر ہو رہا ہے۔ ایسا ہی تپ دق ہے کہ ابتدا میں اس کا پتا بعض دفعہ طبیب کو بھی نہیں لگ سکتا یہاں تک کہ بیماری خوفناک صورت اختیار کرتی ہے۔ ایسا ہی انسان کے اندرونی گناہ ہیں جو رفتہ رفتہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے رحم کرے۔ قرآن شریف میں آیا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا (الشمس:10) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ لیکن تزکیہ نفس بھی ایک موت ہے۔ جب تک کہ کُل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ ہر ایک شخص میں کسی نہ کسی شر کا مادہ ہوتا ہے وہ اس کا شیطان ہوتا ہے۔ جب تک کہ اس کو قتل نہ کرے کام نہیں بن سکتا۔“ (ملفوظات، جلد9، صفحات 280-281، ایڈیشن1984ء)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

...”اللہ جلّ شانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاو زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولا کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے۔ کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا؟“

(ملفوظات، جلد3، صفحات315، ایڈیشن1988ء)

قرآن مجید میں آغاز ہی میں حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ ان سے ایک بھول ہوئی اور وہ گناہ کے مرتکب ہوئے۔ تب آپؑ کو نہایت شرمندگی ہوئی اور آپؑ نے اپنی کمزوریوں کی تلافی کرنا چاہی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کچھ دعائیہ کلمات سکھائے۔ جب آپ نے ان کے مطابق دعا کی تو خدا تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ آپ کی طرف متوجہ ہؤا اور آپ کی توبہ کو قبول کیا اور رحمت کا سلوک فرمایا۔ وہ کون سے مبارک کلمات تھے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے جدّامجد حضرت آدم علیہ السلام کو سکھائے کہ جن کی تکرار سے خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ آپؑ کی طرف متوجہ ہؤا۔ قرآن مجید نے وہ دعائیہ کلمات ہمارے لئے محفوظ فرمائے ہیں۔ قرآن مجید بیان فرماتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے ساتھی نے یہ دعا کی کہ

”رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ“ (الاعراف 24:7)

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہوں گے۔

یہ دعا جو حضرت آدم علیہ السلام کے لئے خدا کی مغفرت اور رحمت کو کھینچ لانے کا موجب ہوئی تھی آج بھی خدا کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے اگر اس دعا کو اس کے معانی و مفاہیم پر گہری نظر رکھتے ہوئے کامل عجز اور انکسار کے ساتھ

اور پورے درد کے ساتھ کیا جائے۔ اپنے ظلموں کا اقرار اور خدا تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت پر کامل یقین حقیقی توبہ کا پہلا قدم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں جب غیر ارادی طور پر ایک شخص مارا گیا تو آپ نے بھی اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے بخشش طلب کی اور یوں عرض کی

"رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ"۔

اے میرے ربّ مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فَغَفَرَلَهٗ اِنَّه ھُوَالْغَفُوْرُالرَّحِیْم"(القصص17:28)

سو اس نے اسے بخش دیا اور وہ بہت بخشنے والا بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اسی طرح جب حضرت یونس علیہ السلام سے ایک خطا ہوئی اور اس کی پاداش میں آپؑ مچھلی کے پیٹ میں ڈالے گئے تو آپؑ نے یوں دعا کی:

"لَا اِلٰه اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"(الانبیاء88:21)

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو ہر عیب سے پاک ہے۔ یقیناً مَیں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ آپؑ نے یہ دعا اس زاری سے کی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ۔(الانبیاء89:21) ہم نے اس کی پکار کو قبول کیا اور اسے غم سے نجات دی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؓ نے ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی دعا سکھائیں جو مَیں بطور خاص نماز میں کیا کروں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو

"اَللّٰهُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُالرَّحِیْم"۔

اے اللہ! مَیں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ کو نہیں بخشتا۔ پس تو اپنی مغفرت سے مجھے ڈھانپ لے اور مجھ پر رحم فرما۔ یقیناً تو بہت بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دیکھو! خدا تعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو مَیں ایک اور اُمّت پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور مَیں اسے بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ(البقرہ:223)

اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے۔ اگر آدم گناہ کر کے توبہ نہ کرتا اور خدا تعالیٰ کی طرف نہ جھکتا تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا؟ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ مَیں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے۔ جب انسان سے گناہ ہوتا ہے تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کا یقین کر کے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔... اگر گناہ صادر ہو جائے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے۔ عاجزی اور تضرع سے خدا تعالیٰ کے حضور میں جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ مَیں نے گناہ کیا ہے اور اپنے کو ملزم دیکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ۔

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔

لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہیے اور نیت صادق کے ساتھ چاہیے کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب نہ ہو گا گو بعد میں بہ سبب کمزوری کے ہو جاوے لیکن توبہ کرنے کے وقت اپنی طرف سے پختہ ارادہ اور سچی نیت رکھتا ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کرے گا۔ نیت میں کسی قسم کا فساد نہ ہو بلکہ پختہ ارادہ ہو کہ قبر میں داخل ہونے تک اس بدی کے قریب نہ آئے گا تب وہ توبہ قبول ہو جاتی ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم، طبع جدید۔ صفحات 43-44)

حضور علیہ السلام نے عہد بیعت میں بھی یہ دعا شامل فرمائی ہے کہ

" رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوبِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ"۔

اے میرے ربّ مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور مَیں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس تو میرے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

رمضان کا مہینہ مغفرت کا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ ہم ہزار قسم کی ظلمتوں میں مبتلا ہیں۔ کئی گناہ ایسے ہیں جو خود کو دکھائی دیتے ہیں اور اکثر خود ہماری نظروں سے بھی پوشیدہ ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان سے واقف ہے۔ آیئے اس رمضان میں اپنے گناہوں کی بخشش اور نفس امّارہ سے نجات کے لئے خصوصیت سے دردمندانہ دعائیں مانگیں۔

رمضان المبارک۔ ایک روحانی مائدہ
خدا تعالیٰ کے قرب کا مہینہ ہے
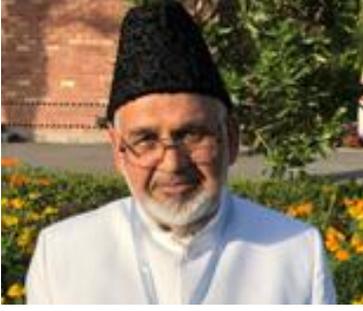
سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ سلسلہ امریکہ

آیئے اس سے بھرپور استفادہ کریں

رمضان المبارک کی عظمت و شان

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہم ایک بار پھر رمضان المبارک کے مقدس اور بابرکت مہینے میں داخل ہو رہے ہیں۔ یا جس وقت یہ مضمون شائع ہو گا داخل ہو چکے ہوں گے۔ رسول خدا اور ہمارے پیارے آقا سرور کائنات آنحضرت ﷺ نے اس مہینہ کی عظمت کے بارہ میں ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت اور شان والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے یہ ایسا برکتوں والا مہینہ ہے جس میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جو ثواب و فضیلت کے لحاظ سے، ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے... آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ

"یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا درمیانی حصہ مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخر آگ سے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔"

بخاری و مسلم کتاب الصوم میں اس بابرکت اور مقدس مہینہ کے بارے میں یہ روایت بھی حضرت ابوہریرہؓ سے ملتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب رمضان کا مہینہ آجاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔"

(بخاری کتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شهر رمضان، 1899، بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 258، آن لائن ایڈیشن)

آسمانوں اور جنت کے دروازوں کے کھلنے کے یہ معنی ہیں کہ مومنوں کو ایسے نیک اعمال بجالانے کی توفیق ملتی ہے جو ان کو جنت میں لے جاتے ہیں اور اس طرح جہنم کے دروازے بند ہونے سے مراد یہ ہے کہ مومن رمضان المبارک کے ایام میں اپنے آپ کو گناہوں اور خدا کی ناراضگی کے کاموں سے بچانے کی تگ و دو اور جدوجہد میں لگے رہتے ہیں اور وہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے شخص پر جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ رمضان میں جو شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے کے معنی بھی یہی ہیں کہ مومن شیطان کی باتوں اور اس کے بہکاوے میں نہیں آتے بلکہ ہر ممکن یہی کوشش ان کی ہوتی ہے کہ بس ان کا رب ان سے راضی ہو جائے۔

ترمذی کی ایک حدیث میں ایک روایت آتی ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے بھلائی کے چاہنے والے آ اور آگے بڑھ اور اے برائی کے چاہنے والے! رک جا ... اور اللہ کے لئے بہت سے لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں اور یہ رمضان کی ہر ایک رات کو ایسا ہی ہوتا ہے۔

رمضان المبارک کی برکتوں کے ضمن میں یہ حدیث بھی آتی ہے کہ "جب رمضان سلامتی سے گزر جائے تو سمجھو کہ سارا سال سلامت ہے۔" (دار قطنی بحوالہ جامع الصغیر) (تحفۃ الصیام، صفحہ 35)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

"رمضان کی آمد اور استقبال کی تیاریاں جنت میں رمضان کے بعد سے لے کر اس کے دوبارہ آنے تک پورا سال ہوتی رہتی ہیں۔ اور جنت خوب سجائی جاتی ہے۔"

(تحفۃ الصیام، صفحہ 35)

آیئے رمضان المبارک کے ایام میں ان طریق کو اپنائیں جو اللہ تعالیٰ کے قرب دلانے والے۔ اور ہمارے روحانی اور جسمانی مائدہ کے طور پر ہیں۔

رمضان میں نماز باجماعت

اس میں اول نمبر پر نماز باجماعت ہے۔ ہر شخص کو حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے کہ وہ رمضان المبارک میں اپنی ساری نمازیں باجماعت ہی پڑھے کیونکہ نماز باجماعت کا اکیلی نماز سے کہیں زیادہ ثواب ہے۔ قرآن کریم میں بھی جہاں بھی نماز کا حکم ہے نماز باجماعت کا ہی حکم ہے۔ بغیر جماعت کے نماز صرف اور صرف مجبوری کے ماتحت ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے:

"پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان کے ماتحت یا دوسرے

مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔"

(تفسیر کبیر، جلد اول، صفحہ 105-106، آن لائن ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ انسان کی نیت کے مطابق اسے بدلہ دیتا ہے اس لئے ہمیشہ نیت نماز باجماعت کی جائے اور پھر اس کے لئے پوری پوری کوشش بھی کی جائے۔ اگر وہ نماز باجماعت میں کوشش کے باوجود شامل نہ ہو سکا تو اللہ کے حضور وہ نماز باجماعت ہی ادا کرنے والا ہے۔ اگر مسجد نہیں جا سکا تو اپنے گھر ہی میں بچوں کے ساتھ مل کر نماز باجماعت ادا کرلے۔ لیکن یہ نہیں کہ مسجد جا سکتا تھا اور پھر بھی سستی کی اور گھر پر پڑھ لی ایسا کرنا درست نہیں ہوتا۔ ایک نابینا صحابی کے بارے میں آپ نے کئی مرتبہ سنا ہو گا کہ اس نے آپ ﷺ سے اجازت چاہی کہ مدینہ کی گلیوں میں کنکر اور پتھریلی زمین ہے اور مجھے پھر مسجد لانے والا بھی کوئی نہیں ہے اس کے لئے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ جب وہ جانے لگا تو آپ نے اسے پوچھا کہ کیا تمہیں آذان کی آواز آتی ہے۔ وہ کہنے لگا جی یارسول اللہ! اذان کی آواز تو سنتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر مسجد میں آؤ اور نماز باجماعت ادا کرو۔

(ریاض الصالحین، حدیث 1066)

اب دیکھ لیں آپ ﷺ نے نماز باجماعت کی اہمیت کے پیش نظر جس کے عذر بھی بظاہر معقول نظر آرہے تھے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی۔

ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص چالیس روز تک نماز باجماعت پڑھے اور پہلی تکبیر میں شامل ہو تو اس کے لئے 2 قسم کی براتیں لکھی جاتی ہیں ایک آگ سے برات اور ایک نفاق سے برات۔"

(منتخب احادیث، صفحہ 53)

کنز العمال میں ایک حدیث سے نماز باجماعت کی برکات میں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مَنْ صَلّٰى مِنْ اَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلٰى آخِرِهٖ فِيْ جَمَاعَةٍ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ مِّنْ لَيْلَةِ الْقَدرِ ۔(منتخب احادیث، صفحہ 153)

"جس نے ماہ رمضان کے شروع سے آخر تک تمام نمازیں باجماعت ادا کیں تو اس نے لیلۃ القدر کا بہت بڑا حصہ پالیا۔"

امریکہ اور یورپین ممالک میں مسلمان ممالک کی طرح مساجد نزدیک نزدیک تو نہیں ہیں، فاصلے اور دُوری پر ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات مساجد میں نماز باجماعت کے لئے آنا مشکل ضرور ہو جاتا ہے اگرچہ ناممکن نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس بارہ میں بھی ارشاد فرمایا ہے کہ:

"نماز باجماعت کے لئے دور سے آنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور بہت بڑا ثواب ہے اور وہ شخص جو امام کا انتظار یعنی نماز باجماعت کے انتظار میں وقت گزارتا ہے اسے بھی بہت ثواب ملتا ہے اس شخص کی نسبت جو بس نماز گھر پر پڑھے اور سو جائے۔"

(ریاض الصالحین، حدیث 1057)

نماز باجماعت کے حوالہ سے بہت ساری احادیث ہیں ہر حدیث ہی ایک ذوق شوق اور ترغیب و تحریص دلا رہی ہے کہ نماز باجماعت کو کسی رنگ میں بھی ترک نہیں کرنا چاہیے۔ ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ "جو شخص گھر سے اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف آئے سوائے نماز باجماعت کے اور کوئی چیز اسے باہر نہ لے جانی والی ہو تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اس کے ذریعہ اس کے درجات بلند ہوتے جائیں گے، اس کی خطائیں اس سے گرادی جائیں گی یعنی جھڑ جائیں گی۔ جب تک وہ نماز کی حالت میں ہے فرشتے اس پر رحمت کی دعائیں بھیجتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! اس پر برکات نازل فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم نازل فرما۔"

(ریاض الصالحین، حدیث 1065)

پس رمضان میں نماز باجماعت کے لئے ہر طرح کی تکلیف اٹھا کر کوشش کی جائے، خود بھی پڑھیں اپنے بچوں اور خاندانوں کو بھی نماز باجماعت کی ترغیب اور یاددہانی کراتے رہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی ارشاد ہوا تھا: وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

(سورۃ طٰہٰ 20: 133)

اور تو اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور لگاتار کہتا چلا جا۔

اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں قرآن شریف میں یوں آتا ہے:

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ

(سورۃ مریم 19:56)

اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیا کرتا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"پس نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق و عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔" (تفسیر کبیر، جلد نہم، صفحہ 651)

پس رمضان میں نماز باجماعت کی کوشش کریں۔ بچوں اور خاندانوں کو اپنے ساتھ لائیں۔ اور اس ماہ میں نماز باجماعت کی ٹریننگ سارا سال کام آئے گی۔ ان شاء اللہ۔ نماز باجماعت قرب خداوندی کا پہلا اور اہم زینہ ہے اس کی حفاظت کریں اور نماز باجماعت ادا کریں۔

رمضان میں تلاوت قرآن کریم

رمضان المبارک کا قرآن کریم کے ساتھ بھی بہت گہرا تعلق ہے یہ بابرکت

مہینہ ان ایام کی یاد دلاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی ہادیٔ کامل حضرت خاتم النبیین ﷺ پر قرآن شریف نازل فرمایا۔ قرآن کریم کی سورۃ البقرہ میں یہ اس طرح بیان ہؤا ہے شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ کہ رمضان کا مہینہ ہی تھا جس میں قرآن کریم اُتارا گیا۔

اس لیے رمضان المبارک میں جس قدر بھی ممکن ہو سکے تلاوت قرآن کریم بھی کرنی چاہیے۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن روزے اور قرآن بندے کے لئے شفاعت کریں گے روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس شخص کو دن کے وقت کھانے پینے سے روکا۔ (اور یہ رک گیا) پس میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا کہ اے میرے رب میں نے اس شخص کو رات کو سونے سے روک دیا تھا۔ (یہ راتوں کو اٹھ کر قرآن پڑھتا تھا۔ یا تہجد میں تلاوت کرتا تھا) پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ پس ان دونوں کی یہ سفارش قبول کی جائے گی۔

رمضان المبارک کے دنوں میں مساجد میں درس القرآن کا بھی اہتمام ہوتا ہے، اس میں بھی ہر ممکن کوشش کرکے شامل ہونا چاہیے کیونکہ احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ جہاں قرآن پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔ اسی طرح قرآن سننے کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

(الاعراف 205:7)

'یعنی جب قرآن پڑھا جاوے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔' یعنی توجہ سے قرآن کریم سننے پر بھی انسان کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص رحم سے نوازے گا۔ پس اس کا رحم اس طرح بھی حاصل کریں کہ درس القرآن میں شامل ہوں۔ MTA پر قرآن کریم کا درس نشر ہوتا ہے اس سے بھی استفادہ کریں۔

آنحضرت ﷺ کی سنت بھی ہے آپؐ نے ایک دفعہ حضرت ابن مسعودؓ سے فرمایا کہ مجھے قرآن سناؤ۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں قرآن پڑھ کر سناؤں حالانکہ آپ پر تو قرآن کریم نازل ہؤا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ دوسرے سے بھی قرآن سنوں۔"

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر 1008)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

"جو لوگ خدا تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں (یعنی مسجد میں) اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن مجید پڑھتے ہیں تلاوت کرتے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کو پڑھاتے یعنی درس دیتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی سکینت نازل ہوتی ہے، خدا تعالیٰ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتے انہیں اپنے پروں کے نیچے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کا ان کے سامنے ذکر کرتے ہیں جو خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔" (ریاض الصالحین، حدیث 1023)

پس خود بھی قرآن پڑھیں۔ گھر والوں کو بھی قرآن پڑھنے کی ترغیب دیں اور مساجد میں درسوں میں بھی بچوں اور خاندانوں کے ساتھ وقت پر تشریف لا کر مندرجہ بالا حدیث میں جن برکات کا ذکر ہے اس سے فائدہ اٹھائیں یعنی اللہ تعالیٰ کی سکینت، اس کی رحمت، اور فرشتوں کی معیت سے! کیوں کہ "اَلۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِی الۡقُرۡاٰنِ" (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 27)

تمام بھلائیاں قرآن کریم میں ہی ہیں

آپؑ نے مزید فرمایا:

"سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب الٰہی کو پڑھو بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے... اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔"

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 386، ایڈیشن 1988ء)

رمضان کا روزہ بغیر کسی شرعی عذر کے ترک نہ کریں

دین اسلام کے پانچ ارکان ہیں اور ان میں سے ایک روزہ ہے۔ روزہ ہر مسلمان بالغ و عاقل مرد و عورت پر فرض ہے، اور روزوں کی فرضیت مدینہ میں 2ھ میں ہوئی۔ اگرچہ اسلام سے قبل مختلف مذاہب میں روزے کے احکامات موجود تھے مگر 'روزہ کی عبادت' کامل شکل میں پہلی دفعہ مسلمانوں ہی میں رائج ہوئی ہے۔ اور قرآن کریم میں روزوں کی غرض و غایت 'لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ' کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے تا کہ انسان روحانی اور اخلاقی گراوٹوں اور کمزوریوں سے بچ سکے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ "روزے ڈھال ہیں پس روزہ کی حالت میں نہ کوئی شہوانی بات کرے نہ جہالت اور نادانی کرے اور اگر کوئی اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔ میں روزہ دار ہوں۔" (بخاری کتاب الصوم)

پس ہر ممکن کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالانا چاہیے خواہ انسان اس میں کتنی ہی مشکلات سمجھے۔ انسان اگر تھوڑا سا بھی غور کرے تو یہ سب احکامات دراصل اس کے فائدہ ہی کے لئے ہیں۔ آج کل لوگ غذاؤں کے کھانے میں بہت سے پرہیزوں سے کام لیتے ہیں کہ یہ نہیں کھانا، وہ نہیں کھانا اس سے صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے اور سائنس نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ کم کھانے یا فاقہ کرنے سے انسان بہت سی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد

مصطفیٰ ﷺ نے 1500 سال پہلے اس بات کی خبر دے دی تھی کہ ”صُوْمُوْا تَصِحُّوْا“تم روزے رکھا کرو صحت مند رہو گے۔“ (تحفۃ الصیام، صفحہ 42)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ، فَلَنْ يَقْضِيَهُ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ (مسند دارمی بحوالہ تحفۃ الصیام، صفحہ 89)

یعنی جس نے بغیر کسی عذر کے رمضان کا ایک روزہ بھی عمداً ترک کیا تو بعد میں اگر ساری عمر بھی اس روزہ کے بدلے، وہ روزے رکھے تب بھی اس کا بدلہ نہ چکا سکے گا۔ لیکن مریض، مسافر، چھوٹے بچے، بوڑھے جو روزہ کی استطاعت ہی نہیں رکھتے، حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والیوں کو رخصت بھی اسلام نے دی اور بیماری اور سفر کے ختم ہونے پر وہ گنتی کے ایام پورے کر لیں۔

رمضان، قیام اللیل…تراویح

رمضان المبارک میں ہر نیکی کا بہت ثواب ہے اس لئے خصوصیت سے رمضان میں قیام اللیل یعنی نماز تہجد پڑھنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ وہ وقت ہے جس کے بارے میں احادیث میں آتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔“

(ترمذی کتاب الدعوات)

رسول خدا ﷺ کی سنت بھی یہی تھی کہ آپ نصف شب کے بعد نماز تہجد ادا فرماتے یہ ایک زائد نفلی نیکی اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو مرحمت فرمائی ہے۔ ’وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ‘ (بنی اسرائیل 80:17) آپ کا یہی دستور تھا۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک میں خصوصیت کے ساتھ نماز تراویح کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ جس میں شامل ہو کر انسان قرآن کریم بھی سنتا ہے۔

اصل نماز تہجد ہی ہے۔ جو لوگ رات کو نماز تراویح ادا کرتے ہیں پھر بھی انہیں چاہیے کہ وہ نماز تہجد پڑھنے کی کوشش کریں خواہ دو نفل ہی کیوں نہ پڑھیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ رمضان کی راتوں میں عبادت کی سنت میں نے تمہارے لئے قائم کر دی ہے۔ بخاری کتاب الایمان میں یہ روایت بھی مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص ماہ رمضان میں ایمان کی حالت میں اور ثواب کی خاطر عبادت کرتا ہے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

بہر حال نماز تہجد رتبے اور ثواب میں بالا اور افضل ہے، حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی بھاری تعداد باقاعدہ نماز تہجد ادا کرتے تھے۔ قرآن کریم نے ان کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا۔ (السجدہ 17:32) کہ راتوں کو جب لوگ نیند کے خمار میں ہوتے ہیں تو یہ لوگ (صحابہ کرامؓ) بستروں سے الگ ہو کر اپنے خدا کے سامنے سر بسجود اور راز و نیاز میں مصروف ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ خوف اور امید کے ساتھ اپنے ربّ کو پکارتے ہیں۔ حضرت حکیم الامت الحاج مولانا نور الدین صاحبؓ سے ایک شخص نے نماز تراویح کی نسبت سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

”میرے خیال میں ماہ رمضان میں ایک تو روزوں کا حکم ہے دوسرے حسبِ طاقت دوسروں کو کھانا کھلانے کا، تیسرے تدارس قرآن کا، چوتھے قیام رمضان کا۔ یعنی نماز میں معمول سے زیادہ کوشش کرنا۔ صحابہ میں تین طریقے قیام رمضان کے رائج تھے، بعض تو بیس رکعتیں باجماعت پڑھتے تھے، بعض آٹھ رکعتیں اور بعض صرف تہجد گھر میں پڑھ لیتے تھے۔ اس پر نووارد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے تو نماز تراویح کا پڑھنا تین چار دن سے زیادہ ثابت نہیں ہوتا اس لئے بعض لوگ اسے بدعت عمرؓ کہتے ہیں، حضرت حکیم الامت نے فرمایا خواہ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک دن ہی نماز تراویح پڑھی ہو اول سنت تو ہو گئی۔ دوم نہ کرنے سے سنت تو نہیں ٹوٹتی۔“ (تحفۃ الصیام، صفحہ 100-101)

دنیا کے حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ تیسری جنگ عظیم کے بادل منڈلا رہے ہیں، مسلمان ممالک کے حالات بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور انہیں ابھی تک ہوش نہیں آ رہی۔ پہلے تو مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہوتی تھی اسلام کے دفاع کے لئے۔ اب مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے، ایک دوسرے کے خون کے پیاسے مسلمان ہو گئے ہیں اور بڑی بے رحمی و بے دردی سے قتل عام کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں انہیں ہماری دعائیں ہی بچا سکتی ہیں۔ بلکہ دنیا جس تباہی کی طرف جا رہی ہے دعائیں ہی انہیں بچائیں گی ورنہ کوئی اور ذریعہ باقی نہیں بچا۔ مسلمانوں نے خود اپنی ہلاکتوں کے سامان کر لئے ہیں غیروں سے مل کر مسلمانوں کے قتل اور خونریزی کی جا رہی ہے۔

ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں 73 فرقے ہوں گے۔ ایک جنت میں جائے گا باقی سارے جہنم میں داخل ہوں گے۔ آپ کی نظر میں وہ جنتی فرقہ کون سا ہو گا؟

اس بزرگ نے جواب دیا کہ جو 72 فرقے کی فکر کرے گا کہ یہ دوزخ میں کیوں جا رہے ہیں وہ فرقہ جنت میں جائے گا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی وہ واحد فرقہ ہے جو دوسرے فرقوں کو آگ سے بچانے کے لئے دن رات کام کر رہی ہے۔ اور اسی فکر میں ہے کہ کاش یہ وقت کے امام کو پہچانیں اور اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور بلاؤں سے سب کو بچائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالتیں نہ بدلیں۔

رمضان میں قبولیتِ دعا کے اوقات

اللہ تعالیٰ کی ذات رحمٰن و رحیم اور مستجاب الدعوات ہے اس کی رحمت ہر وقت وسیع سے وسیع تر ہوتی رہتی ہے کسی وقت بھی اس کا دروازہ کھٹکھٹایا جا سکتا ہے اور وہ دینے والا ہے، وہ کبھی اس بات سے تھکا نہیں کہ اتنی مخلوق اس سے بار بار مانگ رہی ہے اور وہ عطاء پر عطاء کرتا جارہا ہے لیکن اس کی یہ عطاء رمضان میں تو بہت ہی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہر وقت خدا تعالیٰ سے اس کی رحمت و مغفرت کی دعا اور تمنا کرتے رہنا چاہیے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

”روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا رد نہیں کی جاتی۔“

(سنن ابن ماجہ بحوالہ منتخب احادیث، صفحہ 97)

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ افطاری کے وقت روزے دار کی دعا قبولیت کا درجہ پاتی ہے۔

کتنا اچھا ہو کہ قبولیت دعا کے اس وقت سے فائدہ اٹھایا جائے اور اس وقت کو دعاؤں میں صرف کیا جائے۔ زیر لب دعائیں کرتے ہوئے یہ وقت گزارا جائے پس اس وقت کو ہر گز ہر گز باتوں میں ضائع نہ کرنا چاہیے اس وقت کی اتنی اہمیت ہے کہ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہر روز افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ بہت سے گناہگاروں کو آگ سے نجات دیتا ہے، پس وہ لوگ کتنے ہی خوش قسمت ہوں گے جو اس وقت کو دعاؤں میں خرچ کر کے اپنے ربّ کو راضی کر لیں، اور خدا تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت ان کے حصہ میں آجائے۔

حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔

پس رمضان کا مہینہ دعاؤں کے لئے بہت ہی ساز گار اور موزوں ترین مہینہ ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ ایک منادی کرنے والے فرشتہ کو بھیجتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے۔

”اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور آگے بڑھ۔ کیا کوئی ہے جو دعا کرے تا کہ اس کی دعا قبول کی جائے کیا کوئی ہے جو استغفار کرے کہ اسے بخش دیا جائے کیا کوئی ہے جو توبہ کرے اور اس کی توبہ قبول کی جائے۔“

پس یہ موسم بڑا ہی ساز گار ہے دعاؤں کے لئے، اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے اور روحانی اور جسمانی طاقتوں کے حصول کے لئے!

حضرت امام الزماں علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہماری جماعت کو چاہیے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں اس کا وعدہ ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ“

(ملفوظات، جلد نمبر 9، صفحہ 167، ایڈیشن 1984ء)

رمضان اور لیلۃ القدر

ابن ماجہ کتاب الصوم میں حضرت انسؓ سے یہ روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ آیا تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ جو شخص اس رات سے فائدہ نہ اٹھا سکا وہ تمام خیر سے محروم رہا اور اس کی خیر و برکت سے سوائے محروم انسان کے کوئی خالی نہیں رہتا۔

(تحفۃ الصیام، صفحہ 173)

رمضان المبارک اور ذکر الٰہی۔ درود شریف و استغفار

اگر ہم اپنا سنجیدگی سے جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ہم بہت سارا وقت کھانے پینے میں، اس کی تیاری میں، گپوں میں، فضول باتوں میں اور آج کل تو انٹرنیٹ، سوشل میڈیا یا TV پر گیمز وغیرہ دیکھنے میں خرچ کر دیتے ہیں۔ اور ان باتوں میں اس قدر انہماک ہو گیا ہے کہ ہمیں آس پاس کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ گھر میں والدین، بچوں کی، عزیزوں کی اور حتّٰی کہ مہمانوں کی موجودگی کا بھی احساس نہیں ہوتا۔ حالانکہ وقت سے زیادہ کوئی چیز بھی قیمتی نہیں۔

پس مومن کو ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے پوری مستعدی کے ساتھ روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے قیمتی وقت کو ذکر الٰہی، درود شریف اور استغفار میں صرف کرنا چاہیے۔ مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضاء ان کے اس سایۂ برکت سے معمور ہو جاتی ہے جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں۔ جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے تیری عبادت میں مصروف تھے، تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے، تیری بخشش طلب کر رہے تھے... اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور

انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا... اس پر فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ان میں فلاں غلط کار شخص تھا وہ وہاں سے گزرا اور ان کو ذکر کرتے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔"

رمضان المبارک میں مساجد میں درس القرآن کا بھی اہتمام ہوتا ہے ان مجالس میں اور درسوں میں آنے اور درس سننے سے یہ ساری برکات اور فوائد حاصل ہوتے ہیں جس کا اس حدیث نبوی ﷺ میں ذکر ہے۔

ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔"

حضرت موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

ایک صحابی حضرت عبداللہ بن بُسْرؓ کو آپ ﷺ نے نصیحت فرمائی:

"لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطَبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ" کہ تمہاری زبان ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیے۔ اسی طرح حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھا جنت میں اس کے لئے کھجور کا درخت لگا دیا جائے گا۔

ترمذی ہی میں یہ روایت حضرت ابن مسعودؓ سے آئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسراء کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیمؑ سے ہوئی تو حضرت ابراہیمؑ نے آپؐ سے فرمایا کہ اے احمد (ﷺ) اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیں۔ اور انہیں بتادیں کہ اَلْجَنَّةُ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ۔"

جنت کی زمین بہت اچھی ہے پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی ہے اور اس میں درخت لگانا یہ ہے کہ سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ کہا جائے۔

رسول خدا و محبوب کبریا آنحضرت ﷺ پر کثرت کے ساتھ ان ایام میں درود شریف بھی پڑھنا چاہیے۔ اگر آپ ایک مرتبہ بھی آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ آپ پر دس مرتبہ برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے نزدیک وہی لوگ ہوں گے جو مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اس شخص کی ناک مٹی میں ملے جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے بھرپور درود نہ پڑھا۔

آپ ﷺ نے دعا کرنے کا بھی طریقہ سکھایا اور وہ اس طرح کہ ایک شخص کو آپؐ نے سنا وہ نماز میں دعا مانگ رہا تھا۔ اس نے دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت کا ذکر نہ کیا اور نہ ہی اپنی دعا میں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اس شخص نے اپنی دعا میں جلدی سے کام لیا ہے۔ پھر آپ نے اسے بلایا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے اس کی پاکیزگی بیان کرے، اس کی حمد و ثناء کرے۔ پھر رسول خدا پر درود شریف پڑھے اور اس کے بعد وہ جو چاہے دعا مانگے۔" (ابوداؤد اور ترمذی میں یہ روایت ہے بحوالہ ریاض الصالحین، حدیث نمبر 1404)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے (ایک دفعہ) صحابہ کو حاضر ہونے کا حکم دیا جس پر ہم لوگ حاضر ہوگئے۔ پس جب آپؐ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ اسی طرح دوسری سیڑھی پر چڑھ کر آمین کہی۔ اور پھر تیسری سیڑھی پر چڑھ کر کہا آمین اور جب آپؐ (خطبہ سے) فارغ ہو کر منبر سے اترے تو ہم لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج ہم نے حضور سے ایک ایسی بات سنی ہے جو اس سے پہلے کبھی حضور سے نہیں سنی۔ فرمایا (جب میں منبر پر چڑھنے لگا تو) جبریل علیہ السلام میرے پاس سامنے آیا۔ اور اس نے کہا جسے رمضان کا مہینہ ملا اور اسے بخشا نہیں گیا اس کے لیے دُوری ہو۔ جس پر میں نے کہا کہ آمین۔ اور جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو اس نے کہا جس شخص کے پاس آپ کا ذکر آیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا اس کے لیے بھی دُوری ہو۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو اس نے کہا جس شخص کی موجودگی میں اس کے والدین یا ان میں سے کسی ایک پر بڑھاپا آیا اور اسے (ان کی خدمت کر کے) جنت کا پانا نصیب نہ ہوا اس کے لیے بھی دُوری ہو۔ میں نے کہا آمین۔

حضرت امام غزالیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور ﷺ پر درود نہیں بھیجتا تھا۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی اس شخص نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے ناراض ہیں اس لئے آپ نے توجہ نہیں فرمائی؟ آپ نے جواب دیا نہیں میں تجھے پہچانتا ہی نہیں۔ اس نے عرض کی حضور آپ مجھے کیسے نہیں پہچانتے؟ علماء کہتے ہیں کہ آپ اپنے امتیوں کو ان کی ماں سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا علماء نے سچ اور درست کہا لیکن تو نے مجھ پر درود بھیج کر اپنی یاد نہیں دلائی۔ میرا کوئی امتی جتنا مجھ پر درود بھیجتا ہے، اسے اتنا ہی میں

پہچانتاہوں۔ یہ بات اس شخص کے دل میں اتر گئی۔ اس نے روزانہ ایک سو مرتبہ درود پڑھنا شروع کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسے پھر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اب تجھے پہچانتاہوں اور میں تیری شفاعت کروں گا۔

(مکاشفۃ القلوب 62-63 مصنفہ امام ابو حامد محمد غزالیؒ مترجم علامہ عنصر صابری چشتی قادری۔ ناشر تصوف پبلیکیشنز، رائے ونڈ روڈ لاہور اشاعت 1986ء)

جہاں تک استغفار کا تعلق ہے اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جو شخص اپنے اوپر استغفار کو لازم کرلے اللہ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، ہر پریشانی سے نجات بخشتا ہے نیز اس کو ایسے راہ سے رزق دیتا ہے جس کا وہ شخص گمان بھی نہیں کر سکتا۔(ابو داؤد۔ریاض الصالحین، حدیث نمبر 1875)

فرمان حضرت امام الزمانؑ

"لکھا ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پہلے بہت روئے اور پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ یَاعِبَادَ اللّٰہِ! خدا سے ڈرو آفات اور بلیّات چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں بجز اس کے کہ سچے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔

استغفار اور توبہ کا یہ مطلب نہیں جو آجکل لوگ سمجھے بیٹھے ہیں۔ استغفر اللہ استغفر اللہ کہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا جبکہ اس کے معنے بھی کسی کو معلوم نہیں۔ استغفر اللہ ایک عربی زبان کا لفظ ہے۔ ان لوگوں کی تو چونکہ یہ مادری زبان تھی اور وہ اس کے مفہوم کو اچھی طرح سے سمجھے ہوئے تھے۔ استغفار کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ سے اپنے گزشتہ جرائم اور معاصی کی سزا سے حفاظت چاہنا اور آئندہ گناہوں کے سرزد ہونے سے حفاظت مانگنا۔ استغفار انبیاء بھی کیا کرتے تھے اور عوام بھی۔ ...درحقیقت مشکل تو یہ ہے کہ ہندوستان میں بوجہ اختلاف زبان استغفار کا اصل مقصد ہی مفقود ہو گیا ہے اوران دعاؤں کو ایک جنتر منتر کی طرح سمجھ لیا ہے۔ کیا نماز اور کیا استغفار اور کیا توبہ؟ اگر کسی کو نصیحت کرو کہ استغفار پڑھا کرو تو وہ یہی جواب دیتا ہے کہ میں تو استغفار کی سو بار یا دو سو بار تسبیح پڑھتا ہوں مگر مطلب پوچھو تو کچھ جانتے ہی نہیں۔ استغفار ایک عربی لفظ ہے اس کے معنے ہیں طلب مغفرت کرنا کہ یا الٰہی ہم سے پہلے جو گناہ سرزد ہو چکے ہیں ان کے بد نتائج سے ہمیں بچا کیونکہ گناہ ایک زہر ہے اوراس کا اثر بھی لازمی ہے۔ اور آئندہ ایسی حفاظت کر کہ گناہ ہم سے سرزد ہی نہ ہوں۔ صرف زبانی تکرار سے مطلب حاصل نہیں ہوتا۔

توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بدکام سے رجوع کرنا۔ توبہ کوئی برا کام نہیں ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام بھی تواب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعال بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بدکام سے باز رہنے کا عہد کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے۔ خدا انسان کی توبہ سے بڑھ کر توبہ کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے۔ اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے۔ یعنی اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت فضل اور مغفرت میں انتہاء درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا سے منہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خدا تعالیٰ کو کیا پروا۔"

(ملفوظات، جلد 10، صفحات 337-339، ایڈیشن 1984ء)

رمضان المبارک اور صدقات

رمضان کی عبادات سے انسان جو سبق سیکھتا ہے ان میں سے ایک غرباء کے ساتھ ہمدردی، ان کی ضروریات کا خیال رکھنا اور غریبوں اور محتاج لوگوں، بیوگان اور یتامیٰ کی خبر گیری اور ان کے جذبات کا احساس بھی ہے۔

ہمارے لئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت، غرباء سے ہمدردی اور یتامیٰ کی خبر گیری، ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے بارے میں آپ کے بیشمار واقعات ہیں۔ آپؐ سے جب بھی کسی نے مانگا آپؐ نے اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا بلکہ اسے عطا فرمایا۔ ایک دفعہ ایک شخص آیا تو آپؐ نے دو پہاڑیوں کے درمیان وادی میں بکریوں کا پورا ریوڑ اس کے حوالہ کر دیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور جا کر کہا کہ اے لوگو! اسلام قبول کر لو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اتنا دیتے ہیں کہ فقر و غربت کا انہیں خوف ہی نہیں۔ (تحفۃ الصیام، صفحہ 157)

ترمذی میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل اور بہترین صدقہ وہ ہے جو رمضان میں خیرات کیا جائے۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں خرچ کرنے میں بخل نہ کیا کرو بلکہ اپنے نان و نفقہ پر بھی خوشی سے خرچ کرو کیونکہ اس مہینہ میں تمہارے اپنے نان و نفقہ کا ثواب بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے اور درحقیقت یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ تمام قسم کی تباہیاں اس وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ان کی چیزیں انہی کی ہیں دوسرے کا ان میں کوئی حق نہیں... دنیا کے نظام کی بنیاد اس اصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے۔"

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرہ)

رسول کریم ﷺ کی مثالوں سے واضح ہے کہ رمضان کے بابرکت ایام میں ہمیں صدقہ و خیرات کثرت سے کرنی چاہیے۔ ہر ایک کا خیال رکھیں، دیکھیں کہیں کوئی ضرورت مند تو نہیں کچھ ضرورت مند ایسے ہوتے ہیں جو خود کہہ کر اپنی ضرورت پوری کروالیتے ہیں، کچھ ایسے بھی سفید پوش ہوتے ہیں جو خود نہیں کہتے ان کو تلاش کرنا، ان کی مدد کرنا یہ ہم سب کا فرض ہے۔ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ہر دو کا خیال رکھا جائے۔ اس لئے اپنے چندوں کی ادائیگی اس بابرکت ماہ میں ضرور کریں۔

رمضان المبارک کے حوالہ سے ایک اور خاص صدقۃ الفطر کی ادائیگی بھی ہے۔ بعض اوقات احباب عید کے دن اس کی ادائیگی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی جس قدر جلد ممکن ہو رمضان کے ابتدائی دنوں ہی میں اس کی ادائیگی کر دی جائے تو بہتر ہے تا کہ نظام بروقت ضرورت مندوں کی مدد کر سکے۔ بلکہ ایک حدیث میں تو اس کی یہاں تک تاکید ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

اِنَّ شَہْرَ رَمَضَانَ مُعَلَّقٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يُرْفَعُ اِلَّا بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ

رمضان کے مہینے کی نیکیاں اور عبادات، آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہو جاتی ہیں انہیں فطرانہ ہی آسمان پر لے کر جاتا ہے۔ یعنی رمضان کی عبادات کی قبولیت کا باعث بنتا ہے۔

رمضان کا آخری عشرہ۔ اعتکاف، جمعۃ الوداع

بخاری کتاب الصوم میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت ﷺ اپنی کمر ہمت کس لیتے اور اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے، آنحضرت ﷺ کا سارا رمضان ہی روحانی جدوجہد میں گزرتا تھا لیکن آخری عشرہ تو غیر معمولی اہمیت کا حامل ہو جاتا۔ آپ کا یہ بھی فرمان تھا کہ رمضان کا اوّل رحمت ہے اور دوسرا عشرہ مغفرت والا ہے اور آخری عشرہ آگ سے نجات دلاتا ہے۔ ہر مومن کو سوچنا چاہیے کہ اگر گزشتہ دو عشروں میں کچھ کوتاہی اور کمی رہ گئی ہو تو اب ان بقیہ ایام میں پوری کر لیں۔

پھر آخری عشرہ میں ایک اور عبادت اعتکاف کی بھی ہے۔ جسے بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ سنت نبوی ﷺ کی اتباع میں اعتکاف کرے۔ ایک حدیث میں رمضان المبارک کے دنوں میں اعتکاف کی فضیلت اس طرح بیان ہوئی ہے آپؐ نے فرمایا:

”جس نے رمضان میں دس دن بتمام شرائط اعتکاف کیا تو اسے دو حج اور دو عمرے کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ یعنی بیشمار ثواب کا مستحق ہو گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اعتکاف کیا تو اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ (منتخب احادیث، صفحہ 137)

پس چاہیے کہ بکثرت احباب و خواتین جنہیں اللہ تعالیٰ موقع اور توفیق دے یہ دس دن وقف کریں اور اعتکاف کریں۔

”اعتکاف بیسویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں کبھی دس دن ہو جاتے ہیں اور کبھی گیارہ۔“

(تحفۃ الصیام، صفحہ 11)

اعتکاف کے لئے روزہ ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کی راہ میں ایک دن اعتکاف کرنے والے اور جہنم کے درمیان اللہ تعالیٰ تین ایسی خندقیں بنا دے گا جن کے درمیان مشرق و مغرب سے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ ہو گا۔“

(تحفۃ الصیام، صفحہ 170)

جمعۃ الوداع

جمعۃ الوداع کی کوئی اصطلاح احادیث میں نہیں ملتی۔ بعض لوگ واقعی نمازوں کو، جمعوں کو اور روزوں کو وداع کرنے آتے ہیں، رمضان کے آخری جمعہ کے دن۔ کہ اب پھر سال بھر کی ہمیں چھٹی۔ گویا وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے یہ جمعہ پڑھ لیا تو پھر سارا سال نہ کسی نماز پڑھنے کی ضرورت نہ جمعہ پڑھنے کی ضرورت باقی رہتی ہے جمعۃ الوداع کا یہ تصور بالکل غلط ہے۔ قرآن کریم اور احادیث میں ہر جمعہ کی اتنی ہی فضیلت بیان ہوئی ہے جتنی رمضان کے آخری جمعہ کی۔ کسی ایک جمعہ میں محض رمضان کی وجہ سے کوئی خاص فضیلت بیان نہیں ہوئی۔ خطبات مسرور سے چند احادیث نبویہ ﷺ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

1۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے سوائے مریض، مسافر اور عورت اور بچے اور غلام کے۔ جس شخص نے لہو و لعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ بے نیاز اور حمد والا ہے۔

(سنن دار قطنی کتاب الجمعہ)

2۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔“

(خطبات مسرور، جلد ہفتم، صفحہ 446)

3۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس کسی نے بلاوجہ جمعہ چھوڑا وہ اعمال نامے میں منافق لکھا جائے گا جسے نہ تو مٹایا جا سکے گا اور نہ ہی تبدیل کیا جا سکے گا۔ (مجمع الزوائد، جلد دوم، حدیث نمبر 2999)

4۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے تساہل کرتے ہوئے لگاتار تین جمعے چھوڑے (سستی کرتے ہوئے تین جمعے لگاتار چھوڑے) اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔(ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ)

"جب مہر کر دیتا ہے تو پھر نیکیاں کرنے کی توفیق بھی کم ہوتی چلی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ انسان بالکل ہی دُور ہٹ جاتا ہے۔"

5۔ حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق پاکیزگی اختیار کرے اور تیل لگائے اور گھر سے خوشبو لگا کر چلے... اور پھر جو نماز اس پر واجب ہے وہ ادا کرے، پھر جب امام خطبہ دینا شروع کرے تو وہ خاموشی سے سنے تو اس کے اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان ہونے والے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

(بخاری کتاب الجمعہ، حدیث نمبر 883)

6۔ ایک حدیث میں جمعہ کی فضیلت اس طرح بھی بیان ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا: "جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو کیونکہ اسی دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا۔"

7۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "اس میں ایسی گھڑی بھی آتی ہے جو قبولیت دعا کی گھڑی ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب الجمعہ، حدیث 935)

(خطبات مسرور، جلد ہفتم، صفحہ 444-445)

پس مومن کا کام ہے کہ خداتعالیٰ کے اس حکم پر دل و جان سے عمل کرے کہ وہ ہر جمعہ کی ادائیگی کی کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے جو اس دن سے وابستہ ہیں وافر حصہ لے۔ نیز اپنے بچوں کو جمعہ پڑھنے کی عادت ڈالیں، انہیں سکول سے چھٹی دلوا کر ساتھ لائیں۔

نوٹ: بعض لوگ جو افطاریاں کراتے ہیں وہ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ آخری جمعہ کے دن جو افطاری کرائی جائے گی یا جمعہ کے دن جو افطاری کرائی جائے گی اس کا بہت ثواب ہے۔ احادیث میں روزہ دار کے روزہ کھلوانے پر ثواب ہے اور اس کی جمعہ کے ساتھ کوئی خاص مناسبت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

عید الفطر یا عید صیام

عید الفطر مسلمانوں کے لئے خوشی کا دن ہے، دین اسلام فطرت کا مذہب یعنی خوشی کے موقع پر خوشیوں کے جائز اظہار سے نہیں روکتا اور نہ ہی کسی قسم کی رہبانیت سکھاتا ہے۔ جو مسلمان ایک مہینہ خدا کی خوشنودی کی خاطر اس کے حکم سے پورا مہینہ روزے رکھتے ہیں تو رمضان کے اختتام پر وہ خدا کے حضور مزید خوشی کے طور پر سجدات شکر بجا لاتے ہیں۔ اس بابرکت تہوار کے لئے آنحضرت ﷺ کی سنت مبارکہ تھی کہ آپؐ صفائی کا خاص اہتمام فرماتے، غسل فرماتے، مسواک اور خوشبو استعمال فرماتے صاف ستھرا لباس پہنتے اور اگر نئے کپڑے میسر ہوتے تو نئے کپڑے پہنتے۔ خواتین اور بچیوں کو بھی نماز عید میں شامل ہونے کی تاکید ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ خواتین جنہیں شرعی عذر ہوتے انہیں بھی عید اور اس کی دعا میں شامل ہونے کا حکم ہوتا۔ آپؐ عید الفطر کے دن کچھ طاق کھجوریں تناول فرما کر عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے۔

آپؐ نے عیدین کے لئے ان تکبیرات کا اہتمام بھی فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے نماز عید پڑھائی اور خطبۂ عید ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد آپؐ خواتین کی طرف تشریف لے گئے حضرت بلالؓ آپ کے ساتھ تھے آپ نے ان کو بھی وعظ و نصیحت فرمائی، خاوندوں کی اطاعت کی تلقین فرمائی۔ صدقہ و خیرات دینے کی تلقین کی۔ حضورؐ کی اس تلقین پر مسلمان خواتین نے فوراً لبیک کہا اور اپنے ہاتھ اور کانوں اور گلے کے زیور اتار اتار کر بلالؓ کی چادر میں ڈالنے لگیں۔ (بخاری)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی عیدیں منائیں اور آپ کے مقدس صحابہ کی عیدیں منائیں تو ہمیں بھی اس دن خدا کے گھروں کو آباد کرنا ہو گا اور رمضان میں عبادات کا سیکھا ہؤا سبق بھلانا نہیں بلکہ اور زیادہ مقدار میں پانچوں وقت خدا کے گھروں کو بھرنا ہو گا... پھر اگر ہم حضور اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی طرح حقیقی عیدیں منانا چاہتے ہیں تو اسی طرح ہمیں بھی اس دن غرباء کے ساتھ خوشیاں بانٹنی ہوں گی اور اسی طرح اپنے بہترین کپڑے اور زیورات کے تحفے اور دیگر تحائف ان کو پیش کرنے ہوں گے۔ یہی وہ حقیقی عید ہے جس کی لذت دائمی اور ان مٹ ہو گی۔ خدا غرباء میں زیادہ ملا کرتا ہے۔ پس اس دن امراء کی دعوتیں اور ان کے تحائف صرف امراء کے دائرے تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ غرباء کے گھروں تک پہنچیں جس سے نہ صرف ان کی یہ عید حقیقی خوشیوں سے معمور ہو جائے گی بلکہ یہ عید ان کی نجات کا بھی موجب بن جائے گی۔ ان سے خدا بھی راضی ہو گا اور اس کا پیارا رسولؐ بھی راضی ہو گا۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی ساری ہی برکتیں عطا فرمائے، ہماری سارے روزے، دعائیں اور ہر نیکی خدا کی رضا کی خاطر ہو اور عند اللہ مقبول ہو۔ اور اس روحانی مائدہ سے ہم بھرپور استفادہ کرنے والے ہوں۔ آمین۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی الٰہی حفاظت

امۃ الباری ناصر

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ساری عمر لاتعداد حملوں سے معجزانہ حفاظت فرمائی اسی طرح آپؐ کے نائب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بھی معجزانہ حفاظت فرمائی۔ مولا کریم نے آپؑ کو اِحیائے دینِ اسلام کا فریضہ سونپا۔ یہ انتہائی مشکل صبر آزما کام تھا، ہر مذہب و ملت کے ماننے والے جانی دشمن بن گئے۔ انفرادی اور اجتماعی طاقت آپؑ کی جان اور پیغام کو مٹا دینے پر لگا دی۔ ایک طرف یہ اعصاب شکن مخالفت تھی تو دوسری طرف حوصلہ دیتی ہوئی قادر و توانا خدا تعالیٰ کی آواز تھی۔ بچانے والا حملہ آور بزدل لوگوں سے بہت زیادہ طاقتور اور صاحبِ اختیار ہے۔ تسلی دیتا ہے' حوصلہ بڑھاتا ہے۔ اور کامیابی کے وعدے کے ساتھ قدم مضبوط کرتا ہے:

یُظِلُّ رَبُّکَ عَلَیْکَ وَ یُغِیْثُکَ وَیَرْحَمُکَ۔وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمُکَ النَّاسُ فَیَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ۔یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمُکَ النَّاسُ۔

خدائے تعالیٰ اپنی رحمت کا تجھ پر سایہ کرے گا اور نیز تیرا فریاد رس ہو گا اور تجھ پر رحم کرے گا اور اگر تمام لوگ تیرے بچانے سے دریغ کریں مگر خدا تجھے بچائے گا اور خدا تجھے ضرور اپنی مدد سے بچائے گا اگرچہ تمام لوگ دریغ کریں۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن، جلد 1، صفحات 608-609 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

''اِنْ لَّمْ یَعْصِمُکَ النَّاسُ فَیَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ۔ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَ اِنْ لَّمْ یَعْصِمُکَ النَّاسُ۔

''...اگرچہ لوگ تجھے نہ بچاویں یعنی تباہ کرنے میں کوشش کریں مگر خدا اپنے پاس سے اسباب پیدا کر کے تجھے بچائے گا۔ خدا تجھے ضرور بچالے گا اگرچہ لوگ تجھے نہ بچانا چاہیں۔''

(نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 528)

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِیْ الدَّارِ اِلَّاالَّذِیْنَ عَلَوْا مِن اِسْتِکْبَارٍ۔ وَاحَافِظُکَ خَاصَۃً سَلَامٌ قَوْ لاً مِّنْ رَبٍّ رَحِیْمٍ

یعنی مَیں ہر ایک انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہو گا مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اونچا کریں اور میں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔ خدائے رحیم کی طرف سے تجھے سلام۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 401)

''اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِیْ الدَّارِ یعنی خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ اِس گھر کی چار دیواری کے اندر ہیں۔ سب کو میں طاعون سے بچاؤں گا۔ سو گیارہ برس سے بڑے بڑے حملے طاعون کے اس نواح میں ہو رہے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گھر کا ایک کتّا بھی طاعون سے نہیں مرا''...

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 547)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں یَعْصِمُکَ اللّٰہ کی بشارت ہے۔ ایسا ہی اس خدا کی وحی میں میرے لیے یَعْصِمُکَ اللّٰہ کی بشارت ہے۔ اور سلسلہ کے اوّل اور آخر کے مرسل کو قتل سے محفوظ رکھنا اس حکمتِ الٰہی کے تقاضا سے ہے کہ اگر اوّل سلسلہ کا مرسل جو صدر سلسلہ ہے شہید کیا جائے تو عوام کو اس مرسل کی نسبت بہت شبہات پیدا ہو جاتے ہیں...اور اگر آخر سلسلہ کا مرشد شہید کیا جائے تو عوام کی نظر میں خاتمہ سلسلہ پر ناکامی اور نامرادی کا داغ لگایا جائے۔ اور خدا تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ خاتمہ سلسلہ کا فتح اور کامیابی کے ساتھ ہو۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 70)

اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر آپؑ کو اس قدر ایمان اور بھروسہ تھا کہ بڑی تحدی سے فرماتے ہیں:

''خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے وہ وعدہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس کا ہے۔ پس اسے کوئی مخالف آزمالے اور آگ جلا کر ہمیں اس میں ڈال دے آگ ہرگز ہم پر کام نہ کرے گی اور وہ ضرور ہمیں اپنے وعدہ کے موافق بچالے گا، لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم خود آگ میں کودتے پھریں۔ یہ طریق انبیاء کا نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (البقرۃ:196)

پس ہم خود آگ میں دیدہ دانستہ نہیں پڑتے۔ بلکہ یہ حفاظت کا وعدہ دشمنوں کے مقابلہ پر ہے کہ اگر وہ ہمیں آگ میں جلانا چاہیں تو ہم ہرگز نہیں جلیں گے۔''

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 480، ایڈیشن 1988ء)

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

”دنیا میں اک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اس کو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔“

اللہ تعالیٰ فرشتوں کی افواج کے ساتھ اپنے پیارے کو کس طرح محفوظ رکھتا ہے بے شمار مثالوں میں سے چند ایک کا ذکر تاریخ کے صفحات سے درج کرتی ہوں۔

”حضرت مسیح موعودؑ سیالکوٹ تشریف لائے تو آپؑ نے سب سے پہلے محلہ جھنڈانوالہ میں ایک چوبارے پر قیام فرمایا۔ ایک دفعہ حضورؑ پندرہ سولہ افراد کے ساتھ اس چوبارے میں آرام فرما رہے تھے کہ شہتیر سے ٹک ٹک کی آواز آئی اس پر آپؑ نے ساتھیوں کو سختی سے نکلنے کا حکم دیا جب آپؑ کے ساتھی نکل گئے تو آپؑ نے باہر آنے کا قصد کرتے ہوئے ابھی دوسرے زینے پر ہی قدم رکھا تھا کہ چھت دھڑام سے آگری اور آپ معجزانہ طور پر بچ گئے۔“

(تاریخ احمدیت، جلد اوّل، صفحہ 81)

سیالکوٹ کا ہی ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:

”ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا۔ ایک دن بارش ہو رہی تھی۔ جس کمرے میں مَیں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی سارا کمرہ دھوئیں کی طرح ہو گیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی۔ لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے موافق طواف کے واسطے پیچ در پیچ ارد گرد دیوار بنی ہوئی تھی اور اندر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔“

(تاریخ احمدیت، جلد اول، صفحہ 81-82)

مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مسیح موعودؑ کو قتل کرانے کی بھی متعدد بار سازش کی۔ اس حوالے سے تاریخ احمدیت میں ذکر ملتا ہے کہ

”مولوی عمر الدین شملوی کی شہادت ہے کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی اور حافظ عبدالرحمٰن صاحب سیاح امرتسری آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ مرزا صاحب کو چپ کرانے کی کیا تجویز ہو۔ حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے کہا میں بتاتا ہوں۔ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ اب میں مباحثہ نہیں کروں گا۔ اب انہیں مباحثے کا چیلنج دیدو۔ اگر وہ تیار ہو گئے تو انہیں کا قول یاد دلا کر انہیں نادم کیا جائے۔ کہ ہم پبلک کو صرف یہ دکھانا چاہتے تھے کہ آپ کو اپنے قول کا پاس نہیں۔ اور اگر مباحثہ سے انکار کیا تو ہم یہ اعلان کر دیں گے کہ دیکھو ہمارے مقابل پر آنے کا حوصلہ نہیں۔ مولوی عمر الدین نے کہا مجھے کہو تو میں جا کر انہیں مار آتا ہوں جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔ اس پر وہ کہنے لگے تمہیں کیا معلوم ہم یہ سب تدبیریں کر چکے ہیں کوئی سبب ہی نہیں بنتا یہ سنتے ہی مولوی عمر الدین صاحب کے دل میں حضورؑ کی صداقت کا یقین ہو گیا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی اس حسرت کا دوبارہ اظہار اور عیسائی حکومت کو آپؑ کے قتل پر اُکسا کر 1897ء میں لکھا“ حکومت و سلطنت اسلامی ہوتی تو ہم اس کا جواب آپ کو دیتے۔ اسی وقت آپ کا سر کاٹ کر آپ کو مردار کر دیتے۔ سچے نبی کو گالیاں دینا مسلمانوں کے نزدیک ایک ایسا کفر اور ارتداد ہے جس کا جواب بجز قتل اور کوئی نہیں۔“

(تاریخ احمدیت، جلد اوّل، صفحات 389-390)

حضرت اقدسؑ 1891ء میں دہلی تشریف لے گئے تو مولوی محمد حسین بٹالوی نے آپؑ کو اطلاع دیے بغیر جامع مسجد میں مباحثے کا اعلان کر دیا۔ آپؑ اس میں جانے کے اخلاقاً پابند نہیں تھے تاہم دعوت الی اللہ کے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے وہاں جانے کا فیصلہ فرمایا۔ مخالفین انتہائی اشتعال انگیز تقریریں کر کے عوام کو شرارت پر اُکسا رہے تھے۔ دہلی میں آپؑ کے گھر کا محاصرہ کر کے فساد کے لیے تیار تھے۔ آپؑ یہ شوروشر دیکھ کر بالا خانے پر تشریف لے گئے ہجوم کواڑ توڑ کر گھر کے اندر گھس گیا اور کچھ لوگ بالا خانے تک پہنچ گئے۔ اس صورت حال میں مباحثہ ناممکن تھا۔ بالآخر 20/ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی۔ آپؑ کو پیغام آنے لگے کہ آپؑ جامع مسجد ہرگز نہ جائیں آپؑ کی جان کو خطرہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے اس شیر نے فرمایا

”کوئی پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کافی ہے۔“

(تذکرۃ المہدی، حصہ اوّل، صفحہ 250)

آپؑ اپنے احباب کے ساتھ بگھیوں میں مسجد کی طرف روانہ ہوئے راستے میں کئی بدبخت گھات میں بیٹھ گئے کہ حضور پر فائر کریں گے لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت کہ جس راہ سے حضرت اقدسؑ اور آپ کے خدام کو جانا تھا بگھی والوں نے کہا کہ ہم اس راہ سے نہیں جائیں گے اس طرح آسمانی حفاظت نے آپ کی جان کو محفوظ رکھا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت، جلد اوّل، صفحہ 425)

حفاظت الٰہی کا ایک زبردست واقعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ یوں تحریر فرماتے ہیں:

”یہ بھی لدھیانہ کا واقعہ ہے جو انہی ایام میں ہوا (غالباً 1891ء کا ذکر ہے۔ ناقل) کہ ایک مولوی صاحب بازار میں کھڑے ہو کر بڑے جوش کے ساتھ وعظ کر رہے تھے کہ مرزا (مسیح موعودؑ) کافر ہے اور اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ پس جو کوئی اس کو قتل کر ڈالے گا وہ بہت بڑا ثواب حاصل کرے گا اور سیدھا بہشت کو جائے گا۔ بہت جوش کے ساتھ اس نے اس وعظ کو بار بار دہرایا۔ ایک گنوار ایک لٹھ ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑا اس کی تقریر سن رہا تھا۔ اس گنوار

پر مولوی صاحب کے اس وعظ کا بہت اثر ہوًا اور وہ چپکے سے وہاں سے چل کر حضرت صاحبؑ کا مکان پوچھتا ہوًا وہاں پہنچ گیا۔ وہاں کوئی دربان نہ ہو تا تھا۔ ہر ایک شخص جس کا جی چاہتا اندر چلا جاتا۔ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ اور بندش در پیش نہ تھی۔ اتفاق سے اس وقت حضرت صاحبؑ دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر کر رہے تھے اور چند آدمی جن میں کچھ مریدین تھے، کچھ غیر مریدین ارد گرد بیٹھے ہوئے حضورؑ کی باتیں سُن رہے تھے۔ وہ گنوار بھی اپنا لٹھ کاندھے پر رکھے ہوئے کمرہ کے اندر داخل ہوًا اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے عمل کا موقع تاڑنے لگا۔ حضرت صاحبؑ نے اس کی طرف کچھ توجہ نہیں کی اور اپنی تقریر کو جاری رکھا۔ وہ بھی سننے لگا۔ چند منٹ کے بعد اُس تقریر کا کچھ اثر اُس کے دل پر ہوًا اور وہ لٹھ اس کے کندھے سے اتر کر اس کے ہاتھ میں زمین پر آگیا اور مزید تقریر کو سننے کے لیے وہ بیٹھ گیا اور سنتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت صاحبؑ نے اس سلسلۂ گفتگو کو جو جاری تھا۔ بند کر دیا اور مجلس میں سے کسی شخص نے عرض کیا کہ مجھے آپ کے دعوے کی سمجھ آگئی ہے اور مَیں حضورؑ کو سچا سمجھتا ہوں اور آپ کے مریدین میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ اِس پر وہ گنوار آگے بڑھ کر بولا کہ میں ایک مولوی صاحب کے وعظ سے اثر پا کر اس ارادہ سے یہاں اس وقت آیا تھا کہ اس لٹھ کے ساتھ آپ کو قتل کر ڈالوں اور جیسا کہ مولوی صاحب نے وعدہ فرمایا ہے سیدھا بہشت کو پہنچ جاؤں۔ مگر آپ کی تقریر کے فقرات مجھ کو پسند آئے اور میں زیادہ سننے کے واسطے ٹھہر گیا اور آپ کی ان تمام باتوں کے سننے کے بعد مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ مولوی صاحب کا وعظ بالکل بے جا دشمنی سے بھرا ہوًا تھا۔ آپ بے شک سچے ہیں اور آپ کی باتیں سب سچی ہیں۔ میں بھی آپ کے مریدوں میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ نے اس کی بیعت کو قبول فرمایا۔"

(ذکر حبیب، صفحات 11-12)

دشمنوں کے آٹھ حملے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"کپتان ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں میرے پر خون کا مقدمہ دائر کیا گیا۔ میں اُس سے بچایا گیا بلکہ بریّت کی خبر پہلے سے مجھے دے دی گئی۔ اور قانون خلاف ورزی کا مقدمہ میرے پر چلایا گیا۔ جس کی سزا چھ ماہ قید تھی اس سے بھی میں بچایا گیا اور بریّت کی خبر پہلے سے مجھے دیدی گئی۔ اسی طرح مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ایک فوج داری مقدمہ میرے پر چلایا گیا آخر اس میں بھی خدا نے مجھے رہائی بخشی اور دشمن اپنے مقصد میں نامراد رہے اور اس رہائی کی پہلے مجھے خبر دی گئی۔ پھر ایک مقدمہ فوج داری جہلم کے ایک مجسٹریٹ سنسار چند نام کی عدالت میں کرم دین نام کے ایک شخص نے مجھ پر دائر کیا اس سے بھی میں بَری کیا گیا اور بریّت کی خبر پہلے سے خدا نے مجھے دے دی۔ پھر ایک مقدمہ گورداسپور میں اسی کرم دین نے فوجداری میں میرے نام دائر کیا اس میں بھی میں بَری کیا گیا اور بریّت کی خبر پہلے سے خدا نے مجھے دی اسی طرح میرے دشمنوں نے آٹھ حملے میرے پر کیے اور آٹھ میں ہی نامراد رہے اور خدا کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آج سے پچیس سال پہلے براہین احمدیہ میں درج ہے یعنی یہ کہ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ کیا یہ کرامت نہیں؟"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد22، صفحہ 189 حاشیہ)

پانچ پر خطر موقعے

"یہ عجیب بات ہے کہ میرے لیے بھی پانچ موقعے ایسے پیش آئے تھے جن میں عزت اور جان نہایت خطرہ میں پڑ گئی تھی (۱) اول وہ موقع جب کہ میرے پر ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا تھا (۲) دوسرے وہ موقع جب کہ پولیس نے ایک فوجداری مقدمہ مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی کچہری میں مجھ پر چلایا تھا (۳) تیسرے وہ فوجداری مقدمہ جو ایک شخص کرم الدین نام نے بمقام جہلم میرے پر کیا تھا (۴) چوتھے وہ فوجداری مقدمہ جو اسی کرم دین نے گورداسپور میں میرے پر کیا تھا (۵) پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی کی گئی اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگایا تھا تا میں قاتل قرار دیا جاؤں۔ مگر وہ تمام مقدمات میں نامراد رہے۔"

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 263 حاشیہ در حاشیہ)

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بد خواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

تیمّم: پانی نہ ملے یا جسمانی یا مالی تکلیف کا ڈر ہو تو وضو اور غسل دونوں کے عوض دل میں نیت کر کے تیمّم کر لینا چاہیے اس کی ترکیب یہ ہے۔ پہلے پاک مٹی یا ایسی چیز پر جس پر مٹی ہو۔ دونوں ہاتھ مار کر ایک مرتبہ سارے منہ پر ملو۔ پھر دوسری مرتبہ مٹی یا مٹی والی چیز پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھ کہنیوں تک ملو۔ اور اخیر میں وضو اور تیمّم کے بعد یہ پڑھو۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ایک حدیث میں ہے کہ اس کے بعد یہ بھی پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

(دینیات کا پہلا رسالہ تصنیف لطیف حضرت حکیم مولانا حافظ حاجی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ، صفحات 7-8)

جلسہ سالانہ کی اہمیت

ملک طارق محمود، مربی سلسلہ پیکو ریبیرا، لاس اینجلس

حضرتِ انسان کا مقصدِ پیدائش عبادتِ الٰہی ہے۔ اسی مقصد کی طرف دعوت دینے اور بار بار یاد دہانی کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ مختلف نبیوں کو اس زمانہ کے مناسبِ حال طریق سکھاتا رہا ہے۔ انبیاء و مرسلین کبھی تو لوگوں کو انفرادی طور پر نصائح کرتے ہیں اور کبھی اجتماعی طور پر بنی نوع انسان سے مخاطب ہوتے ہیں۔ کبھی اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کی تعلیم دیتے ہیں تو کبھی اپنے پیروکاروں کو ایک جگہ جمع کر کے ایک ہی لڑی میں پرو کر ان کی اجنبیت کو مانوسیت میں بدل دیتے اور ان کی انفرادیت کو اجتماعیت کا جامہ پہنا دیتے ہیں۔ اس اجتماعِ انسانیت کا سب سے بڑا اور خوبصورت موقع حج بیت اللہ کے وقت نظر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب آخرین میں حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا تو آپ کی جماعت کو بھی اجتماعیت کی برکت عطا کرنے اور سماء روحانی پہ پرواز کے لئے قویٰ عطا کرنے کے واسطے خود اپنے ہاتھ سے ایک عظیم اجتماع کی بنیاد رکھی۔ اس اجتماع کو ہم جلسہ سالانہ کے نام سے جانتے ہیں۔ ذیل میں جلسہ سالانہ کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے:

جلسہ سالانہ کی بناء خود اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے

”اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 361)

دنیاوی میلوں اور جلسہ سالانہ میں فرق

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے“۔

(مجموعہٴ اشتہارات، جلد نمبر اوّل، صفحہ 467)

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ”یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 469)

یہی وجہ ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے دیکھا کہ جماعت کے کچھ لوگ جلسہ سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھا رہے اور بجائے نیکی اور پرہیزگاری میں ترقی کرنے کے پہلے جیسی حالت میں ہی پڑے ہیں تو آپ نے 1893ء کا جلسہ سالانہ ملتوی فرما دیا اور سخت ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے اس کی وجوہات درج ذیل الفاظ میں بیان فرمائیں:

”ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ چند ایسے وجوہ ہم کو پیش آئے جنہوں نے ہماری رائے کو اس طرف مائل کیا کہ اب کی دفعہ اس جلسہ کو ملتوی رکھا جائے اور چونکہ بعض لوگ تعجب کریں گے کہ اس التوا کا موجب کیا ہے لہٰذا بطور اختصار کسی قدر ان وجوہ میں سے لکھا جاتا ہے۔

اوّل۔ یہ کہ اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں لیکن اس پہلے جلسہ کے بعد ایسا اثر نہیں دیکھا گیا بلکہ خاص جلسہ کے دنوں میں ہی بعض کی شکایت سنی گئی کہ وہ اپنے بعض بھائیوں کی بدخوئی سے شاکی ہیں اور بعض اس مجمع کثیر میں اپنے اپنے آرام کے لئے دوسرے لوگوں سے کج خلقی ظاہر کرتے ہیں گویا وہ مجمع ہی ان کے لئے موجب ابتلا ہو گیا اور پھر میں دیکھتا ہوں کہ جلسہ کے بعد کوئی بہت عمدہ اور نیک اثر اب تک

اس جماعت کے بعض لوگوں میں ظاہر نہیں ہوا اور اس تجربہ کے لئے یہ تقریب پیش آئی کہ ان دنوں سے آج تک ایک جماعت کثیر مہمانوں کی اس عاجز کے پاس بطور تبادل رہتی ہے یعنی بعض آتے اور بعض جاتے ہیں اور بعض وقت یہ جماعت سو (100) سو (100) مہمان تک بھی پہنچ گئی ہے اور بعض وقت اس سے کم لیکن اس اجتماع میں بعض دفعہ بباعث تنگی مکانات اور قلت وسائل مہمانداری ایسے نالائق رنجش اور خود غرضی کی سخت گفتگو بعض مہمانوں میں باہم ہوتی دیکھی ہے کہ جیسے ریل میں بیٹھنے والے تنگی مکان کی وجہ سے ایک دوسرے سے لڑتے ہیں اور اگر کوئی بیچارہ عین ریل چلنے کے قریب اپنی گٹھڑی کے سمیت مارے اندیشہ کے دوڑتا دوڑتا ان کے پاس پہنچ جاوے تو اس کو دھکے دیتے اور دروازہ بند کر لیتے ہیں کہ ہم میں جگہ نہیں حالانکہ گنجائش نکل سکتی ہے مگر سخت دلی ظاہر کرتے ہیں اور وہ ٹکٹ لئے اور بقچہ اٹھائے ادھر ادھر پھرتا ہے اور کوئی اس پر رحم نہیں کرتا مگر آخر ریل کے ملازم جبراً اس کو جگہ دلاتے ہیں۔ سو ایسا ہی یہ اجتماع بھی بعض اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ایک ذریعہ معلوم ہوتا ہے اور جب تک مہمانداری کے پورے وسائل میسر نہ ہوں اور جب تک خدا تعالیٰ ہماری جماعت میں اپنے خاص فضل سے کچھ مادہ رفق اور نرمی اور ہمدردی اور خدمت اور جفاکشی کا پیدا نہ کرے تب تک یہ جلسہ قرین مصلحت معلوم نہیں ہوتا حالانکہ دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبائعین محض لِلّٰہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبائعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے کسی جلسہ پر موقوف نہیں بلکہ دوسرے وقتوں میں وہ فرصت اور فراغت سے باتیں کر سکتے ہیں اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اس کے ہیچ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے۔ ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اس کا کوئی دشمن نہیں اور اخی مکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بناء پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں اور اگرچہ نجیب اور سعید بھی ہماری جماعت میں بہت بلکہ یقیناً دوسو سے زیادہ ہی ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو نصیحتوں کو سن کر روتے اور عاقبت کو مقدم رکھتے ہیں اور ان کے دلوں پر نصیحتوں کا عجیب اثر ہوتا ہے لیکن میں اس وقت کج دل لوگوں کا ذکر کرتا ہوں اور میں حیران ہوتا ہوں کہ خدایا یہ کیا حال ہے۔ یہ کونسی جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے۔ نفسانی لالچوں پر کیوں ان کے دل گرے جاتے ہیں اور کیوں ایک بھائی دوسرے بھائی کو ستاتا اور اس سے بلندی چاہتا ہے۔

... یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے پھر میں کس خوشی کی امید سے لوگوں کو جلسہ کے لئے اکٹھے کروں۔ یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں ...

دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔ اب میری یہ حالت ہے کہ بیعت کرنے والے سے میں ایسا ڈرتا ہوں جیسا کہ کوئی شیر سے۔ اسی وجہ سے کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کیڑا رہ کر میرے ساتھ پیوند کرے۔ پس التواء جلسہ کا ایک یہ سبب ہے جو میں نے بیان کیا۔"

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد6، صفحات 394-398)

جلسہ سالانہ سمیت تمام مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے

جلسہ سالانہ کی بنیاد بھی اللہ تعالیٰ نے خود رکھی اور حضرت مسیح موعودؑ کو اس یقین پہ قائم فرمادیا کہ جلسہ کی تمام ضروریات میں خود پوری کروں گا۔ سو آپؑ فرماتے ہیں:

نیز فرمایا:

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔ جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے۔ یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہیے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہیے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں... ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی بڑی لمبی ہے۔ موت کا کوئی وقت نہیں۔ کہ کب سر پر ٹوٹ پڑے۔ اس لئے مناسب ہے کہ جو وقت ملے اُسے غنیمت سمجھیں۔ "

(ملفوظات، جلد1 صفحہ 455-456 ایڈیشن 1984ء)

جلسہ سالانہ کے مقاصد

"تمام مخلصین، داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو ...

قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین، اگر خدا چاہے، بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویّہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔

... حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی انہیں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اِس جلسہ میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّشانہٗ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی سلسلہ میں اَور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ "

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحات 318-319)

جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اہمیت

"سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضُعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعد مسافت یہ میّسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 318)

پھر آپؑ نے فرمایا:

"لازم ہے کہ اس جلسے پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔"

(اشتہار 7/ دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 361)

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے فوائد

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا ایک بہت بڑا فائدہ حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بننا ہے۔ سو حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہمّ و غم دور فرمادے۔ اور ان کی ہر یک

تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔ ‘‘

(اشتہار 7؍دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل۔ صفحہ 361-362)

جلسہ سالانہ کی برکات

ا۔ جلسہ سالانہ تبلیغ کا اہم ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے بلا شبہ حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو بپایہء قبولیت جگہ دی ہے اور جہاں اس عظیم اجتماع کو احمدیوں کیلئے روحانی و علمی ترقی کا ذریعہ بنا دیا ہے وہیں یہ جلسہ غیروں پہ بھی نیک اثر ڈال کر انہیں اسلام کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 5/ستمبر 2014ء میں سے کچھ نمونے بطور مشتے از خروارے پیشِ خدمت ہیں:

بیلجیئم کے ایک شہر کستارلی (Kasterlee) کے میئر جو فلیمش پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں، وہ جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس جلسے میں شامل ہو کر مجھے اسلام کی اصل تعلیم کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی۔ نیز میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ لوگ کس طرح اس تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ لوگوں کے آپس میں پیار اور محبت نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں نے جماعت کے لوگوں کو صرف لوکل سطح پر دیکھا تھا لیکن جلسہ میں شامل ہو کر عالمی سطح پر بھی جماعت کے لوگوں کو دیکھا ہے اور مشاہدہ کیا ہے کہ جماعت جو کہتی ہے اس پر عمل بھی کرتی ہے۔ جلسے کے اس قدر اعلیٰ انتظامات کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ مَیں یہاں سے اپنے ساتھ پیار اور محبت لے کر واپس جا رہا ہوں۔ آپ لوگوں نے مجھے حقیقی اسلام کی تعلیم بتائی ہے۔ میں ہیومینٹی فرسٹ اور انجینئرز ایسوسی ایشن کے سٹالوں پر بھی گیا ہوں۔ وہاں جا کر مجھے پتا چلا کہ جماعت انسانیت کی کس قدر خدمت کر رہی ہے۔ میرے لئے یہ سب باتیں حیران کن تھیں۔ میرے دل میں جماعت کی قدر پہلے سے بڑھ گئی ہے۔

بیلجیم سے ایک زیر تبلیغ دوست شوبام احمد (Chauboum Ahmad) صاحب نے بیان کیا کہ ایک لمبے عرصے سے احمدیت کا تعارف تھا اور پہلی مرتبہ احمدیوں کے جلسے میں شرکت کی ہے۔ جلسے میں جو تین دن گزارے اور سب کچھ دیکھا مَیں برملا کہتا ہوں کہ احمدیت ہی اسلام کی صحیح تصویر ہے۔ میں نے یہاں پر لوگوں کو سجدے میں روتے دیکھا ہے۔ اس کا گہرا اثر ہے۔

بیلجیئم کے شہر ٹرن ہاؤٹ کے وائس میئر اور کونسلر نے بیان کیا کہ اسلام کے متعلق جو کچھ ہم نے میڈیا میں دیکھا تھا جلسے میں آ کر بالکل اس کے برعکس دیکھا ہے۔ اسلام کا جو نقشہ آپ نے پیش کیا ہے وہی حقیقی اسلام ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کی تعلیم بہت ہی پیاری ہے۔ کہتے ہیں آپ اسلام کی حقیقی تعلیم بیان کر کے تمام بنی نوع انسان کو جو ایک جھنڈے کے نیچے جمع کرنا چاہتے ہیں وہ یقیناً ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ مَیں نے اپنے شہر میں دیکھا تھا کہ جماعت انسانیت کی خدمت کے لئے کوشاں رہتی ہے لیکن جلسے میں آ کر مجھے معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ تو پوری دنیا میں انسانیت کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ میری نظر میں اس وقت دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو انسانیت کی اس حد تک خدمت کر رہا ہو اور دنیا میں پیار اور محبت اور امن کی تعلیم پھیلا رہا ہو۔

ب۔ روس، گوئٹے مالا اور چلّی کے لوگوں کا جلسہ کے نتیجہ میں بیعت کرنا

دو مہمانوں نے جو روس سے تھے جلسے کا ماحول دیکھ کر بیعت کی۔ اسی طرح گوئٹے مالا، چلّی اور کوسٹاریکا کے امریکن ممالک کے بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے جلسے پر عالمی بیعت کے دوران تو بیعت نہیں کی لیکن انتہائی متأثر تھے۔ تمام جلسہ سنا پھر حضور انور سے ملاقات کی اور کہنے لگے ہمیں افسوس ہے کہ ہم بیعت نہیں کر سکے۔ ہمارے دل بالکل اس طرف مائل ہیں۔ ہم نے حقیقت کو، سچائی کو پہچان لیا ہے، سمجھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھا ہے کہ کس طرح جماعت پر نازل ہوتے ہیں اور ہم بھی اب بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری بیعت لے لیں۔ چنانچہ کل ایسے چھ افراد، چار مرد اور دو خواتین نے ظہر کی نماز کے بعد بیعت کی۔

ج۔ جماعت کی باہمی اخوت تسخیر قلوب کا ذریعہ

ایک دوست سمیع قادر صاحب ہیں جو گوئٹے مالا میں رہتے ہیں۔ اردن سے ان کا تعلق ہے۔ انہوں نے حضورِ انور سے بیان کیا: مَیں نے اس جلسے میں باہمی اخوت و محبت کی وہ عملی صورت دیکھی جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے بہترین انتظامات، نظم و ضبط، احباب کا اخلاص و وفا اور باہمی ہمدردی اور اخوت کے جذبے نے بہت متأثر کیا۔ اور اس حدیث مبارکہ کی عملی تصویر دیکھی کہ مومنین کی باہم محبت و اخوت کی مثال اس جسم کی طرح ہے کہ جس کے ایک حصے کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اسے محسوس کرتا ہے۔

پھر کوسٹاریکا سے ہی ایک خاتون ڈیانا نعیمہ (Diana Naima) صاحبہ نے بیان کیا کہ جلسے میں شمولیت ایک انوکھا تجربہ تھا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مختلف اقوام و نسل کے لوگوں کے باہمی پیار و محبت نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ اس فضا نے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد کروا دیا۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت احمدیہ ترقی کرے گی اور اس کے ذریعے اسلام کا محبت بھرا پیغام بھی پھیلتا چلا جائے گا۔

د۔ حضرت امیر المؤمنین کے خطابات نے کوسٹاریکا کے حیدر سبیلیا کے دل پہ بہت اثر کیا۔

کوسٹاریکا سے آنے والے وفد میں حیدر سَبِیلیا صاحب شامل تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے جماعت احمدیہ کے اعلیٰ انتظام نے بہت متاثر کیا۔ جماعت احمدیہ کے ہر ممبر کا اپنے ذمہ لگائی گئی ڈیوٹی کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے نے از حد متاثر کیا۔ مَیں دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے مل کر، ان سے گفتگو کر کے اور ان کے ساتھ باہمی تبادلہ خیالات کر کے بہت خوش ہؤا ہوں۔ جلسے میں شمولیت سے حقیقی اسلام کی طرف میری توجہ مزید بڑھی ہے اور اس حوالے سے اخلاص اور ایمان نے ترقی کی ہے۔ اور خلیفۂ وقت کے خطابات، نصائح اور رہنمائی بغیر شیعہ اور سنّی کی تمیز کے تمام مسلمانوں کے لئے ہیں۔

ھ۔ مختلف ملکوں کے رہنماؤں کا جماعتی رضاکاروں کا باقی دنیا سے موازنہ کرنا

حضرت امیر المؤمنین فرماتے ہیں:۔

اس دفعہ کانگو کنشاسا سے سپیکر صوبائی اسمبلی باندوندو بونیفا این توَابُوشیُوا (Boniface Ntwa Boshie Wa) صاحب پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے تینوں دن جلسہ کی مکمل کارروائی دیکھی۔ جلسہ گاہ میں بیٹھ کر سنی۔ نمازوں کے دوران بھی جلسہ گاہ میں رہتے۔ عالمی بیعت بھی انہوں نے دیکھی۔ یہ کہتے ہیں یہاں ہر کوئی ایسے مل رہا ہے جیسے برسوں سے ایک دوسرے کو جانتا ہو۔ ہر کوئی سلام کر رہا ہے۔ یہی حقیقی محبت ہے۔ یہی حقیقی مذہب اور دین ہے۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے صوبائی سطح پر ایک پروگرام منعقد کرنا تھا جس میں پہلے دن ہی بدانتظامی کی وجہ سے 26 افراد کی موت ہو گئی۔ چنانچہ پروگرام کینسل کرنا پڑا۔ لیکن مَیں حیران ہوں کہ جلسے میں ہزاروں افراد کے مجمع میں کوئی چھوٹی سی بد نظمی نہیں ہوئی۔ کوئی دھکم پیل اور فساد نہیں ہؤا۔ کسی کی موت ہونا تو دُور کی بات ہے کسی نے اونچی آواز سے بات تک نہیں کی۔ چھوٹے بچوں کو ڈیوٹی دیتا دیکھ کر بڑے جذباتی تھے۔ کہتے ہیں یہ ننھے بچے پانی یا کوئی اور کھانے کی چیز اس پیار اور محبت سے پیش کرتے ہیں کہ ضرورت نہ ہونے کے باوجود ان بچوں کو انکار کرنے کا دل نہیں کرتا۔ چھوٹی عمر کے بچوں کی عام طور پر یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ چیز خود لینا چاہتے ہیں لیکن جماعت نے ان بچوں کی ایسی تربیت کر دی ہے کہ اس عمر سے ان کو دوسروں کے لئے جذبات قربان کرنے کی عادت پڑ گئی ہے اور انتہائی چھوٹی عمر سے دوسروں کے آرام اور سکون کو اپنے آرام پر ترجیح دینے لگے ہیں۔ یقیناً یہ بچے بڑے ہو کر دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہیں بنیں گے بلکہ دوسروں کی خدمت کرنے والے ہوں گے۔ اور جلسے کے بعد جب وہ اپنی ایمبیسی میں گئے ہیں تو وہاں انہوں نے اپنے ایمبیسیڈر کے سامنے اس طرح اظہار کیا کہ میں نے کئی ملکی اور غیر ملکی بڑی بڑی کانفرنسز میں شرکت کی ہے لیکن جو حسن انتظام یہاں جلسے میں نظر آیا وہ کہیں اور نہیں دیکھا۔

پھر بینن کے وزیر داخلہ فرانسس ہوسو (Francis Houessou) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میرے پاس الفاظ نہیں جن سے میں جلسے کے انتظامات کی تعریف کر سکوں۔ بہت عمدہ اور منظم جلسہ تھا۔ میں نے جماعت کے لوگوں میں رضاکارانہ طور پر دوسروں کی خدمت کرنے کا غیر معمولی جذبہ دیکھا ہے۔ یہ جذبہ ہر احمدی کی روح کی غذا بن چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے بچوں بڑوں کو حتّٰی کہ بوڑھوں کو دیکھا کہ انہیں اپنے کھانے پینے کی فکر نہیں تھی۔ اگر فکر تھی تو بس ایک چیز کی کہ ہمارا جلسہ کامیاب ہو۔ اپنے مقاصد کے حصول میں اتنی محنت کرنے والے لوگ مَیں نے کبھی نہیں دیکھے۔ کہتے ہیں مَیں نے دنیا دیکھی ہے۔ امریکہ جیسے سپر پاور کے انتظامات بھی دیکھے ہیں مگر بڑی بڑی طاقتوں کو بھی اس طرح کے منظم اور پُر امن انتظام کرتے نہیں دیکھا۔ یہاں تو بالکل چھوٹی عمر کے بچے بھی رضاکارانہ ڈیوٹیاں دیتے ہیں اور جو ہدایات انہیں ملتی ہیں بڑے شوق سے ان کی پابندی کرتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں جماعت کی عالمی طاقت کا راز یہی ہے کہ جماعت کو ایک خلیفہ ملا ہؤا ہے۔ مَیں برملا اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے کام کر رہی ہے۔ آج زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو بھائی چارے کی تعلیم دیتی ہے، صبر کی تلقین کرتی ہے اور امن کے قیام کی علمبردار ہے۔

یوگنڈا کے ڈیفنس منسٹر ڈاکٹر کرسپس چیونگا (Dr. Crispus Kiyonga) نے جلسے میں شمولیت کی۔ کہتے ہیں جلسے کی کیفیت کا نظارہ بیان سے باہر ہے۔ باقاعدہ دو دن جلسے کی کارروائی دیکھی اور نمائش بھی دیکھی۔ ان کی مجھ سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ سب کچھ دیکھنے کے بعد یہ کہنے لگے کہ اتنا ڈسپلن تو آرمی پیدا کر سکتی ہے۔ اس پر اُن کو مَیں نے کہا تھا کہ آپ کی آرمی بھی نہیں پیدا کر سکتی۔ تو کہتے ہیں بڑی صحیح بات کہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اس قسم کا ڈسپلن تو دنیا کی کوئی آرمی بھی نہیں پیدا کر سکتی۔

ہمیں جلسہ سالانہ میں کس طرح نمازیں ادا کرنی چاہئیں؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جولائی، 2011ء میں بیان فرماتے ہیں:

”جلسے کا ایک بہت بڑا مقصد تعلق باللہ پیدا کرنا ہے۔ اس لئے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے، کارکنان بھی اور مہمان بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس تعلق کو پیدا کرنے کے لئے اپنی نمازوں اور نوافل کی طرف بہت توجہ دیں،

دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں کہ انہی میں ہمارے مسائل کا حل ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس بارے میں کیا نمونے ہوتے تھے، کس طرح ذوق وشوق سے وہ نمازیں ادا کیا کرتے تھے اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ حضرت عطا محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد نتھے خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کی یہ ایک برکت تھی کہ باوجودیکہ میں بچہ تھا لیکن نماز میں کھڑے ہوتے ہی رقت طاری ہو جاتی اور آنسو بند نہ ہوتے تھے کہ سلام پھر جاتا اور نماز ختم ہو جاتی۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی اللہ، جری اللہ فی حلل الانبیاء کی زیارت کا موقع بخشا۔ یہ ایک فضل عظیم ہے جو اس نے مجھ پر کیا۔ ورنہ میں نے اپنے نانا جان کو ترستے اور روتے سُنا تھا کہ نہ معلوم کہ مہدی علیہ السلام کا زمانہ کب آئے گا؟ اس نے ہم پر فضل کیا، ہمیں اُس کی زیارت کا شرف بخشا۔ الحمدللہ رب العالمین۔ اور حضور کے ہزاروں نشان دیکھے جس سے حضور کی نبوت ثابت ہوتی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ حضور اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔"

(رجسٹر روایات صحابہ، جلد نمبر5، صفحہ 167 غیر مطبوعہ)

جلسہ کی کارروائی کیسے سنی چاہیے؟

جلسہ کی کارروائی کو غور سے سننے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا:

"سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیے اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت برے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔"

(ملفوظات، جلد3، صفحہ 142، ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقاریر سننے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قِیل وقال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض وغایت آکر اُس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلّف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔"

(ملفوظات، جلد1، صفحات 398-399، ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسّان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزّل ہی کی طرف جاتی ہے۔ بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔"

(ملفوظات، جلد1، صفحہ 401، ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ سالانہ سے بھرپور فائدہ اٹھانے اور اس کی تمام تر برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

عبادالرحمٰن کون ہیں؟

"جو متکبر نہ ہوں، متجبر نہ ہوں، سکونت اور وقار ان کا شیوہ ہو، سہولت سے کام لیں، فساد ان کے کسی فعل سے نہ پڑے، جاہلوں سے الگ تھلگ رہیں، بغیر حق کسی قتل کے مرتکب نہ ہوں، ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں، خرچ میں میانہ رو ہوں، لغو سے اعراض کرنے والے ہوں، آیات اللہ کی پوری تعظیم کرنے والے ہوں، اپنے لیے اپنی اولاد کے لیے دعا میں لگے رہیں۔"

(ارشاداتِ نُور، جلد سوم، صفحہ 7)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک نامور صحابی

حضرت مفتی محمد صادقؓ بھیروی عثمانی قریشی

انجینئر محمود مجیب اصغر بھیروی، سویڈن

حضرت مفتی محمد صادق

منظوم کلام فضل الرحمٰن بسمل

گردشِ وقت کے صحیفے میں ۔۔۔ سانحے زندگی کے ہیں تحریر
سعیٔ پیہم مٹا نہیں سکتی ۔۔۔ مستقل ہے نوشتۂ تقدیر
آہ مفتی محمد صادق ۔۔۔ زندگی کی فضاؤں میں گم ہے
ان کے افکار جانتے ہیں الٰہی ۔۔۔ وہ عدم کی ہواؤں میں گم ہے
مردِ حق کو یاد کرتے ہیں ۔۔۔ آج فضاؤں میں ہم لوگ
یاد رکھیں گے ہر گھڑی ان کو ۔۔۔ اپنے دل کی دعاؤں میں ہم لوگ
ایسے انسان بزمِ ملت کو ۔۔۔ مہر و ماہ سے سنوار دیتے ہیں
اے فضائے سوادِ امریکہ ۔۔۔ وہ حقائق کی موج کا دھارا
جس سے روشن ہوئیں تیری راہیں ۔۔۔ چھپ گیا وہ حسین سیارہ
موت کا اس کی غم نہ کر لیکن ۔۔۔ اس کا پیغام اب بھی جاری ہے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مقرب صحابی تھے۔ آپ کی بچپن سے تربیت حضرت مولوی نور الدین صاحب بھیروی کے ہاتھوں سے ہوئی جو رشتے میں آپ کے خالو تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں: ”یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ چھوٹی عمر میں ہی حضرت حافظ حکیم مولوی نور الدین صاحب جیسے باخدا انسان کی صحبت حاصل ہوئی۔ جموں و کشمیر میں کئی ماہ آپ کی خدمت میں سفر و حضر میں رہ کر آپ کی پاک زندگی کے دیکھنے اور اس کے طرز کو اختیار کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ ہنوز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میں نے دیکھا نہیں تھا کہ آپ کی آمد کی مجھے خبر دی گئی اور آپ کی سچائی مجھ پر ظاہر ہو گئی اور حضور کے قبول کرنے کی مجھ کو توفیق ملی۔ الحمد للہ!“

ایک مبشر خواب

پھر 17 سال کی عمر میں جب میں بھیرہ کے سکول کی دسویں جماعت میں پڑھتا تھا ایک رات خواب میں دیکھا کہ آسمان پر ایک ستارہ نمودار ہوا ہے اور دیکھتے دیکھتے روشن ہو گیا اور آسمان پر محیط ہو گیا۔ اس کی چمک سے میری نیند کھل گئی۔ اس کی تعبیر بزرگوں نے بتائی کہ ’مامور من اللہ ظاہر ہونے والا ہے‘۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود کا ظہور ہوا تو 19 سال کی عمر میں آپ نے بیعت کر لی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 صحابہ میں سے تھے۔ آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے:

”ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن جوان، صالح اور ہر طرح سے لائق، جن کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔“ (ریویو آف ریلیجنز، 1905ء)

آپ 1900ء میں ملازمت چھوڑ کر مستقل طور پر قادیان چلے گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی ڈاک کا کام آپ کے سپرد ہوا۔ حضور جو کچھ مجلس میں فرماتے حضرت مفتی صاحب لکھ کر اخبار میں چھپوا دیتے۔ پھر آپ ٹی آئی ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر بنے۔ دور خلافت اولیٰ میں آپ نے سارے ملک ہندوستان کا دورہ کر کے تبلیغی لیکچر دیے۔ خلافتِ ثانیہ کے عہدِ مبارک میں آپ کو بطور مشنری انگلستان اور پھر امریکہ

بھیجا گیا۔ امریکہ کے آپ بانی مشنری ہیں۔ حضرت مفتی صاحب جلسہ سالانہ پر عموماً ''ذکر حبیب'' کے موضوع پر تقریر فرماتے تھے۔ (ماخوذ از بھیرہ کی تاریخ احمدیت مؤلفہ فضل الرحمٰن بسمل۔ سابق امیر جماعت احمدیہ، بھیرہ)

بھیرہ کو قادیان سے مناسبت

آپ کا مالوف وطن بھیرہ تھا۔ آپ فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شہر بھیرہ میں منڈی میں جارہے ہیں جس کو وہاں گنج کہتے ہیں۔ جب یہ خواب میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا تو حضرت صاحب نے فرمایا: 'بھیرہ کو قادیان سے ایسی مناسبت ہے جیسے کہ مدینہ کو مکہ سے کیونکہ بھیرہ سے ہم کو نصرت پہنچی ہے۔'' (ذکر حبیب صفحات-164 163)

آپ کا خاندان ۔ مفتیان بھیرہ

انسان کی پہچان اس کے آباؤ اجداد اور خاندان سے ہوتی ہے۔ بحوالہ ''بھیرہ مفتی خاندان'' جریدہ شمس الاسلام بھیرہ...اس خاندان مفتیان بھیرہ کا نسبی تعلق حضرت امیر المومنین سیدنا عثمانؓ بن عفان سے جا کر ملتا ہے ...اس خاندان کے بزرگوں نے عباسی خلیفہ عبد اللہ سفاح... کے زمانہ حکومت میں عرب سے ہجرت کی اور ایران کے علاقوں خراسان ماوراء النہر میں آکر قیام کیا اور پھر وہاں سے بھی چل کر ترکستان کے شہروں سمرقند اور گازروں میں آکر علم و عرفان کی اشاعت کی۔ ان علاقوں پر ترکوں کے قبضہ کے بعد یہ لوگ بلخ اندرانی اور غزنی چلے آئے۔ سلطان محمود غزنوی کے دور 998ء تا 1035ء میں مذکورہ شہروں کی قضاۃ و فتاوٰی کا کام ان عثمانی قریش لوگوں کے سپرد ہؤا... قاضی احمد عثمانی اندرانی کو 472ھ / 1079ء میں قلعہ اجودھن (پاکپتن) کی فتح کے بعد قلعہ اجودھن (پاکپتن) بطور جاگیر عطا کر کے وہاں کا عہدہ قضاۃ پیش کیا گیا۔ ان کی اولاد آگے چل کر صدیوں تک اجودھن (پاکپتن) کے عہدہ قضاۃ پر فائز رہی ...ان کی اولاد میں سے قاضی شیخ جیون مفتی عثمانی ...مغلیہ عہد میں آج سے ساڑھے چار سو سال قبل حاکم وطن کی درخواست پر اجودھن (پاکپتن) سے بھیرہ آکر بھیرہ کی شاہی مسجد کے امام خطیب کے ساتھ ساتھ قاضی و مفتی کے عہدہ پر فائز ہوئے ... بھیرہ کے مفتی خاندان عثمانی قریشی میں گزشتہ ساڑھے چار سو سال میں اہل فضل و کمال شخصیات پیدا ہوئیں ... چشتیاں ہائے محمد باقر مفتی۔ کی اولاد نرینہ میں دو بیٹے تھے (1) شیخ غلام محمد مفتی متوفی 1280ھ / 1805ء (2) شیخ مکرم مفتی۔

آپ کی پوتی فاطمہ بنت مفتی شیخ مکرم مذکورہ مشہور قادیانی مولوی نور الدین قادیانی کی بیوی تھیں۔ مولوی حکیم نور الدین بھیروی کی مفتی خاندان کے ساتھ رشتہ داری کے ساتھ تعلق داری بھی تھی۔ شیخ محمد صادق مفتی بھیروی بن شیخ عنایت اللہ مفتی بن شیخ محمد عارف مفتی بن شیخ عبد الرسول مفتی کے ساتھ بچپن سے قریبی دوستانہ تعلقات بھی تھے۔ شیخ محمد صادق مفتی مولوی نور الدین قادیانی کے خاص دوستوں میں سے تھے۔'' (شمس الاسلام مارچ۔ اپریل 2019ء)

محترمہ فاطمہ زوجہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ، حضرت مفتی محمد صادقؓ کی خالہ اور حضرت مفتی حکیم فضل الرحمان صاحب کی پھوپھی اور خوش دامن تھیں۔ مفتی فضل احمد صاحب کا ذکر بھی سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 86 پر ملتا ہے جو غالباً مفتی صاحب کے کزن تھے۔ جلال پور جٹاں سے ایک نوجوان نور الدین خدمت دین کے جذبے سے حضرت مولوی نور الدینؓ کے پاس بھیرہ آئے اور مولوی صاحب کے پاس ہی رہنے لگے حضرت مولوی نور الدین صاحب نے اپنے ہم نام نور الدین کی شادی مفتی خاندان میں کروا دی پھر یہ حضرت مولوی صاحب کے ساتھ جموں چلے گئے اور مہاراجہ جموں نے انہیں خلیفہ نور الدین کہنا شروع کر دیا۔ اور یہ خلیفہ نور الدین جمونی مشہور ہو گئے۔ ان سب نے حضرت مولوی نور الدین صاحب کے زیر اثر حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ خلیفہ نور الدین جمونی کے ہاں غلام فاطمہ نام کی جو بیٹی پیدا ہوئی وہ اس عاجز کی اہلیہ مریم محمود مرحومہ بنت ڈاکٹر سردار نذیر احمد (ابن سردار عبد الرحمٰن سابق مہر سنگھ) کی دادی تھیں۔

محترمہ فاطمہ بنت مفتی شیخ مکرم (زوجہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) کا ذکر خیر

28 جولائی 1905 (قادیان) ملفوظات جلد ہفتم میں ذکر ہے کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی زوجہ کلاں جن کا نام فاطمہ تھا بتاریخ 28 جولائی 1905 بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔ مرحومہ کو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ سچا اخلاص اور ایمان تھا۔ مجھے کہا کرتی تھیں کہ یہ مولوی صاحب کا احسان ہے کہ ہم نے خدا کے مسیح کو شناخت کر لیا۔ لیکن اب تو میرے دل میں خدا کے رسول کی اس قدر محبت ہے کہ اگر کوئی بھی اس سے پھر جائے تو میں اس سے منہ نہیں پھیر سکتی۔ بعد عصر مرحومہ کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جمع جماعتِ کثیر باہر میدان میں پڑھا۔ نماز جنازہ میں دعا کو بہت ہی لمبا کیا۔ قبل از عشاء حضرت مسیح موعود کی مجلس میں حضرت نے خود ہی مرحومہ کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ وہ ہمیشہ مجھے کہا کرتی تھیں کہ میرا جنازہ آپ پڑھائیں اور میں نے دل میں پختہ وعدہ کیا ہؤا تھا کہ کیسا ہی بارش یا آندھی وغیرہ کا بھی وقت ہو میں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ آج اللہ تعالیٰ نے ایسا عمدہ موقع دیا کہ طبیعت بھی درست تھی اور وقت بھی صاف میسر آیا اور میں نے خود جنازہ پڑھایا۔ (ملفوظات جلد ہفتم، صفحہ 169)

اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور نسلاً بعد نسلٍ خلافت سے جوڑ کر رکھے اور ہر ٹھوکر سے بچائے۔

کتاب میلہ

Barranquitas entre Páginas

6 تا 8 دسمبر، 2024ء

اظہر احمد گورایا، مربی سلسلہ جماعت احمدیہ پورٹوریکو (Puerto Rico)

اس تقریب کا اعلان پورٹوریکو(Puerto Rico) میں سب سے بڑے کتاب میلے کے طور پر کیا جاتا ہے۔ یہ بارانکیٹاس(Barranquitas) شہر میں منعقد ہوتا ہے، جو پورٹوریکو کے دارالحکومت سان ہوآن(San Juan) سے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ اس سال یہ چوتھا سالانہ میلہ تھا تاہم ہمارے لیے اس میں شرکت کا یہ پہلا موقع تھا۔

میں نے فیس بک کے ذریعہ سے اس میلہ کے منتظم سے رابطہ کیا اور 200 امریکی ڈالروں کے عوض اپنی جماعت کے لیے میلہ میں ایک میز رکھنے کی جگہ کی منظوری حاصل کی۔ اسی طرح ہماری درخواست پر ہمیں بجلی استعمال کرنے کی منظوری بھی مل گئی۔ اس میلہ میں ہم ایک نمایاں جگہ پر قرآن کریم کی نمائش کا اہتمام کرنا چاہتے تھے لیکن بدقسمتی سے ہمیں اس سال اس کی اجازت نہ مل سکی لیکن انتظامیہ نے اگلے سال ہمیں اس کے لیے جگہ دینے کا پیشگی وعدہ کرلیا ہے۔

میلہ کی تیاری کے سلسلہ میں چند میز، کرسیاں اور چند اور ضروری اشیاء کا انتظام کیا گیا۔ اس سال شاملین کی حاضری کے اندراج کی دستاویزات (Sign-up Sheets)، معلوماتی اشتہارات (Flyer)، کیو آر کوڈز (QR Codes) اور دیگر معلوماتی مواد (Promotional Material) خاص طور پر پہلی بار تیار کیا گیا۔ ویڈیوز اور آڈیوز تیار کی گئیں۔ ہسپانوی اور انگریزی زبانوں میں جماعتی ادب پارے بھی رکھے گئے۔

میلہ میں جانے کے لیے ایک شام قبل یعنی جمعرات کو ہم مقامی مسجد میں ٹھہرے۔ جمعہ کی صبح کو ہمارا تین افراد پر مشتمل چھوٹا سا قافلہ تین روزہ سفر پر روانہ ہوا جس میں خاکسار کے علاوہ لوئس پیریز(Luis Perez) اور الیگزینڈرو(Alexandro) جو زیرِ تبلیغ ہیں شامل تھے۔ دو دن کے رہائش کے لیے قریباً 400 امریکی ڈالر کے عوض میلہ کے قریب ایک جگہ (Airbnb) کرایہ پر لی۔ یہاں ہمیں ناشتہ تیار کرنے کی سہولت تھی اور رات کا کھانا بھی ہم یہیں کھاتے تھے تاہم دوپہر کا کھانا ہم میلہ میں خرید کر کھاتے رہے۔ فی کس یومیہ قریباً 20 ڈالر کا خرچ تھا۔

میلہ میں ہم اپنے بُوتھ پر ہر روز قریباً آٹھ گھنٹے مختلف تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف رہے۔ الحمدللہ ہم بہت سی کتابیں بیچنے میں کامیاب ہوئے اور بہت سے لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اس کے علاوہ اپنے بُوتھ پر آنے والے تمام لوگوں کو تعارفی اشتہارات دیے۔ سب سے مقبول سرگرمی ”اپنا نام عربی میں لکھواؤ“ تھی، جس کے لیے ایک خاص، موٹا کاغذ تیار کیا گیا تھا جس میں سب سے نیچے جماعت سے رابطے کی معلومات درج تھیں۔

میلے میں مجموعی طور پر حاضری 2-3 ہزار کے لگ بھگ تھی۔ ہم خدا کے فضل سے 54 نئے تبلیغی روابط بنانے میں کامیاب ہوئے جن میں سے زیادہ تر وہ لوگ شامل تھے جنھوں نے عربی میں نام لکھنے والی سرگرمی میں حصہ لیا تھا۔ ان کے ای میل ایڈریسز کو جماعت کی جنرل فہرست اور ہفتہ وار 'اسلام ای میل کورس' میں شامل کیا جائے گا۔ خصوصی دلچسپی ظاہر کرنے والوں کو انفرادی طور پر ای میل کے ذریعہ مسجد میں مدعو کیا جائے گا۔

مجموعی طور پر 26 کتابیں‘ جس میں قرآن کریم کے 9 نسخے شامل تھے‘ فروخت کیں۔ کتابوں کی فروخت اور عطیات سے 145.5 ڈالر کی رقم جمع ہوئی۔ حاصل کیے گئے روابط ای میل کے پتے اور شاملین کی طرف سے تقریب کے دوران دی جانے والی بہتری کی تجاویز اور تبصرے بھی ضبطِ تحریر میں لائے گئے۔

(اردو ترجمہ: حسنیٰ احمد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"میں آپ میں سے آپ کی طرح کا ہی ایک انسان ہوں اور آپ میں سے ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے بعض دفعہ سجدہ میں مَیں جماعت کے لئے اور جماعت کے افراد کے لئے یوں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! جن لوگوں نے مجھے خطوط لکھے، انہیں ان کی مرادیں پوری کر دے۔ اے خدا جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں بھی پوری کر دے۔ اور اے خدا! جنہوں نے مجھے خط نہیں لکھا اور نہ انہیں خیال آیا ہے کہ دعا کے لئے خط لکھیں اگر انہیں کوئی تکلیف ہے یا ان کی کوئی حاجت اور ضرورت ہے تو ان کی تکالیف کو بھی دور کر دے اور حاجتیں بھی پوری کر دے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 21/ دسمبر 1966ء)

کمالِ ادب

صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ علی گڑھ کالج میں زیرِ تعلیم تھے۔ ان دنوں کالج کے طلبہ نے اپنے اُستادوں کی مخالفت میں سٹرائیک کیا جس میں صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ بھی شریک ہوئے۔ چونکہ یہ امر سلسلہ کی تعلیم کے خلاف تھا اس لیے جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؑ نے صاحبزادہ صاحب کو خارج از بیعت کر دیا۔ اس پر صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ نے ایک معافی نامہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں ارسال کیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ابا جان (حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ) فرمایا کرتے تھے کہ میں تو پریشان تھا ہی مگر ہمارے والد یعنی مرزا سلطان احمد صاحب اس قدر پریشان ہوئے کہ مجھے بار بار فرماتے تھے کہ جلدی معافی کا خط لکھو۔ حتّٰی کہ جب ان کو معلوم ہؤا کہ میں سستی کر رہا ہوں تو خود بٹھا کر مجھ سے معافی کا خط لکھوایا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے والد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر دل سے یقین رکھتے تھے۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ معافی نامہ صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحبؓ نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر ابا جان (حضرت مرزا عزیز احمدؓ) کو دیا تھا اور کہا تھا کہ اس کی نقل کر کے اپنے دستخطوں کے ساتھ حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دو۔ چنانچہ والد صاحب نے یہ معافی نامہ نقل کیا اور اپنے دستخط کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دیا۔

ملفوظات جلد پنجم میں 'مرزا عزیز احمد کی تجدید بیعت' کے زیرِ عنوان لکھا ہے:

"مرزا عزیز احمد صاحبؓ نے میانوالی سے جہاں آپ بتقریب موسمی رخصت مقیم ہیں مفصلہ ذیل خط حضرت کی خدمت میں بھیجا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فدوی اپنے گزشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجا کرتا ہے کہ اس خاکسار کی گزشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرۂ تابعین میں شامل کیا جائے۔ نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرماویں کہ آئندہ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔

حضور کا عاجز عزیز احمد"

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ:

"ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔ آئندہ اب تم پرہیز گار اور سچے مسلمانوں کی طرح زندگی بسر کرو اور بُری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بُری صحبتوں کا انجام آخر بُرا ہی ہؤا کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم، صفحہ 173۔ آن لائن ایڈیشن 1988ء)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اس واقعہ کے ضمن میں فرماتے ہیں:

"جب صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ علی گڑھ کالج میں پڑھا کرتے تھے تو آپ سے یہ غلطی سرزد ہو گئی کہ آپ سٹوڈنٹس کی سٹرائیک میں شامل ہو گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں فوراً جماعت سے خارج کر دیا۔ اس پر مرزا عزیز احمد صاحبؓ کو سخت صدمہ پہنچا۔ سوائے معافی نامہ پیش کرنے کے کوئی چارہ نہ تھا لیکن حضرت اقدسؑ کا رعب و دبدبہ تھا کہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کو اس کا مضمون نہ سوجھتا تھا۔ ایسے آڑے وقت میں ان کے والد مرزا سلطان احمد صاحبؓ نے جو کہ خود احمدیت میں داخل نہ ہوئے تھے لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے مزاج شناس تھے، معافی نامہ کا مضمون لکھ کر ان کو علیگڑھ بھیج دیا۔ چنانچہ اس معافی نامہ کے پہنچنے پر حضرت اقدسؑ نے ان کو معاف کر دیا اور احمدیت کے قلعۂ عافیت میں انہیں داخل کر لیا۔ یہ واقعہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کا احمدیت کے ساتھ دلی وابستگی کا ثبوت بن گیا۔" (الفضل 11/دسمبر 1940ء بحوالہ محمود ایاز، صفحہ 180)

سٹرائیک میں شمولیت کے بارہ میں ضروری وضاحت:

مکرم محترم چودھری محمد علی صاحب وکیل التصنیف بیان کرتے ہیں کہ:

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ نے خاکسار کو بتایا کہ وہ سٹرائیک میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں وضاحت کیوں نہ پیش کی؟ تو صاحبزادہ صاحب آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے: 'آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا نہیں۔ میں ان کے سامنے کیا وضاحت کرتا۔ میں سٹرائیک میں تو شامل نہیں ہؤا تھا لیکن کلاس میں بھی نہیں گیا تھا، جبکہ دوسرے احمدی طلبہ کلاس میں شامل ہوئے تھے۔"

یہ بیان اپنے اندر ایک لطافت اور محبت سمیٹے ہوئے ہے۔ اس سے اصحابِ احمدؑ کے کمالِ ادب کا بھی اندازہ ہوتا ہے اور ان کی اطاعت کے معیار کا بھی پتہ چلتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے سٹرائیک میں شمولیت نہ کی تاہم کلاس میں نہ جانے کو ہی حضورؑ کی تعلیمات کی نافرمانی پر محمول کیا۔ نیز اپنی براءت پیش کرنے کی بجائے مقامِ ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے معافی کے راستے کو اختیار کیا۔ یہ تھے اصحابِ احمدؑ جنہوں نے اوّلین کے نمونوں کو زندہ کر دکھایا۔

(ابن سلطان القلم' از میر انجم پرویز صفحات 99-102)

مرسلہ: اب ن

میری سمدھن!

صفیہ بشیر سامی۔لندن

سمدھیانے کا رشتہ ایسا ہے جس کا ذکر کم ہی خوشگوار ہوتا ہے۔ جو کسی نہ کسی لڑائی جھگڑے' اختلاف رائے یا کم از کم نامناسب الفاظ کی یاد دلا دیتا ہے۔ لیکن الحمد للہ مجھے ایسے تجربے سے اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ میں نے ایسی سمدھن پائی جو میری ہم نام بھی تھیں اور ہم خیال بھی دل چاہتا ہے کہ ان کی کچھ خوبیوں کے بارے میں لکھ کر ان کی یاد کو تازہ کروں۔ اس طرح اپنے رنج کو خوشی اور سکون میں تبدیل کر سکوں گی۔ دعا ہے کہ حق ادا کر سکوں۔

میری سمدھن مکرمہ صفیہ خواجہ محترم محمد اصغر لون مرحوم اور محترمہ ممتاز بیگم لون کی بیٹی تھیں مرحومہ کی پیدائش تین مارچ 1947ء کو تنزانیہ میں ہوئی۔ چھ بھائی اور چھ بہنوں پر مشتمل ان کا خاندان ٹبورا(Tabora) میں مدت سے آباد تھا۔

میرے ددھیال میں میرے تایا چچا میری پیدائش سے بھی پہلے نیروبی ایسٹ افریقہ چلے گئے تھے۔ میرے والد صاحب پارٹیشن کے بعد اپنے روزگار کے سلسلہ میں اپنے بھائیوں کے پاس تشریف لے گئے لیکن ہم بچے والدہ محترمہ کے ساتھ ربوہ میں رہائش پزیر تھے۔ اس لئے کہ اباجان کی خواہش تھی کہ بچے ربوہ میں اپنی تعلیم حاصل کریں۔ اباجان کا افریقہ سے اکثر آنا جانا رہتا تھا اُن دنوں بینکوں کی معرفت رقم یا منی آرڈر کی صورت میں رقم نہیں آتی تھی بلکہ ہمارے اباجان اکثر جو بھی افریقہ سے آتا ہمیں رقم بھجوا دیا کرتے تھے اور اس طرح افریقہ سے آنے والے بہت سارے لوگ ہمارے ہاں ایک دو بار ضرور تشریف لاتے۔ ہمیں ان کی دعوت کرنا اچھا لگتا۔ اُن میں زیادہ تر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مشنری سلسلہ احمدیہ اور مکرم محمد اصغر لون کی فیملی تو اکثر ہمارے ہاں مہمان ہوتے۔ اُن دنوں افریقہ سے پاکستان آنے کے لئے بحری جہاز پر سفر ہوتا تھا اور قریباً دس یا پندرہ دن جہاز میں ممباسہ سے کراچی تک اور آگے ریل گاڑی چناب ایکسپریس پر ربوہ پہنچتے تھے۔ میرے اباجان کا پاکستان آنے کا پروگرام بنا تو اتفاقاً اصغر لون صاحب کی بیوی اور بچے بھی اُسی جہاز میں پاکستان کے سفر کے لئے تیار تھے خود اصغر صاحب ہمراہ نہیں تھے محترم نے میرے اباجان کو درخواست کی کہ آپ میری فیملی کا سفر میں خیال رکھیں۔ اس طرح میرے اباجان کا جہاز میں کئی دن کا سفر لون صاحب کی فیملی کے ساتھ گزرا میرے اباجان کو وہ سب بچے چچا کہتے تھے۔ بعد میں پہچان کے لئے چچا جہاز والے بن گئے۔ افریقہ سے تعلق والے خاندان ایک دوسرے کے قریب آگئے۔ مکرم شیخ مبارک احمد اور لون صاحب کی دوستی رشتہ داری میں تبدیل ہو گئی شیخ مبارک صاحب کی بیٹی اور لون صاحب کے بیٹے کی شادی پاکستان ربوہ میں ہوئی ہم نے اُس شادی میں شرکت کی۔

ایسٹ افریقہ کے حالات بدلے تو زیادہ تر لوگ وہاں سے ہجرت کر کے لندن کینیڈا اور امریکہ کی طرف چلے گئے اُن میں میرے تایا چچا اپنے خاندانوں کے ساتھ ہجرت کر کے لندن چلے گئے۔ میرے اباجان کے پاس برطانیہ کا پاسپورٹ تھا وہ لندن تشریف لے آئے۔ زمانہ بدلتے دیر نہیں لگتی میری شادی ہوئی تو ہم لندن آگئے میرا بھائی اور والدہ بھی لندن منتقل ہو گئے۔ سب اپنی اپنی زندگی کی تگ و دَو میں مصروف تھے کافی عرصہ تو ایسے گزرا کہ کون کہاں اور کیسے ہے کچھ علم نہیں تھا۔ میری فیملی لندن کی کئی جگہوں پر کچھ کچھ وقت رہ کر آخر کار ایسٹ لندن گرین سٹریٹ کے ایک محلہ میں آباد ہو گئے۔ ہم احمدی جہاں بھی جائیں سب سے پہلے اپنی جماعت کے لوگوں کو ڈھونڈتے ہیں۔ یہاں میری ملاقات صفیہ خواجہ صاحبہ سے ہوئی تعارف ہؤا تو بڑا لطف آیا خوب گلے ملے کیونکہ یہ محترم اصغر لون صاحب کی بیٹی تھیں اور میرے اباجان کو چچا جہاز والے کہہ کر ہی یاد کر رہی تھیں۔ ان کے ساتھ ہمارے بہت اچھے تعلقات ہو گئے میرے اباجان خاص طور پر پیدل چل کر یا بس میں بیٹھ کر گرین سٹریٹ ان کی دکان سے سبزی خریدنے آتے تھے صرف اس لئے کہ یہ اُن کے دوست کی بیٹی صفیہ کی دکان ہے۔ اور ایک لفظ وہ ہمیشہ خواجہ صاحب کو کہتے یہ اس لڑکی صفیہ کی وجہ سے تمہاری دکان میں برکت ہے یہ بہت محنتی لڑکی ہے۔ خواجہ صاحب ہمیشہ مسکرا کر جی ہاں کہہ کر جواب دیتے۔ کچھ عرصہ بعد خواجہ صاحب اور صفیہ صاحبہ نے سبزی چھوڑ کر کپڑے کی دوکان کھول لی تھی۔

صفیہ نے اپنی شادی کا دلچسپ قصہ سنایا بیان اس لئے کر رہی ہوں تاکہ پتہ لگے کہ ہمارے زمانہ میں شادیاں کیسے ہوتی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ کہ ایک دن اباجان گھر آئے اور میری اماں کے ہاتھ میں دو تصویریں پکڑائیں اور کہا یہ لو یہ تصویر صفیہ کے دولہا کی ہے اور یہ دوسری بیٹی کا دولہا ہے اور یہ پاکستان سے آئیں گے۔ میری اماں نے خواجہ عبد الکریم صاحب کی تصویر مجھے پکڑا دی اور دوسری تصویر میری بہن کے ہاتھ میں دے دی۔ کچھ عرصہ بعد وہ دونوں اَن دیکھے دُولھے آئے اور ہماری شادیاں ہو گئیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ والدین کی دعائیں اور توکل کام کر گئے میرے حصّہ میں جو خواجہ عبد الکریم صاحب آئے تو میری زندگی باغ و بہار ہو گئی۔ الحمد للہ۔

صفیہ سے بے تکلف دوستی ہوگئی مجھے لجنہ کے اجلاس کے لئے اپنی کار میں ساتھ لے جانا اپنا فرض سمجھ لیا۔ جب بھی ہمارے گھر آتیں اُن کے ساتھ اُن کی گڑیا سی چھوٹی بیٹی ہوتی دو پونی ٹیل بال بنائے اُچھلتے کُودتے بڑی پیاری لگتی۔ ہم قریباً چار سال ایک جگہ رہے اور ملنا جلنا رہا مگر پھر ہم وہاں سے علاقہ سربیٹن کے علاقہ میں رہائش پزیر ہوگئے۔ اپنے بچوں کی مصروفیات میں وقت آگے بڑھتا رہا۔ میرے چار بچوں کی شادیاں ہوگئیں ۔ میرے شوہر سامی صاحب اچانک بیمار ہوئے اور اللہ کو پیارے ہوگئے ۔ مجھ پر اس صدمہ کا بہت اثر تھا۔ میرے ساتھ چھوٹا بیٹا عکاشہ رہتا تھا جو ابھی طالب علم تھا۔ خیال آیا کہ اس کی شادی کردوں گھر میں اکیلی رہتی ہوں گھر میں دلہن آجائے گی تو رونق ہو جائے گی۔

اُنہیں دنوں ایک شادی میں جانے کا اتفاق ہوُا میرے ساتھ بیٹھی ہوئی ایک سہیلی نے کہا تم اپنے بیٹے کے لئے لڑکی ڈھونڈ رہی ہو وہ سامنے جو لڑکی ہے اُس کو دیکھ لو ۔ میں نے نظر اُٹھائی بچی مجھے بہت اچھی لگی میں نے اُس سے ہی پوچھا کس کی بیٹی ہو ؟ جواب ملا صفیہ خواجہ کی ... میری آنکھوں میں وہی پانچ چھ سال کی گڑیا سی دو پونیاں کئے اپنی ماں کا ہاتھ تھامے ہمارے گھر میں آنے والی بچی آگئی۔ جسے دست قدرت نے نہایت موزوں قبول صورت بنادیا تھا۔

میں نے دعا کی اور اپنی بہن صفیہ خواجہ کو رشتے کا پیغام بھیجا وہ بھی سُن کر بے حد خوش ہوئیں ۔ میرے اباجان اور لون صاحب کی ساری فیملی اس رشتے سے بے حد خوش ہوئی کیونکہ سب ایک دوسرے کو جانتے تھے ۔ الحمد للہ بچوں کی شادی ہو گئی دونوں خاندانوں میں پھر سے ایک بہت ہی پیار بھرا رشتہ قائم ہو گیا۔ میرے بیٹے کا گھر آباد ہو گیا اور مجھے ایک بہت ہی پیار کرنے والی سمدھن بہن مل گئی ، جو اپنی بیٹی کو ہمیشہ یہ نصیحت کرتیں کہ دیکھو کبھی تمہاری ساس کی آنکھ میں تمہاری وجہ سے آنسو نہ آئے۔ جب ہمارے گھر آتیں گھر سے ہی کھانوں کا بھرا ہوُا بیگ لاتیں یہاں آکر بھی مجھے کہتیں تم بیٹھ جاؤ اور کچن سنبھال لیتیں اکثر میں عروج اپنی بہو کو کہتی مجھے اچھا نہیں لگتا تمہاری اُمی یہاں آکر بھی کام میں لگ جاتی ہیں۔ وہ عجیب خلیق خاتون تھیں جب بھی اپنے گھر سے ہمارے ہاں آنے کا پروگرام بناتیں مجھے دوکان سے فون کرتیں آپا جی میں آرہی ہوں بتائیں کچھ سبزی یا کچھ بھی لانا ہو تو بتائیں۔ اور ساتھ ہی کہتیں عروج کو نہیں پوچھنا وہ آپ کو منع کر دے گی ۔ لیکن یہ اُن کی عادت تھی کہ وہ لوگوں کی خدمت کر کے لوگوں کو کھانا کھلا کر خوشی محسوس کرتیں۔ مہمان نوازی اُن کی رگوں میں بھری ہوئی تھی نا صرف اپنے بہن بھائیوں کے لئے بلکہ اپنے تمام سسرالی رشتہ داروں کے لئے بھی ہر وقت دروازے کھلے رہتے تھے۔ وہ ایک سایہ دار درخت تھیں اپنے خاندان میں سب کے لئے ایک ماں کا درجہ رکھتی تھیں سب کی خدمت اور مدد کے لئے وہ کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتیں۔ وہ ریڈ برج ساؤتھ Redbridge south جماعت کی ایک فعال ممبر تھیں۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتیں۔ ایک لمبا عرصہ اپنی جماعت کی خدمت کی محترم خواجہ صاحب بھی اپنی جماعت کے کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور جماعتی جلسوں میں یا جو بھی جماعت کی تقریبات ہوتیں کچن میں کھانا بنانا اُن کی ہی ڈیوٹی رہی اُن کے ساتھ اُن کی بیگم مرحومہ نے ہمیشہ اپنے شوہر کے قدم سے قدم ملا کر جماعتی کاموں میں مدد کی ۔ چندے باقاعدگی سے ادا کرتیں صدقہ خیرات کرنا اُن کا معمول تھا۔ کسی کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں۔ لوگوں کو دینا ہی اُن کی خوشی کا باعث تھا، باہمت عورت تھیں ہمارے گھر آنے کے لئے انہیں دو تین جگہ سے ٹرین بدلنی ہوتی۔ ہاتھ میں کھانے سبزیوں اور بہت سی مختلف چیزوں سے بھری ہوئی ٹرالی ہوتی۔ میرا بھی اُن کے ساتھ بہنوں والا پیار تھا کچھ دن گزر جاتے تو میں اُن کو فون کرتی کہ بہت دن ہو گئے آپ آئی نہیں ۔ خواجہ صاحب کی بیماری کی وجہ سے اب کچھ کم آتی تھیں اُن کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتی تھیں بہت فکر اور خیال رکھنے والی بیوی تھیں۔ وہ دل کے مریض تھے دو دفعہ اوپن ہارٹ سرجری (Open Heart Surgery) ہو چکی تھی، آنکھوں میں آنسو بھر کر کہتیں آپا جی خواجہ صاحب کے لئے دعا کیا کریں مجھے بہت فکر رہتی ہے اللہ نہ کرے اگر ان کو کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گی۔ خواجہ صاحب ڈرائیو کرتے تو کوشش کرتیں کہ اُن کے ساتھ رہیں اُن کو اکیلے ڈرائیو نہیں کرنے دیتی تھیں۔ شوہر کے لئے فکر اور دل سے دعائیں کرنے والی کو اللہ نے سب فکروں سے آزاد کر کے اپنے پاس بلا لیا۔

دونوں میاں بیوی کو اللہ تعالیٰ نے خوشحالی سے نوازا تھا وہیں دریا دلی بھی عطا فرمائی تھی ۔ دونوں ہی ہر وقت چاہے وہ خواجہ صاحب کی فیملی ہو یا صفیہ کی سب کے لئے اپنے دل اور گھر کے دروازے کھلے رکھتے۔ سب کی مدد کے لئے تیار رہتے وہ اپنے بچوں کی شفیق ماں تھیں۔ بچوں کے ساتھ ایک دوست کی حیثیت بھی رکھتی تھیں خاص طور اپنے بیٹے ہارون کے لئے جب بھی مجھے ملتیں بیٹے کا نام لیتیں آنکھ میں آنسو آجاتے اور کہتیں وہ میرا بیٹا بھی ہے اور دوست بھی میں اُس کے ساتھ اپنے ہر مسئلہ پر بات کر سکتی ہوں وہ مجھے ہر جمعہ کے دن کھانا کھلانے لے جاتا ہے اور بعد میں شاپنگ کروانا اُس نے اپنا معمول بنالیا ہے۔۔ بیٹیوں کے ساتھ محبت کا یہ حال تھا کہ ہر روز دن میں ایک دو بار فون ضرور آتا۔ چھوٹی چھوٹی باتیں بتاتیں حتیٰ کہ گھر کے پھولوں کے بارے میں بھی بتاتیں اسی طرح اپنے نواسے اور نواسیوں سے انتہائی محبت تھی بلکہ ایک بار اپنی نواسیوں کو ترکی سیر کے لئے بھی اپنے ساتھ لے کر گئیں کوئی نہ کوئی پروگرام بنا کے رکھتیں۔ خدانخواستہ کسی کو کوئی تکلیف ہو یا ضرورت ہو سب سے پہلے پہنچتیں میری سمدھن بہن کا دل بہت دردمند دل تھا۔ جب اُن کی کپڑے کی دکان

تھی تو میں نے اُن سے اپنے کفن کا کپڑا خرید لیا جس کی قیمت لینے پر وہ کسی طرح راضی نہ تھیں بڑے اصرار سے اُن کو قیمت ادا کی۔ اور ان سے وعدہ لیا کہ جب اللہ کی طرف سے میرا بلاوا آئے تو میرے آخری غسل میں آپ نے میرے بچوں کا ساتھ دینا ہو گا۔ جس پر اُنہوں نے مجھ سے وعدہ کیا۔ اور وہ خود بے وفائی کر کے مجھ سے پہلے چلی گئیں۔ مَیں نے بہت پیار و محبت کرنے والی بہن کو کھویا اللہ پاک اُن کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

وفات سے کچھ عرصہ قبل خواجہ صاحب کی بہن پاکستان اپنے بیٹے کی شادی کے لئے جا رہی تھیں ساتھ اپنے بھائی خواجہ صاحب اور بھابی کو تیار کیا اور 7 جنوری 2024ء کو لندن سے روانگی ہوئی۔ اس شادی میں خواجہ صاحب کے سب بہن بھائی قریباً سات آٹھ افراد لاہور شادی پر گئے۔ جماعت سے دارالضیافت میں ٹھہرنے کی اجازت لی۔ بہشتی مقبرہ میں دعائیں کیں۔ لاہور، ربوہ، جہلم، گوجرانوالہ اور پھر کچھ دن قطر میں گزار کر اپنے پروگرام کے مطابق واپس اپنے گھر پہنچ گئے۔ سفر کے دوران مرحومہ کمزوری محسوس کر رہی تھیں کھانا بھی بہت کم ہو گیا تھا۔ بہادر تھیں اپنی تکلیف کا زیادہ اظہار نہیں کرتی تھیں جی بھر کے سب کے لئے شاپنگ کی میرے لئے بھی سوٹ خرید کر درزی کو دے کر آئیں۔ کہ سی کر پارسل بھیج دے۔ لندن پہنچتے ہی دو دن کے بعد پیٹ میں تکلیف ہوئی ہسپتال لے کر گئے اور یہ اندوہناک خبر ملی کہ کینسر کی آخری سٹیج ہے وہ اپنی زندگی کے آخری دن گزار رہی ہیں۔ یہ اچانک خبر بجلی کے جھٹکے سے کم نہیں تھی جیسے ہی مرحومہ کو اپنی تکلیف سے آگاہی ہوئی بچوں اور جان نثار خاوند کو بٹھا کر سمجھایا کہ الحمد للہ مَیں نے بہت اچھی شاندار محبتوں بھری زندگی گزاری ہے کوئی خواہش اور خلش باقی نہیں سب خوشیاں دیکھ کر جا رہی ہوں آپ سب بھی مجھے محبت سے میرے ربّ کے حوالے کر دیں آپ اپنی محبتوں سے مجھے آزاد کر دیں تا کہ میرا اللہ کے پاس جانا آسان ہو جائے آپ سب کا بھی اللہ ہی نگہبان ہے۔ اُس نے اپنے بچوں کو بہت تسلی دی اور کہا میں بہت پُر سکون ہو کر اپنے ربّ کے پاس جا رہی ہوں آپ بس میرے لئے دعا کریں۔ میری زندگی بھر کی دعائیں آپ سب کے ساتھ ہیں۔ آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں میں دنیا سے زیادہ اچھی جگہ جا رہی ہوں بچوں نے اپنی ماں کے لئے دعاؤں اور خدمت کا حق ادا کیا لیکن انہیں صرف ۔پندرہ سولہ دن ملے۔ پندرہ اپریل 2024ء کو یہ اللہ کی بندی اپنے اللہ کی رضا پر راضی ہونے والی دیندار مخلص جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی شوہر اور بچوں پر جان نثار کرنے والی اپنے پیار کرنے والے ربّ کے ہاں حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

18.4.2024 کو مرحومہ کا جنازہ مشنری انچارج زاوار بٹ صاحب نے پڑھایا۔ اور Roding Lane Cemetery میں تدفین ہوئی اور بعد تدفین مربی صاحب موصوف نے دعا کروائی۔ جنازے میں ریڈ برج جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت احباب جن کے ساتھ مرحومہ نے نیک سلوک کیا ہؤا تھا جنازے میں شامل ہوئے مرحومہ کو دعاؤں سے رخصت کیا۔ امیر جماعت احمدیہ مکرم رفیق حیات صاحب مع اہلیہ صاحبہ، صدر انصار اللہ جماعت احمدیہ یوکے محترم جناب میاں مرزا وقاص احمد صاحب اور بہت سے احباب تعزیت کے لئے تشریف لائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت 29 جون 2024ء کو نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ یہ مرحومہ کے لئے بہت بڑی سعادت تھی۔ الحمد للہ۔

الفضل انٹر نیشنل 13 اگست 2024ء میں مکرم منیر احمد جاوید صاحب تحریر کرتے ہیں؛

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نصرہ العزیز نے ایک جنازہ حاضر کے ساتھ آٹھ مرحومین کے نماز جنازہ غائب پڑھائیں۔ نماز جنازہ غائب مکرمہ صفیہ خواجہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الکریم صاحب (جماعت ریڈ برج یوکے 15، اپریل 2024ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم محمد اصغر لون صاحب (آف ایسٹ افریقہ) کی بیٹی تھیں۔ 1965ء میں آپ ہجرت کر کے یوکے آئیں۔ مرحومہ کا ابتدا سے ہی جماعت کے ساتھ پختہ تعلق تھا جس کو آخری دم تک قائم رکھا۔ اپنے ریجن میں سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کرنے کا موقع ملتا رہا۔ مہمانوں کی تواضع بڑے شوق سے کرتیں۔ مرحومہ نماز اور روزہ کی پابند ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم سلطان لون صاحب (نیشنل سیکرٹری مال جماعت یوکے) کی پھوپھو اور مکرم عکاشہ بدر صاحب (نائب صدر انصار اللہ یوکے) کی خوش دامن تھیں)

مرحومہ کی یہ بھی سعادت تھی کہ ان کے شوہر ان سے بے حد خوش تھے۔ 55 سال محبت بھری ازدواجی اکٹھے زندگی گزاری تھی۔ جن میں سے بائیس سال کی تو میں بھی عینی شاہد ہوں۔

پسماندگان میں غمزدہ شوہر پیار کرنے والے بیٹے ہارون، دُکھ درد میں ساتھ دینے والی دو بیٹیاں نورین ہاشمی، عروج احمد، تین نواسے تین نواسیاں اور ایک اگلی نسل کا نواسہ یادگار چھوڑے ہیں۔ مَیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں بھی ہمیشہ خدا تعالیٰ کے پیار کی جنت میں رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین۔

جہاں میں ہوں

لیڈی۔ امتہ الباسط ایاز

آج میَں نے اپنے میز کو بہت اداس پایا... اپنی ناسازیٔ طبع کے باعث بہت دن اس سے الگ رہنا پڑا تھا۔ اب وہ میرے سامنے تھا مجھے یہاں ہر چیز ترتیب سے رکھی ہوئی ملا کرتی تھی لیکن آج جو میَں نے اپنی پسند کا قلم ڈھونڈا تو نہ ملا، پرانے قلموں کے ساتھ لکھنے کی کوشش کی لیکن کوئی بھی دل کو نہ بھایا۔ حضور انور کو خط لکھنا چاہتی تھی۔ بسم اللہ کیسے شروع کرتی سوچا گھر کا کام ختم کر کے لکھتی ہوں اور اس ٹوٹے پھوٹے قلم سے تو ہرگز نہیں لکھوں گی۔ اپنے ڈاکٹر صاحب سے کہہ کر نئے پنوں کا ڈبہ منگوا لیا ہے اور شکر الحمد للہ کچھ لکھنے پر طبیعت مائل ہوئی۔ یہ تو ضمنی سی باتیں تھیں ویسے بھی لکھنے کو دل چاہے تو باتیں طول پکڑ جاتی ہیں۔ اُمید ہے قارئین میری آج کی تحریر پسند کریں گے۔

لیجئے! واپس اپنے لکھنے کی میز کی طرف آتی ہوں!

اپنے کمرے کی طرف آئی تو اُس کی حالت دیکھ کر خوشی بھی ہوئی اور افسوس بھی دونوں باتوں کا اظہار کرنا اس لئے ضروری سمجھتی ہوں کہ میری پیاری بہنیں مجھ سے پوچھتی ہیں کہ باسط آپ نے اتنے مختلف متنوع موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں۔ خانہ داری کے علاوہ بچوں کے لئے قاعدہ اور مزید بر آں قرآن پاک پہ ایک ضخیم کتاب اللہ کے فضل سے لکھی۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کہاں بیٹھ کر یہ سب خزانے جمع کرتی ہیں جب کہ آپ اکثر سفروں پر ہی رہتی ہیں پھر گھر کے سارے کام خود کرتی ہیں کھانا پکانا اور صفائی وسجاوٹ 'باغبانی کا شوق بھی پال رکھا ہے۔ گھر کے اندر بھی بہت سے پودے ہیں۔ منی پلانٹ کی بیل تو سب سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے۔ ٹی وی کے کمرے کی چاروں دیواروں پر چڑھ گئی ہے دیکھنے والے مہمان کہتے ہیں کہ یہ بیل جتنی بڑھے اُتنی دولت آتی ہے۔ میرا ایسا کوئی خیال نہیں ۔ میَں نے تو اس کے بڑھنے سے پہلے ہی دولت آتی جاتی دیکھی ہے شاید اس بیل کے نام سے لوگوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے اور اسی لئے میری کئی سہیلیاں اس کی ٹہنیاں کاٹ کر اپنے گھر میں لگانے کے لئے لے جاتی ہیں اور اس کی خاصیت سے فائدہ اُٹھانا چاہتی ہیں اور جب کامیاب ہوتی ہیں تو بڑے فخر سے بتاتی ہیں کہ ہمارے گھر بھی بیل لگ گئی۔

بات سے بات نکلی ہے تو لیجئے میرا قلم بھی چل نکلا اور اب میں اپنی تحریروں سے دلچسپی رکھنے والوں کو بتاتی ہوں کہ میَں نہ تو کوئی عالمہ فاضلہ ہوں اور نہ ہی کوئی ادیبہ ہوں بس یہ کہہ لیجئے کہ میرا پسندیدہ شغل کتابیں پڑھنا رسالے پڑھنا اور ٹی وی دیکھنا ہے۔ خبریں میں ضرور بی بی سی کی سُنتی ہوں مگر جب بچے چھوٹے تھے تو لکھنے کا وقت بہت کم ملتا تھا۔ چھوٹے موٹے مضمون لکھ کر اخباروں اور رسالوں میں دیا کرتی تھی۔ جبھی تو میرے کمرہ میں ایک کونے میں الفضل کے خاص خاص نمبر، بدر کے خاص نمبر، تشحیذ، قندیل ادب، لاہور، مصباح، انصارالدین، صداء، اور النصرت ترتیب سے رکھے ملیں گے .... ان سب مختلف ممالک کے سفروں میں وہاں کی معلومات کے متعلق فائل بھی رکھے ہیں میری پسندیدہ شاعری کی کتابوں کی لائن لگی ہوئی ہے۔ اُوپر تلے رکھی ہیں جب موقع اور وقت ملے ضرور ورق گردانی کرتی ہوں۔ اسی دلچسپی کی وجہ سے باجی امتہ الرشید احمد جب لجنہ یوکے کی صدر تھیں تو مجھے بھی 'النصرت' کے ادارتی حلقے میں شامل کیا ہوُا تھا۔

میرا کمرہ میرے گھر والوں کا پسندیدہ ہے۔ اس میں ایک کونے میں ڈاکٹر صاحب نے میرے لئے یہ میز بنوایا تھا سفید رنگ کا ہے اس کے دونوں طرف تین تین درازیں ہیں درمیان میں جگہ خالی ہے تاکہ ٹانگیں دراز ہو سکتی ہوں۔ اب یہ بھی بتا دوں کہ ان درازوں میں کیا ہے تو لیجئے ایک طرف کے دراز کو میں نے سلائی مشین کی تمام ضروری چیزوں کے لئے مختص کر رکھا ہے سوئیاں اور بے شمار ہر رنگ کے دھاگوں کے علاوہ زِپ، ربن، اور موتی اور بڑی سوئیوں کا ذخیرہ بھی ہے اور علاوہ ازیں مختلف رنگوں کے کٹ پیس بھی آپ کو مل جائیں گے بلکہ ہر قسم کے بٹن خوبصورت اور گوٹوں کے علاوہ قمیصوں کی سجاوٹ کے کام آنے والی تمام چیزیں موجود ہیں یہ سب الگ ڈیپارٹمنٹ بنا رکھا ہے۔ کہ مجھے سلائی اور کڑھائی اور موتی لگانے اور کروشیا کا بہت شوق ہے۔ مشین بھی دوسری طرف چھپا کے رکھی ہوئی ہے۔ جب لکھنے سے طبیعت تھک جاتی ہے تو چند دنوں کے لئے سب بچوں کو کہتی ہوں کہ لائیں اگر کسی کا کوئی سینے والا کپڑا ہو یا مرمت کرنے والا تو مجھے دیں کیونکہ موسم بھی اچھا ہے مَیں بھی تیار اور مشین بھی تیار ہے۔ جب میَں جوان ہمت والی تھی تو بہت سی بہنوں کے کپڑے سی کر اور بہت سی بہنوں کے سویٹر بھی بُن کر دیے۔ الحمد للہ۔

لیجئے اب آپ کے سوال کا جواب کہ میَں کہاں لکھتی ہوں کب لکھتی ہوں اور کیسے لکھتی ہوں؟

میَں اس کمرے میں اسی میز پر درمیانی حصّے کو استعمال کرتی ہوں جب کمرے میں بیٹھ کر لکھنے کا موقع ملے وگرنہ اگر کچن میں ہوں اور پریشر کوکر میں کھانا چڑھا کر

دس کی گنتی کی وسلیں گنتی ہوں تو مجھے کچن میں بیٹھنا مشکل لگتا ہے۔ اُس وقت میں کھانے کی میز پر ہی بیٹھے بیٹھے چند سطریں لکھ کر بلکہ نکات لکھ کر وقت کو ضائع نہیں ہونے دیتی اس تحریر میں اکثر کھانے کے آداب کھانے کی قدر اور خانہ داری کی کتاب لکھنے میں مدد مل جاتی ہے۔

پھر کمرے میں جہاں میرے میز کے ساتھ رکھا صوفہ بیڈ ہے جو ہمارے بہت کام کی چیز ہے۔ میری تھکی ہوئی کمر کو اس پر لیٹنے سے بہت آرام ملتا ہے۔ چند منٹوں کے بعد پھر تازہ دم ہو کر سامنے رکھے ٹیلیویژن پر بی بی سی کی نیوز ضرور سُن لیتی ہوں گرمی ہو تو دیوار پر لگا چھوٹا پنکھا چلا کر۔ اِس کمرہ میں نماز بھی پڑھتی ہوں جہاں دو بابرکت جائے نماز ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متبرک تحفے ہیں۔ ٹی وی کے اُوپر گھڑی بھی اپنی ٹِک ٹِک سے وقت بتاتی رہتی ہے۔

رُکیے! ایک بات بتانا تو میں بھول ہی گئی جو میرے لکھنے والی میز سے جُڑی ہے۔ میری میز کے اُوپر جسے چوکی ہی کہہ لیجئے جو اُوپر سے میز ہے مگر اُس کے نیچے میری دلچسپی کی کتابیں سجا رکھی ہیں جن کو میں وقتاً فوقتاً نکال کر پڑھتی ہوں اور کوئی حوالہ تلاش کرتی ہوں سب سے اُوپر میرا وہ قرآن مجید ہے جو میرے ابا جان نے شادی کے موقع پر مجھے تحفۃً دیا تھا جسے میں سارا سال روزانہ پڑھتی ہوں اور احکام خداوندی پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ وہیں میز کے ایک کونے پر میرا کمپیوٹر پڑا ہے جس کو میں کم ہی استعمال کرتی ہوں کبھی کبھی ای میل کر لیتی ہوں یا کوئی اپنی پسند کی غزلیں سُن لیتی ہوں ویسے تو دوسرے کونے میں ریڈیو بھی رکھا ہے جس کو آن کرنے کا کبھی کبھی خیال آتا ہے کیونکہ انڈیا کی خبریں ہم دونوں بڑی دلچسپی سے سُنتے ہیں۔

اب اگر مزید مَیں اپنے دن بھر کی کارگزاری اور اپنی پڑھائی لکھائی کے بارے میں لکھنے لگوں تو بہت کچھ ہے میرے پاس جس سے پڑھنے والے خوش بھی ہوں گے اور اپنے اِس لکھاری کو کچھ مزید تجاویز بھی دے سکتے ہیں۔ جیسا کہ میری کُرسی جس پر مَیں بیٹھ کر لکھتی اور پڑھتی ہوں کتابوں اور اخباروں کا مطالعہ بھی کرتی ہوں۔ میز پر میرا میک اَپ، ماسک، لوشن اور روزانہ پہننے والی جیولری کا بکس ہے جو بہت چھوٹا سا ہے۔ جو بھی میرے کمرے میں آتے ہیں اور کمرے کے درمیان میں رکھی گول میز پر شام کی چائے سے میرے ساتھ لطف انداز ہوتے ہیں۔ اس کو بہت پسند کرتے ہیں میں اس دوران میں کوئی غزل لگا دیتی ہوں یا پھر ایم ٹی اے کا کوئی پروگرام جو سب کو پسند ہو وہ لگا کر دل خوش کرتی ہوں ایک دیوار کے ساتھ جو دروازہ کے ساتھ ہے استری کی میز ہے ایک کھڑکی کے آگے میری ورزش اور مساج والی چیئر رکھی ہوئی ہے جس طرح کی بعض ایئرپورٹ پر بھی لگی ہوئی ہوتی ہیں تاکہ تازہ ہوا اندر بخوبی آتی رہے جو کہ بہت ضروری ہوتی ہے، سب میرے کمرے میں آکر بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور کبھی وہ کوئی نئی چیز لا کر مجھے تحفے میں دیتے ہیں تو مجھے اُس کو سجانے کے لئے جگہ ڈھونڈنی پڑتی ہے۔ میری ایک بہن نے مجھے فریم تحفہ دیا جو میں نے بہت خوش ہو کر سامنے والی دیوار پر آویزاں کر دیا یقیناً وہ تحفہ سب کو پسند آئے گا۔ اُس فریم میں حضرت خلیفہ رابعؒ کا یہ شعر ہے ؎

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے

میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس پر میری نظر پڑتی ہے تو بے اختیار ایک چیز کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ میرے کمرے میں بہت کچھ آرام کی آرائش اور بننے سنورنے کی چیزیں آرام گاہ بھی کہہ لیجئے لیکن آپ حیران ہوں گی کے میرے پاس کیلنڈر کبھی نظر نہیں آئے گا حالانکہ کیلنڈر میں میٹنگز، جلسوں، اجتماعات، اور شادی بیاہوں کے علاوہ ڈاکٹر کی وزٹ نوٹ کی جاتی ہے مگر میں ایسا نہیں کرتی۔ مَیں اپنی یادداشت پر ہی زور ڈال کر یاد رکھنا چاہتی ہوں یا پھر میرے ڈاکٹر صاحب مجھے یاد کروا دیتے ہیں کہ آج آپ کو فلاں جگہ جانا ہے تیار رہیے گا۔

ایک دیوار پر ایک تصویر میرے پیارے پیارے خلفاء کے درمیان مسیح پاک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لگی ہوئی ہے جس کو میں دن میں جب بھی دیکھتی ہوں تو سب پیاروں کے لئے دل کی گہرائی سے دعائیں کرتی ہوں اور تھوڑی دیر رُک کر سب نورانی چہروں کو دیکھتی ہوں ہم نے اس فریم کو ایسی جگہ لگا رکھا ہے کہ آتے جاتے بھی اس کی طرف کبھی بھی کسی کی پشت نہ ہو۔ عزت احترام مدّ نظر رہتا ہے۔ سب میرا یہ کمرہ جس میں میرے آرام اور کام کی ہر چیز اور ماحول میسر ہے پسند کرتے ہیں اور جب گھر میں کسی کو مجھ سے کوئی کام ہو یا کوئی بات ہو تو مجھے اکثر ڈھونڈتے ہوئے یہیں آجاتے ہیں جو اپنی رونق اور صفائی کی وجہ سے مشہور ہے جس میں کوئی نعت، نظم یا غزل لگی ہو گی۔ گارڈن والی بڑی کھڑکی کھلی ہو تو ہوا کے جھونکوں سے پردہ اُڑ کر اندر باہر آتا جاتا ہے جو بہت بھلا دکھائی دیتا ہے۔ بیٹھنے کی بھی کافی جگہ ہے شام کی چائے کے لئے میں نے سب کو آنے کی دعوت دے رکھی ہے۔ یہ میرا ننھا دفتر بھی کہلاتا ہے۔ اس میں کچھ خطوط اور تراشے بھی مختلف پلاسٹک کے ڈبوں میں محفوظ رکھے ہیں پیارے آقا کے پیارے خطوط ایک ساتھ جمع کر رکھتی ہوں اور جب زیادہ اداس ہوتی ہوں تو اسی ڈبے کو لے کر بیٹھ جاتی ہوں اور پڑھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرتی ہوں اور حضور انور کی دی ہوئی دعاؤں کی قبولیت کا انتظار کرتی ہوں اور سکون پاتی ہوں۔ الحمد للہ۔

مجھے نظموں کا بھی بہت شوق ہے اور اچھی نظمیں الگ جمع کر رکھی ہیں کبھی کبھی

مشاعروں میں ہوا لگانے کے لئے ڈھونڈ کر کوئی پسندیدہ نظم بہنوں کی فرمائش پر پڑھ کر بھی سُنایا کرتی ہوں ۔ ہلکی پھلکی مزاحیہ نظموں کے علاوہ دعائیہ اور سلام بھی مجھے پسند ہیں۔ یوں کہہ لیجئے کہ بہت سے شوق پال رکھے ہیں۔ پھولوں سے بہت پیار ہے گارڈن کی دیکھ بھال میں خود کرتی ہوں اور اب تو سات رنگوں کے گلابوں سے درخت ہی بن کے رہ گئے ہیں جن کو پانی دینا فالتو ٹہنیاں تراشنا میرا پسندیدہ اور آسان کام ہے جو میں کر سکتی ہوں ہاں یہ ضرور بتاتی چلوں کہ ایک گلابی گلاب اس قدر خوشبودار ہے کہ اس کا ایک پھول توڑ کر اپنے کمرے کے گلدان میں لگالوں تو کئی دن خوشبو رہتی ہے کئی بہنیں اس کی قلمیں کاٹ کر بھی لے جاتی ہیں جس سے مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔

جب ہم اس نئے گھر میں آئے اور کھلا اور بڑا صحن دیکھ کر میں نے اپنا شوق سبزیاں اور پھل لگانے کا دل کھول کر پورا کیا مگر ہؤا کیا کہ جو نہی ۔ ٹماٹر، انجیر، سٹرابری تیار ہو کر اپنا روپ دکھانے لگے تو گلہریوں کو کانوں کان خبر ہو گئی۔ بس پھر کیا تھا سب نے یہاں براجمان ہونے کی ٹھانی۔ اُن کا جلسہ ہونے لگا اُدھر بڑے درختوں سے ناشپاتیاں اور سیب گرنے لگے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا حال ہوتا ہوگا۔ کبوتر، فاختہ اور چڑیوں کا بھی کھلا دربار لگنے لگا اور صفائی کا کام الگ۔ بس پھر کیا آہستہ آہستہ اب ہم گملوں میں پھول لگاتے ہیں اور گلاب کو زمین میں لگا کر ہم خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ الحمدللہ۔

دیکھئے قارئین! آپ کی بہن باسط کی وہی بات کہ باتوں سے بات نکال کر کہاں سے کہاں لے گئی ہے کمرہ، کتابیں اور گارڈن اور آپ کو ذرا بھی بور نہیں ہونے دیا۔ اگر پھر بھی آپ کچھ بور ہوئے ہیں تو معاف کیجئے آئندہ قلم تھوڑا کھینچ کے رکھوں گی۔

ایک ایمان افروز تفسیری نکتہ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت پر حکمت اور پر معرفت کتابِ ہدایت ہے۔ اس کی آیاتِ کریمہ سورۃ النحل:6-7 کے حوالے سے ایک نہایت پُر معرفت تفسیری نکتہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تفاسیر میں بیان کیا ہے۔ ازدیادِ علم و عرفان کے لیے درج ذیل ہے:

وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَہَا ۚ لَکُمۡ فِیۡہَا دِفۡءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنۡہَا تَاۡکُلُوۡنَ۔ وَلَکُمۡ فِیۡہَا جَمَالٌ حِیۡنَ تُرِیۡحُوۡنَ وَحِیۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ۔ نیز چارپایوں کو (اللہ نے پیدا کیا ہے اور انہیں) ایسا بنایا ہے کہ ان میں تمہارے لئے گرمی کا سامان ہے اور (اور بھی) کئی نفعے ہیں اور تم ان (کے گوشت) کا کچھ حصہ کھاتے ہو۔ اور (اس کے علاوہ) جب تم انہیں چرا کر شام کو (ان کے تھانوں کی طرف) واپس لاتے ہو تو اس میں ایک قسم کا زینت کا سامان ہوتا ہے اسی طرح اس وقت جب تم انہیں (صبح کو) چرنے کے لئے (آزاد) چھوڑتے ہو (تو اس میں بھی تمہارے لئے زینت اور بڑائی کا سامان ہوتا ہے)۔

☆... حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: ”جَمَالٌ: عزت کا نشان

تُرِیۡحُوۡنَ: واپس لاتے ہو۔ واپس لانے کا ذکر پہلے اس لئے فرمایا کہ اس وقت جانور موٹا تازہ ہو کر واپس آتا ہے اور اس میں زیادہ تر اظہار شوکت کا ہوتا ہے۔ یہ انعام اس لئے ذکر فرمائے کہ دیکھیں ان نعمتوں کا تم کُفر کر رہے ہو۔ جس کا نتیجہ بد اٹھاؤ گے۔“ (حقائق الفرقان جلد دوم، صفحہ 473)

☆... حضرت مصلح موعودؓ شام کو جانوروں کے آنے کا ذکر ان کو صبح چرنے کے لیے چھوڑنے سے پہلے کرنے کی وجہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یہاں تُرِیۡحُوۡنَ یعنی شام کو جانوروں کے آنے کا ذکر پہلے کیا گیا ہے اور تَسۡرَحُوۡنَ یعنی صبح کو انہیں چرنے کے لئے بھیجنے کا ذکر بعد میں کیا گیا ہے۔ حالانکہ جانور پہلے گھر سے جاتا ہے اور پھر شام کو واپس آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ جمال کا ذکر ہے اور جانوروں کے صبح گھر سے نکلنے کی نسبت شام کو گھر آنے کی حالت میں جمال زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ شام کو کُھلا پھرنے اور پیٹ بھر کر گھاس کھالینے کے بعد وہ تر و تازہ نظر آتے ہیں۔ نیز اس لئے بھی کہ صبح جب جانور جاتے ہیں تو انسان کے دل میں خطرہ ہوتا ہے کہ کوئی جانور کھو یا نہ جائے۔ یا کوئی درندہ اُسے نہ پھاڑ کھائے۔ مگر جب شام کو جانور صحیح سلامت گھر کی طرف لوٹتے ہیں تو انسان کا دل مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ ان کو دیکھ کر اپنے اندر فخر محسوس کرتا ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد6، صفحات 20-21)

سالِ نَو منانے کی رسوم

کریم احمد شریف

یکم جنوری کو ہم پچھلے سال کو خیر باد کہتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوں تو ہمارے لب قرآن میں فرمودہ اس دعا سے تر رہنے چاہئیں۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَ اَخْرِجْنِی مُخْرَجَ صِدْقٍ

(بنی اسرائیل 81:17)

اے میرے رب! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو۔

دور حاضر میں عیسوی کیلنڈر کو دنیا بھر میں اپنا لینے کے باعث بالعموم 31 دسمبر کی نصف شب کے بعد یکم جنوری سے سالِ نو کا آغاز نہایت جوش و خروش سے کیا جاتا ہے جس میں اب مشرق و مغرب یا مذہب و ملت کی تفریق نظر نہیں آتی۔ اس موقع پہ کثیر تعداد میں لوگ 'نیا سال مبارک' کے پیغامات ایک دوسرے کو بھیجتے ہیں۔ یہ روایت بعض احمدی احباب میں بھی کچھ عرصہ سے رواج پا چکی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی مساجد میں تہجد کی نماز کا بھی التزام کیا جاتا ہے۔ البتہ بعض لوگوں، بالخصوص غیر از جماعت مسلمانوں، کا خیال ہے کہ ایسا کرنا مناسب نہیں کیونکہ یہ نیا سال تو عیسوی شمسی کیلنڈر کے مطابق آتا ہے جبکہ مسلم کیلنڈر قمری اعتبار سے رائج ہے جس کا اجرا محرم سے ہوتا ہے۔ ایسے لوگ شاید علم نہیں رکھتے یا بھول جاتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ (سورۃ القمر 6:55)

سورج اور چاند ایک حساب کے مطابق (مسخر) ہیں۔

چنانچہ دنیا میں رائج تمام کیلنڈر چاند یا سورج ہی کی حرکات کے حساب سے تشکیل دیے گئے ہیں۔ اسلام میں بھی جہاں رمضان اور حج وغیرہ قمری حساب سے منائے جاتے ہیں وہاں نمازوں کے اوقات سورج کے حساب سے مقرر ہیں۔ سو ہجری قمری کیلنڈر بھی پایا جاتا ہے اور شمسی بھی۔ ہر دو کی الگ الگ حکمتیں اور فوائد ہیں۔ رائج الوقت شمسی کیلنڈر بلا تفریق مذہب و ملت تمام دنیا کے معاملات نمٹانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ سو اس کے آغاز میں مبارکباد کے پیغام اور دعائیں کرنے میں کوئی حرج نظر نہیں آتا۔ بلکہ جب اس کیلنڈر کا اپنے روزانہ معمولات میں استعمال کیا جا رہا ہے تو پھر اس کے آغاز و اختتام کو بھی تسلیم کرنا چاہیے۔ ایک مومن کو اسلام یہی تعلیم دیتا ہے کہ ہر کام دعا سے شروع کرنا چاہیے اور اس لحاظ سے نئے سال کے آغاز پہ مبارکباد دے دینا ایک مستحسن فعل بن جاتا ہے۔ مزید یہ کہ ان پیغامات کے ذریعے بہت سے دوستوں اور رشتہ داروں سے رابطہ ہو جاتا ہے جس سے باہم محبت اور اخوت کے جذبات تقویت پاتے ہیں۔ دعائیں لینے اور دعائیں دینے کا موقع پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جنوری 2016ء کو اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پہ تمام احباب جماعت کو ان دعائیہ کلمات کے ساتھ نئے سال کی مبارکباد پیش فرمائی:

"اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں کو آپ علیہ السلام کی خواہش کے مطابق ڈھالنے والے ہوں اور ہمارے قدم ہر آن نیکیوں کی طرف بڑھنے والے قدم ہوں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو ضائع کرنے والے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ ان دعاؤں کا وارث بنیں جو آپ علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں۔ اس دعا کے ساتھ میں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سال کو ہمارے لئے ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی بے شمار برکات کا باعث بنائے۔"

دنیا بھر میں یکم جنوری کو کسی نہ کسی طریق پہ سالِ نَو منانے کی رسم رائج تو ہو چکی ہے۔ البتہ اکثر احباب کے لیے یہ بات بھی شاید دلچسپی کا باعث ہو کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں سالِ نَو کا آغاز مختلف دنوں اور مہینوں سے بھی ہوتا رہا ہے اور اب بھی بہت سے علاقوں میں ان روایات کے مطابق سالِ نَو منانے کا رواج قائم ہے۔ مثلاً یہود میں چار مختلف دنوں میں نئے سال منائے جاتے ہیں اور ان سب کے جدا جدا مقاصد ہیں۔ ایک ماہ سے مذہبی سال کا آغاز ہوتا ہے، دوسرے سے زراعت کا، تیسرے سے حکومت کا اور چوتھا تمام دنیا اور ہر خاص و عام کے لیے مقرر ہے۔ اکثر عیسائی فرقوں میں نیا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے جو اب دنیا میں رائج ہو چکا ہے جبکہ ان کے مقلدین فرقے 14 جنوری سے نئے سال کا آغاز کرتے ہیں۔ ہندوستانی روایات میں شمسی اور قمری اعتبار سے مارچ اور اپریل کی مختلف تاریخوں میں سال نو کا آغاز ہوتا رہا ہے جبکہ 1957ء سے ہندوستان میں باضابطہ طور پہ شمسی نظام کے تحت 21 مارچ کے قریب ایک قومی نئے سال کا آغاز تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح افریقہ کے مختلف

علاقوں میں سالِ نو کے لیے مختلف دن مقرر ہیں، کہیں آغاز ستمبر میں تو کہیں جون میں ہوتا ہے۔ کئی علاقوں میں سال 13 مہینوں پہ مشتمل ہوتا ہے۔ اسی طرح چین میں نیا سال ہر سال 21 جنوری سے 20 فروری کے درمیان کسی دن منایا جاتا ہے۔ اس دن کا تعین چاند کی تاریخ سے کیا جاتا ہے اس لیے ہر سال کے آغاز کے دن بدلتے رہتے ہیں۔ غرض دنیا کے مختلف علاقوں میں سال کے آغاز کے مختلف ایام پائے جاتے ہیں۔

جس طرح مختلف مذہبوں، علاقوں اور تہذیبوں میں سال نو کا آغاز مختلف ہے اسی طرح اسے منانے کے طریق بھی مختلف نوعیت کے ہیں۔ ان میں کچھ تو بہت عمدہ اور اچھے مقاصد کے حامل ہیں۔ مثلاً یہود میں نئے سال کے آغاز پہ خصوصی عبادت کرنے اور اپنے جائزے لینے کی رسم رائج ہے۔ عیسائیوں میں بھی نئے سال پہ چرچ جا کر خطبہ سننے، عبادت کرنے، اپنے جائزے لینے اور نئے عزائم کرنے کی رسم پائی جاتی ہے۔ ہندومت میں نئے سال پہ گھروں کی صفائی کرنے، نئے کپڑے زیب تن کرنے اور فلاح و بہبود کی دعائیں کرنے کا رواج ہے۔ اسی طرح بدھ مت میں بھی نئے سال پہ عبادت گاہ جاکر خصوصی عبادت کرنے، علامت کے طور پہ پانی سے اپنے آپ کو پاک کرنے، کوئی خدمت خلق کا کام کرنے، اپنے گزشتہ گناہوں سے توبہ کرنے اور نیکیوں کو اختیار کرنے کا عزم کرنے کی روایات پائی جاتی ہیں۔ جاپان میں نئے سال کے استقبال کے لیے گھروں کی صفائی کی جاتی ہے، عبادت گاہ میں جا کر سال کی پہلی عبادت "ہاتسومودے" کا اہتمام کیا جاتا ہے، اور عمر دراز ہونے کی علامت کے طور پر لمبی نوڈل (Noodles) والے خصوصی کھانے بنا کر کھائے جاتے ہیں۔ اسپین میں دوست اور عزیز باہم مل کر نئے سال کے ہر ماہ کی خوش بختی کے لیے نصف رات کے آخری لمحات میں بارہ انگور گھڑیال کی ہر تال پہ ایک ایک کر کے کھاتے ہیں۔ چین میں نئے سال کے آغاز پہ ڈریگن ناچ سے لطف اندوز ہونے کا رواج ہے، دوستوں عزیزوں میں خوش بختی کی علامت کے طور پہ سرخ لفافوں میں نقدی تحفتاً تقسیم کی جاتی ہے اور آتش بازی بھی کی جاتی ہے۔ چِلّی کے ملک میں ایک عجیب اور دلچسپ رواج ہے کہ لوگ قبرستان میں جا کر نئے سال کی رات گزارتے ہیں، وہاں چراغاں کرتے ہیں، طرح طرح کے کھانے کھاتے اور محفلیں لگاتے ہیں تاکہ اپنے وفات شدگان کے ساتھ مل کر سالِ نو کا آغاز کیا جائے۔ بہت سے علاقوں میں رواں سال کو الوداع کہتے ہوئے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے عزائم اور نئے سال کے استقبال پہ اچھی باتیں اپنانے کے عزم و ارادے کرنے کی اچھی روایات پائی جاتی ہیں۔

جہاں نیا سال منانے کی رسوم کچھ اچھی اغراض و مقاصد کی حامل ہیں وہاں بسا اوقات یہی رسوم بڑھتے بڑھتے طرح طرح کے بے مقصد اور مضحکہ خیز رواج کا پیش خیمہ بن جاتی ہیں۔ اسلام کیا ہی پُر حکمت مذہب ہے جو ہر لغو اور بے مقصد رسم و رواج سے پرہیز کی تعلیم دیتا ہے جس سے ایک پر وقار اور صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں آتا ہے۔ لیکن جو مذاہب یا اقوام فضول رسموں کی طرف مائل ہو جاتی ہیں وہ بسا اوقات بظاہر ایک اچھی غرض سے کسی رسم کو اپناتے اپناتے اس حد تک بڑھ جاتی ہیں کہ وہ رسوم گلے کا طوق بن جاتی ہیں یا نہایت مضحکہ خیز نتائج کا باعث بن جاتی ہیں۔ مثلاً برازیل میں خوش بختی، امن اور بدروحوں سے بچنے کی علامت کے طور پہ سفید لباس زیب تن کیا جاتا ہے اور ساحل سمندر پہ جا کر سمندر کے خدا "یے منجہ" کو پھول پیش کیے جاتے ہیں اور ساتھ دیئے بھی جلائے جلاتے ہیں۔ یوں سمندر میں لاکھوں پھول بہا دیئے جاتے ہیں، لاکھوں دیئے جلا کر ضائع کیے جاتے ہیں اور یہ رسم لوگوں کے لئے شرک اور توہم پرستی کا بھی باعث بنتی ہے۔ اٹلی اور اسپین میں نئے سال کے موقع پہ خوش بختی اور محبت کے اظہار کے طور پہ سرخ رنگ کا لباس پہنا جاتا تھا۔ پھر رفتہ رفتہ سرخ زیر جامہ پہن کر رات بارہ بجے اتار پھینکنے اور نیا پہننے کا رواج ہو گیا جس کا تعلق توہم پرستی کے تحت گزشتہ سال کی بدقسمتی سے بچنے اور نئے سال کی خوش بختی کی علامت سے ہے۔ اسی رسم سے ایک دوسرے کو سرخ زیر جامہ تحفتاً دینے کا رواج بھی راہ پا گیا جو حیا کے تقاضوں کے برخلاف ایک عمل بن چکا ہے۔ یونان کے پرانے عقیدے کے مطابق انار کا پھل زندگی، تولیدگی، اور کثرت اشیا کی علامت ہے۔ چنانچہ یونانی رات کے بارہ بجے انار کو اپنے دروازے کے سامنے زور سے پھینک کر اس کے دانے بکھیرتے ہیں۔ جتنے زیادہ انار کے دانے زمین پر بکھریں اگلا سال اس قدر ہی خوش نصیب سمجھا جاتا ہے۔ یوں ناحق توہم پرستی سے بے شمار انار ضائع کر دیے جاتے ہیں۔ ڈنمارک میں ایک عجیب رسم ہے کہ عزیزوں اور دوستوں کے دروازوں کی دہلیز پہ رات کو چینی کے برتن مار کر توڑے جاتے ہیں چنانچہ صبح دروازے پہ جس قدر زیادہ ٹوٹے برتنوں کے ٹکڑے ہوں وہ صاحبِ خانہ اتنا ہی ہر دلعزیز اور خوش قسمت سمجھا جاتا ہے۔ اس بے سود رسم کے لیے بہت سے گھرانے اپنے غیر ضروری برتن اس دن کے لیے سنبھال رکھتے ہیں۔ لیکن بہت سے قابل استعمال برتن ناحق توڑ دیے جاتے ہیں علاوہ ازیں ان ٹوٹے برتنوں کو اٹھا کر پھینکتے ہوئے زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ جنوبی افریقہ میں نئے سال پہ نئی شروعات کی علامت کے طور پہ نیا سامان لے کر پرانے سازو سامان کو کھڑکیوں سے باہر پھینکا جاتا ہے۔ یہ رسم بھی توہم کی پیدا کردہ ہے جس کی وجہ سے نہ صرف بہت سا سازو سامان پھینک کر ضائع کیا جاتا ہے بلکہ گلی سے گزرنے والوں کے لیے گرتا ہؤا سامان نہایت خطرے کا باعث ہو سکتا ہے جن کے لگنے سے اموات بھی ہو جاتی ہیں اور حکومت کو سب سامان اٹھا کر تلف بھی کرنا پڑتا ہے جس پہ خطیر رقم خرچ ہوتی ہے۔ پیرو میں ایک عجیب رسم چلی آتی ہے کہ نئے سال کے آغاز پہ پرانے پڑوسی یا دوست باہم سال بھر کے شکوے شکایات کے

تدارک یا گزشتہ جھگڑوں کو نمٹانے کے لیے ایک دوسرے سے دھینگا مشتی کرتے ہیں۔ اس طرح ناراضیاں تو دور ہوں یا نہ ہوں بہتوں کو شدید ضربیں لگنے اور زخمی ہو جانے کا احتمال رہتا ہے جس سے جھگڑے اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔

امریکہ کے مختلف شہروں میں نیا سال بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ شہر کے ایک منتخب علاقے میں اکٹھے ہو کر آتش بازی، رقص و سرود، شراب نوشی اور شور و شرابے کے ملے جلے اطوار کے ساتھ نیا سال مناتے ہیں۔ ان میں سب سے مشہور نیویارک کے Time Square کی تقریب ہے۔ یہاں ایک مرکزی عمارت کی چھت پہ چھ فٹ قطر کا اور بارہ سو پاؤنڈ وزنی گیند (بال) جو لاکھوں رنگ کی روشنیوں سے مزین کیا ہوتا ہے اور ایک بہت بڑے آہنی کھمبے کے سرے پہ آویزاں ہوتا ہے، اسے رات بارہ بجنے سے ایک منٹ قبل اس کھمبے سے نیچے اتارا جاتا ہے۔ اس طرح یہ بال عین بارہ بجے کھمبے کے نچلے حصے پہ عمارت کی چھت سے ٹکراتا ہے جس کے نتیجے میں ایک بھاری تعداد میں آتش بازی چلنی شروع ہو جاتی ہے اور تماشائیوں کی طرف سے بھی خوب شور و شرابا بلند کیا جاتا ہے۔ عین اسی وقت ڈیڑھ ٹن کے لگ بھگ رنگین کاغذوں کی جھنڈیاں ہوا میں اچھال کر بکھیری جاتی ہیں۔ یہ تقریب 1907ء میں شروع ہوئی اور تب سے جنگ عظیم کی وجہ سے دو سال کے علاوہ مسلسل ہر سال منعقد کی جاتی ہے۔ اس تقریب کو دیکھنے کے لیے دور دراز سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ وہاں پہنچتے ہیں اور گھنٹوں سردی کے موسم میں باہر کھڑے ہو کر اس وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ آس پاس کے ہوٹل بھی بھر جاتے ہیں اور بہت سے لوگ اپنے ہوٹل کے کمروں سے ہی نئے سال کی تقریبات کا نظارہ کرتے ہیں۔ باہر سڑک پہ بیشمار لوگ بلند موسیقی پہ رقص و سرود میں مشغول رہتے ہیں اور شراب بھی خوب پی جاتی ہے۔ تمام وقت بھاری تعداد میں پولیس کے سپاہی حفاظتی انتظامات کے لیے مستعد رہتے ہیں اس کے باوجود کچھ لوگ حادثات کا شکار ہو کر زخمی ہو جاتے ہیں۔ تقریب کی گہما گہمی کے بعد لوگ تو بہت سا گند پیچھے چھوڑ کر واپس چلے جاتے ہیں اور صفائی کا عملہ حرکت میں آجاتا ہے تاکہ وہ تمام گند اور کچرے کو اٹھا کر صفائی کی جائے جو لوگ وہاں پھینک جاتے ہیں۔ صبح ہونے تک یہ کام سینکڑوں سرکاری عملے کے افراد اور بہت سے رفاہی اداروں کے رضاکاروں کی مدد سے جاری رہتا ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق اس موقع پہ 65 ٹن گویا ایک لاکھ تیس ہزار پاؤنڈ کچرا اٹھا کر پھینکنا پڑتا ہے۔ یہ تو صرف نیویارک میں ہونے والی ایک تقریب کا حال ہے۔ لیکن ایسی ہی تقریبات امریکہ اور دنیا کے بے شمار شہروں میں منعقد کی جاتی ہیں۔ جن سے پیدا شدہ کچرے کا اندازہ بھی لگانا مشکل ہے۔ اس کے علاوہ بھاری تعداد میں آتش بازی ارب ہا ارب ڈالر کے ضیاع کے علاوہ بہت جگہوں پہ آگ لگنے اور دوسرے حادثات کا باعث بنتی ہے۔ آتش بازی کے نتیجے میں فضا بھی آلودہ ہو جاتی ہے۔ امریکہ کے مشہور قومی ادارہ برائے صحت (نیشنل انسٹیٹوٹ آف ہیلتھ) کے مطابق آتش بازی کے نتیجے میں کئی زہریلی ہوائیں اور دھاتی ذرات پیدا ہوتے ہیں جو فضا کو آلودہ کر دیتے ہیں اور مختلف سانس کی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں ان بیماریوں میں دمہ اور دم گھٹنے کی مہلک بیماری، جسے COPD کہتے ہیں، شامل ہیں۔ اسی طرح آتش بازی میں موجود مختلف دھاتی ذرات بہت سی مزمن بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ جن کے تمام مضر اثرات کا ابھی تک صحیح اندازہ بھی نہیں ہو پایا۔ ان ذرات سے پیدا شدہ بیماریاں طویل مدت کے بعد ظاہر ہوتی ہیں اور دیرپا اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔

اس طرح کی بڑی تقریبات کے علاوہ بہت سے لوگ گھروں میں یا ریستورانوں میں اکٹھے ہو کر اپنے دوستوں، عزیزوں یا رشتہ داروں کے ساتھ بھی نیا سال مناتے ہیں۔ اس دوران بھی شراب کے دور خوب چلتے ہیں۔ رات دیر گئے جب سب لوگ مختلف تقریبات سے فارغ ہو کر گھروں کو لوٹتے ہیں تو ان میں ایک کثیر تعداد شراب کے نشے میں مست ہو کر کاریں چلانے کی مرتکب ہوتی ہے۔ اس موقع پہ اگرچہ پولیس بہت متحرک ہوتی ہے اور سینکڑوں شرابی ڈرائیوروں کو گرفتار کر لیتی ہے اس کے باوجود کثرتِ شراب خوری کے باعث کاروں کے حادثات کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ نشہ کی وجہ سے یہ حادثات زیادہ خطرناک ہوتے ہیں جن میں عام حادثات کی نسبت اموات میں 200 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے نئے سال

کی رات ٹریفک کی سب سے خطرناک رات شمار ہوتی ہے۔

دنیا کے اکثر بڑے شہروں میں نئے سال کی رات کو اسی طرح کا سماں ہوتا ہے جس میں کثرت سے رقص و سرود کی محفلیں لگتی ہیں، شراب کے دور چلتے ہیں، اور غل غپاڑے ہوتے ہیں۔ یوں تمام رات لہو ولعب میں گزار دی جاتی ہے۔ ایسی ہی ایک رات کا ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو اس زمانے میں مشاہدہ کرنے کا موقع ملا جب آپ ایام جوانی میں لندن میں حصول تعلیم کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ نئے سال کی رات تھی۔ آپ لندن کے مشہور ٹریفیلگر چوک (Trafalgar Square) کے قریب ایک اسٹیشن پہ ریل کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ نصف شب کے بعد لوگ شراب اور رقص و سرود میں حیا اور اخلاقی حدیں پار کرتے ہوئے شور و شرابے میں مشغول تھے۔ حضور نے ان لوگوں کی حالت پہ افسوس کرتے ہوئے اپنے معمول کے مطابق رات کے نوافل ادا کرنے کے لیے اخبار کو ہی بچھا کر نماز شروع کر دی۔ آپ یوں ہی دیر تک اس تمام ہنگامے سے بے نیاز اپنے خالقِ حقیقی کی عبادت میں مشغول رہے۔ جب سلام پھیر کر نماز ختم کرنے ہی والے تھے تو آپ نے اپنے قریب کسی شخص کو روتے ہوئے محسوس کیا۔ حضور نے خیال کیا کہ شاید وہ شخص آپ کو اس ہنگامے میں فرش پہ سجدہ ریز دیکھ کر شوریدہ حال سمجھ رہا ہو اور اسے آپ کے بارے میں تشویش ہو رہی ہو۔ سو آپ نے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے استفسار کیا کہ سب ٹھیک تو ہے۔ اس نے کہا میں بالکل ٹھیک ہوں لیکن میں اس نظارہ کو دیکھ کر رو دیا کہ میری قوم کے لوگ تو لہو و لعب میں اپنے ہوش و حواس کھو رہے ہیں اور صرف ایک انسان ہے جو اپنے خدا کی عبادت میں مصروف ہے۔ اس کے بعد وہ بار بار کہتا رہا

"اللہ آپ کو برکت سے نوازے، اللہ آپ کو برکت سے نوازے۔"

ایک حقیقی مسلمان کی زندگی کا ہر لمحہ لہو ولعب سے پاک اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش میں صرف ہوتا ہے۔ اس کے لیے سالوں کا ادلنا بدلنا کچھ خاص اہمیت نہیں رکھتا بلکہ ہر آنے والا دن اسی فکر میں ہوتا ہے جیسے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "چاہیے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 12)۔ چنانچہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دور میں کہیں نئے سال پہ کسی تہوار منانے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ آپ ﷺ کا تو ہر لمحہ دعائے خیر اور شر سے پناہ کی مناجات سے پر تھا۔ آپ ﷺ جب بھی نئے ماہ کا چاند دیکھتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللہُ ھِلَالُ خَیْرٍوَّ رُشْدٍ، ھِلَالُ خَیْرٍوَّ رُشْدٍ ، ھِلَالُ خَیْرٍوَّ رُشْدٍ ،اٰمَنْتُ بِاللہِ الَّذِیْ خَلَقَکَ۔

(ترمذی کتاب الدعوات، باب مایقول عند رؤیۃ الھلال)

ترجمہ: اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن و سلامتی اور ایمان اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ یہ چاند خیر و بھلائی کا چاند ہو۔ خیر و بھلائی کا چاند خیر و بھلائی کا چاند، مَیں اس اللہ پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔

چنانچہ مومن کی زندگی میں ان سالوں کے آغاز کی کوئی اہمیت نہیں سوائے اس بات کے کہ وہ جائزے لیں کہ کون کون سی کمزوریاں ان میں پائی جاتی ہیں جن کو دور کرنے کی وہ سعی کریں اور کون سی باتیں ہیں جن کے اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ پھر ان کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ استعانت طلب کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت اسی اعلیٰ مقصد کے حصول میں کوشاں رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درج ذیل ارشاد ہمارے لیے مشعل راہ ہے:

احمدیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی رات عبادت میں گزار دی یا صبح جلدی جاگ کر نفل پڑھ کر نئے سال کے پہلے دن کا آغاز کیا۔ بہت سی جگہوں پر باجماعت تہجد بھی پڑھی گئی لیکن اس سب کے باوجود ہم ان مسلمانوں کی نظر میں غیر مسلم ہیں اور یہ ہلّڑ بازی کرنے والے، رقموں کا ضیاع کرنے والے، غیر مذاہب کی رسومات کو بڑے اہتمام سے منانے والے یہ لوگ مسلمان ہیں۔ بہر حال ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور ہمیں کسی کی سند کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر ہم کسی سند کے خواہشمند ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں حقیقی مسلمان بن کر سند لینے کی ہے اور اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ ہم نے سال کے پہلے دن انفرادی یا اجتماعی تہجد پڑھ لی یا صدقہ دے دیا یا نیکی کی کچھ اور باتیں کر لیں اور اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا حق دار بنا دیا۔ بیشک یہ نیکی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو سکتی ہے لیکن تب جب اس میں استقلال بھی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ تو مستقل نیکیاں اپنے بندے سے چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ مستقل اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔ نیکیاں بجا لانے والا ہو۔ نمازوں اور تہجد کے ساتھ دلوں میں ایک پاک انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت ہے تب خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ کسی قسم کی ایسی نیکی جو صرف ایک دن یا دو دن کے لئے ہو وہ نیکی نہیں ہے۔ (خطبہ جمعہ یکم جنوری 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نئے سال کو ہمارے لیے مبارک فرمائے، خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہم ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو پانے والے ہوں۔ آمین اللھم آمین۔

سالِ نو

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔ لندن

وقت کا کام گزرنا ہے گزر جائے گا
جیسے آتا ہے ، نیا سال مگر آئے گا

جانے والے میں بھلا شکوہ ترا کیسے کروں
خاک و خوں ، لاشے ، لئے تُو بھی تو گھر جائے گا

لے کے امّید کی لَو ، آس کا شعلہ لے کر
آفتاب اور نئی ایک سَحَر لائے گا

پیڑ ہو جائے گا سر سبز بہار آنے سے
جب بھی جائے گی خزاں پھر سے ثمر لائے گا

ہر نیا سال یہ امّید دلائے سب کو
جانے والا تو گیا اب تو دِگر آئے گا

جانے والے نے بہت خون خرابہ دیکھا
مان لوں کیسے کہ انسان سُدھر جائے گا

مجھ کو ہوتا نہیں دِ کھتا ہے تغیّر کوئی
سُرخ رنگوں سے نیا سال بھی بھر جائے گا

خاک اور خون سے لتھڑے ہوئے معصوم بدن
کیا مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائے گا

اے نئے سال بتا کیا یہی ہوگا اب بھی
زہر آنکھوں میں لہو بن کے اتر جائے گا

کاش انسان ہی انسان کو انساں سمجھے
کیا درندوں سے بھی وہ آگے گزر جا ئے گا

میں نے مانا ہے جسے وہ تو ہے رحمان و رحیم
دیکھ کر ظلم ، غضب اس کا بپھر جائے گا

سارے عالم پہ نہ ہو جائے کہیں جنگ محیط
تُو نہ آئے گا مدد کو ، تو شرر آئے گا

ہاں ترے نام پہ لوگ آج بھی ہوتے ہیں شہید
شعلہ بھڑکے گا تو ہر سمت بکھر جائے گا

امن کا لے کے جو آیا ہے پیام اس کو سُنو
حرص اور کینہ تمہیں لے کے کدھر جائے گا

تیری تخلیق کا مقصد ہے خدا سے ملنا
پیار انسان کا ہی لے کے اُدھر جائے گا

طارقؔ اک روز سنیں گے وہ تری باتوں کو
رائگاں کیسے ، دعاؤں کا اثر جائے گا

مبارک!! سالِ نَو کی فرحتیں

محمد ابراہیم سرورؔ۔ قادیان

عطا کردہ خدا کی رحمتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک !! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں
نیا اِک سال آیا ہے ہمیں بیدار کرنے کو
کمی جو رہ گئی اس سے ، ہمیں ہشیار کرنے کو
خطائیں ہوں نہ پہلی اب ، یہی انذار کرنے کو
اندھیرے دن، سیہ راتیں بہت ضو بار کرنے کو
خدا کی نصرتیں اور قربتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک !! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں
خدا کے عشق کی راہوں کا ہی مستان رہنا ہے
رضا میں رب کی ہی راضی ہمیں ہر آن رہنا ہے
امامِ وقت کے در کا اگر دربان رہنا ہے
اُسی کے ہر اشارے پر سدا قربان رہنا ہے
اَمیر المؤمنیں کی چاہتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک !! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں
عداوت، بُغض و کینے سب دلوں سے دور کرنے ہیں
الٰہی عشق کی مے سے بہت مخمور کرنے ہیں

بجھے، اجڑے ہوئے دل بھی ہمیں مسرور کرنے ہیں
مٹا کر تیرگی اور ظلمتیں ، پُرنور کرنے ہیں
بہاریں ہوں مبارک !! نکہتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک !! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں
خدا کی خلق کی خدمت کو اب مقصود کرنا ہے
فساد و ظلم کا ہر راستہ مسدود کرنا ہے
کدورت نخوت و کبر و ریاء مفقود کرنا ہے
خدا کی راہ میں خود کو بھی یوں مسعود کرنا ہے
وفا کی لذّتیں اور نُزہتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک !! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں
مودّت سے ، اخوّت سے سبھی کو شاد کرنا ہے
مسرّت اور محبت سے جہاں آباد کرنا ہے
یتیموں ، بے کسوں کی ہر طرح اِمداد کرنا ہے
خدا کے در پہ سرورؔ بس یہی فریاد کرنا ہے
خلافت کی مسلسل برکتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک !! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں

جماعت احمدیہ امریکہ میں تین نئے مربیانِ کرام کی تعیناتی

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2023ء میں جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والے تین نئے مربیان کی جماعت امریکہ میں تعیناتی کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ یہ مربیان کرام قریباً ڈیڑھ ماہ قبل مرکزی ہیڈ کوارٹر تشریف لائے تھے جہاں انہوں نے تمام جماعتی شعبہ جات کے طریق کار سے ابتدائی تعارف مکمل کیا۔ ہم ان سب کو جماعت امریکہ میں مربیان کی ٹیم کا حصہ بننے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تعیناتی امریکہ میں ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے، آمین۔

مربیّانِ کرام کا تعارف:

1۔ مکرم مزمل عبد الجلال، مربی سلسلہ:

تعیّناتی: ملواکی (Milwaukee) اور اوشکوش (Oshkosh)

رابطے کی معلومات: C- 702-544-9509

ای میل: muzzamil.jalaal@ahmadiyya.us

آپ کیلیفورنیا میں پیدا ہوئے، لاس ویگاس میں پرورش پائی اور یہیں ہائی سکول تک تعلیم حاصل کی۔ آپ مکرم لقمان جلال اور مکرمہ شوکت جلال (بنت مکرم عمر دین خان درویش قادیان) کے صاحبزادے ہیں۔ مکرم لقمان جلال برٹش پیٹرولیم، لاس ویگاس کے ڈسٹرکٹ مینیجر ہیں۔ آپ کے ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ آپ کی رہائش ملواکی میں ہو گی۔

2۔ مکرم ادیب احمد، مربی سلسلہ:

تعیّناتی: رچمنڈ، ورجینیا، جماعت

رابطہ کی معلومات: C- 803-250-5922

ای میل: adeeb.ahed@ahmadiyya.us

آپ شکاگو میں پیدا ہوئے اور ہائی سکول کا زیادہ عرصہ Lexington, South Carolina میں گزرا۔ آپ مکرم شریف احمد اور مکرمہ نصرت احمد کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے والد ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ یہ خاندان لیکسنگٹن، ساؤتھ کیرولائنا میں رہتا ہے۔

3۔ مکرم نذیر احمد، مربی سلسلہ:

تعیّناتی: لانگ آئی لینڈ جماعت

رابطہ کی معلومات: C- 571-435-0595

nazir.ahmad@ahmadadiyya.us

آپ فیئر فیکس (Fairfax)، ورجینیا میں پیدا ہوئے، اور ورجینیا کے لورٹن (Lorton)، ورجینا سے ہائی اسکول کیا۔ آپ مکرم محمود احمد (ماہر انفارمیشن ٹیکنالوجی) اور مکرمہ شازیہ احمد کے بیٹے ہیں۔ مکرمہ شازیہ احمد مکرم ڈاکٹر نذیر احمد کی بیٹی ہیں جنہیں وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ پاکستان میں 1997ء میں شہید کر دیا گیا تھا)۔ مربی نذیر احمد مکرم عطاء اللہ کلیم مرحوم کے پڑنواسے ہیں جنہوں نے 1981-1983ء تک جماعت احمدیہ، امریکہ کے امیر اور مشنری انچارج کے طور پر خدمات کی سعادت پائی۔ آپ کا خاندان وُڈبرج (Woodbridge) میں رہتا ہے۔ آپ کی شادی مکرم نسیم احمد طارق (Vaughan، کینیڈا) کی صاحبزادی مکرمہ درمانہ طارق سے ہوئی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں مربیانِ کرام کا ہمیشہ حافظ و ناصر ہو اور انہیں جماعت اور خلافت کی احسن ترین رنگ میں خدمت کی توفیق ملے، آمین۔

جماعت احمدیہ امریکہ کی سالِ نو کی 2025ء تقریبات کی ایک جھلک

سید شمشاد احمد ناصر، مبلغ امریکہ

احمدیہ مسلم کمیونٹی امریکہ نے سال 2025ء کا آغاز سال کے پہلے دن نماز تہجد اور فجر کے ساتھ دنیا میں امن وسلامتی کی دعاؤں کے ساتھ کیا۔ ملک بھر میں 50 سے زائد مقامات پر اجتماعات کا انعقاد ہوُا اور 20 جماعتوں سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق قریباً 3000 ممبران نے شرکت کی ان میں سے قریباً 1400 مرد، 1120 خواتین، اور 500 بچے عبادت الٰہی کے بعد مختلف سرگرمیوں میں شریک ہوئے۔ جماعت کے نوجوانوں نے عبادت کے بعد اپنے علاقوں میں وقار عمل کیا جن میں قریباً دوسَو سے اڑھائی سَو تک شرکاء نے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ، متعدد مقامات پر کھیلوں کا انعقاد بھی کیا گیا جن میں قریباً ہر مقام پر حاضرین کی ناشتے سے تواضع کی گئی۔ احمدی مسلمان پچھلی کئی دہائیوں سے نئے سال کا آغاز زیادہ تر باجماعت نماز تہجد سے کرتے ہیں اور تمام انسانیت کی سلامتی کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ موصولہ رپورٹ کے مطابق تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

مقام	تفصیل
میامی، فلوریڈا	میامی میں 35 مردوں اور 25 خواتین نے تہجد، فجر اور درس القران میں شرکت کی۔ خدام الاحمدیہ نے نوجوانوں کے رات مسجد میں ٹھہرنے کا انتظام بھی کیا جس کا مقصد آپس میں باہمی بھائی چارہ، دوستی میں فروغ، نئے سال کے پروگرام کے انتظامات اور نماز تہجد میں بآسانی شمولیت تھا۔ 20 خدام نے رات مسجد میں گزاری۔ تمام شاملین کو نماز کے بعد ناشتہ فراہم کیا گیا۔ ممبران نے وقار عمل میں بھی حصہ لیا اور تین انصار نے نماز کے بعد سائیکل ریس میں بھی حصّہ لیا۔
پورٹ لینڈ، اوریگون	پورٹ لینڈ میں 40 سے زائد ارکان نے جماعت کے ساتھ تہجد کی نماز ادا کی اور ایک رات پہلے خدام اور اطفال نے مسجد میں وقت گزارا۔
سیاٹل، واشنگٹن	سیاٹل جماعت میں تہجد، فجر اور درس القرآن کا انعقاد کیا گیا۔ باوجود یہ کہ کئی ممبران جماعت جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ میں شرکت کی وجہ سے شامل نہ ہوسکے پھر بھی 18 / ارکان نے نمازیں ادا کیں جن میں 14 مرد اور 4 خواتین شامل تھیں۔
وِلنگ برو، نیوجرسی	وِلنگ برو جماعت میں نئے سال کا آغاز بڑے جوش وجذبے کے ساتھ کیا گیا۔ 80 سے زائد ارکان نے تہجد اور فجر کی نمازوں میں شرکت کی، جس کے بعد ناشتہ فراہم کیا گیا۔ خدام اور اطفال نے مسجد میں رات گزاری اور ایک خصوصی نشست میں تربیتی موضوعات پر بات چیت ہوئی اور نوجوانوں کے لیے مختلف سرگرمیوں کا انعقاد بھی کیا گیا۔
فچ برگ، میساچیوسٹس	فچ برگ میں 4 خدام اور 2 انصار مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد کھانے کے لیے جمع ہوئے اور مختلف سرگرمیوں میں شامل ہوئے جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خط لکھنا، ٹیبل ٹینس کے مقابلہ جات، اور سوالوں کے جوابات بوجھنا شامل تھیں۔ اگلے دن تہجد، فجر اور درس کے بعد قرآن کی تلاوت، ناشتہ اور وقار عمل ہوُا، الحمدللہ۔
شارلٹ، نارتھ کیرولینا	شارلٹ میں تہجد کی نماز دو مقامات پر ہوئی: مرکزی حلقہ میں 10 مرد، 1 غیر احمدی مسلمان، 3 کینیڈا سے آئے ہوئے مہمان اور 4 لجنہ ممبرات شامل ہوئیں۔ جبکہ ہائی پوائنٹ حلقہ میں 3 انصار، 7 خدام، 4 اطفال اور 9 لجنہ ممبرات شریک ہوئیں۔ نئے سال کے دن کے آغاز اور اختتام پر وقار عمل کا انعقاد کیا گیا۔
سنٹرل جرسی، نیوجرسی	سنٹرل جرسی جماعت میں تہجد اور فجر کی نماز میں 110 ارکان نے شرکت کی اور ایک رات پہلے نئے سال کی شام تربیتی سرگرمیوں میں گزاری۔
رچمنڈ، ورجینیا	رچمنڈ میں خدام الاحمدیہ نے رات مسجد میں رکنے کا انتظام کیا جس کا آغاز مغرب اور عشاء کی نماز سے ہوُا۔ خدام نے باؤلنگ کی تقریب میں حصہ لیا جبکہ اطفال نے ویڈیو گیم کھیلے۔ کھانے کے بعد تربیتی نشست ہوئی۔ رات 12 بجے نفلی نماز کی ادائیگی کے بعد اراکین سوگئے اور صبح تہجد اور فجر کی نماز مسجد میں ادا کی۔ کل 22 ممبران نے نماز تہجد اور فجر ادا کی جن میں 4 انصار، 2 اطفال، 12 خدام اور 4 لجنہ شامل تھے۔ نماز کے بعد ناشتہ پیش کیا گیا جس

	کے بعد مسجد کی صفائی کے لیے وقار عمل کیا گیا۔ خدام نے 463 غریبوں کے لیے کھانے تیار کیے اور اسلامی تعلیم پر مبنی 445 پمفلٹ تقسیم کیے۔
منیسوٹا، آئیووا	مِنیسوٹا جماعت نے نصرت مسجد میں ایک خوبصورت پروگرام منعقد کیا۔ پروگرام کا آغاز تہجد کی نماز سے ہوا، جس کے بعد فجر، درس القرآن اور ناشتے کا انتظام کیا گیا- نماز میں 27 ارکان نے شرکت کی، جن میں 7 انصار، 8 خدام، 1 طفل، 8 لجنہ ممبرات اور 3 انصار شامل تھے۔ ناشتہ کے بعد 4 خدام نے وقار عمل کیا-
ڈیلس، ٹیکساس	ڈیلس میں جماعت نے ایک کامیاب پروگرام کا انعقاد کیا جس میں 200 سے زائد مرد، خواتین اور بچے شریک ہوئے۔ دن کا آغاز تہجد اور فجر کی نمازوں سے ہوا، جس کے بعد درس القران ہوا۔ ضیافت ٹیم کی طرف سے ایک عمدہ اور روایتی پاکستانی ناشتہ پیش کیا گیا۔ اس سے ایک رات پہلے اسلامی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے ایک تقریب منعقد ہوئی جس کا موضوع "شادی" تھا- اس میں 72 ارکان نے شرکت کی۔ بقایا وقت میں اراکین کھیلوں سے لطف اندوز ہوئے اور انہوں نے اگلے دن کی تیاری کے لیے وقار عمل کے ذریعے مسجد کو نماز کے لیے تیار کیا-
ساؤتھ ورجینیا، ورجینیا	ساؤتھ ورجینیا جماعت نے 2025ء کی آمد کی تیاریاں دسمبر میں ہی شروع کر دی تھیں جس میں مختلف حلقوں نے نجی طور پر اپنے پروگراموں کا اہتمام کیا۔ لجنہ اماء اللہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جلسے منعقد کیے جن میں غیر احمدی اور غیر مسلم مہمانوں نے بھی شرکت کی جس سے جماعتی روابط کو فروغ ملا- اس کے علاوہ 125 سے زائد لجنہ ممبرات نے نئے سال کی مبارکباد کے پیغامات الیکٹرانک اور چھپے ہوئے کارڈوں کے ذریعہ تقسیم کیے، جن پر جماعت کا ماٹو "محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں" لکھا گیا تھا۔ نئے سال کی شام کو، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ نے عشاء کی نماز کے بعد اطفال کے لیے ایک اجتماع کا اہتمام کیا جو کہ علمی مقابلہ جات پر مبنی تھا- بعد ازاں مختلف کھیلوں کے مقابلے ہوئے جن میں ڈوج بال، بیڈ منٹن اور بورڈ گیمز شامل تھے- دن کا اختتام نماز عشا سے ہوا جس کے بعد نوجوانوں نے بچوں کے لیے آئس کریم سنڈے بار کا اہتمام کیا۔ سال 2025ء کا آغاز نماز تہجد اور فجر سے ہوا جس میں 494 افراد نے شرکت کی جن میں 279 مرد اور بچے، اور 215 عورتیں اور بچیاں شامل تھیں - بعد نماز فجر مربی سلسلہ سید شمشاد احمد ناصر صاحب نے درس دیا جس میں حاضرین کو مختلف قرآنی آیات سے ارشاد باری تعالیٰ، اسوۂ حسنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اور کشتی نوح ہماری تعلیم سے اقتباسات کی روشنی میں قرآن و سنت پر عمل کی تعلیم کی یاد دہانی کروائی گئی- بعد ازاں ساؤتھ ورجینیا ضیافت ٹیم کی جانب سے ناشتہ پیش کیا گیا جو کہ پائے، حلوہ، چنا، ڈونٹس، پراٹھے، نان، کیک رسک اور گرم چائے پر مشتمل تھے- سیکرٹری صاحب ضیافت میاں نعیم احمد صاحب نے ضیافت کے انتظامات کی قیادت کی- پروگرام ختم ہونے پر عورتوں اور مردوں نے مسجد کی صفائی کر کے اجتماع کا اختتام کیا۔ الحمدللہ-
بفیلو، نیویارک	بفیلو میں نماز تہجد اور فجر کا انتظام دو مساجد میں ہوا: مسجد مہدی نیاگرا فالس اور مسجد بیت الماجد کلیرنس۔ مسجد مہدی میں 105 ارکان نے مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد تعلیمی نشست اور کھیلوں میں حصہ لیا، نوافل کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اگلی صبح تہجد اور فجر کی نماز میں 30 ارکان نے شرکت کی۔ مسجد بیت الماجد میں 50 ارکان نے تہجد اور فجر کی نمازوں میں شرکت کی، جس کے بعد ناشتہ پیش کیا گیا اور مسجد کی صفائی کی گئی۔
بنگ ہیمپٹن، نیویارک	بنگ ہمٹن میں تہجد اور فجر کی نماز میں لوکل جماعت کے تمام ارکان نے شرکت کی- پروگرام کا اختتام حلوہ پوری کے ناشتے سے ہوا۔
ہیرس برگ، پنسلوینیا	ہیریسبرگ میں نماز تہجد اور فجر پر 105 افراد شامل ہوئے- نماز کے بعد وقار عمل کا انتظام کیا گیا جس میں 20 ارکان نے حصہ لیا۔
انڈیانا	انڈیانا میں تہجد اور فجر کی نمازیں لوکل صدر صاحب کی رہائش گاہ پر ہوئیں، جن میں 14 مرد اور 6 خواتین شامل تھیں۔ پروگرام میں درس قرآن کے بعد نوجوانوں نے ورزش کی جس کے بعد حلیم، پھلوں اور پیسٹری کا ناشتہ کیا گیا- شاملین نے صبح 9 بجے تک صفائی کی مہم میں حصہ لیا۔
شکاگو، ایلی نائے	شکاگو میں تہجد اور فجر کی نماز پر قریباً 300 ارکان نے شرکت کی۔ نمازوں کے بعد ناشتہ پیش کیا گیا اور 20 خدام اور اطفال نے وقار عمل میں حصہ لیا۔
سلور سپرنگ، میری لینڈ	سلور سپرنگ میں ایک تربیتی کیمپ اور رات مسجد میں ٹھہرنے کا انتظام کیا گیا جس میں 110 بچوں اور نوجوانوں نے شرکت کی- اگلی صبح 300 افراد نے تہجد اور فجر کی نماز میں شرکت کی۔

مقام	تفصیل
بالٹی مور، میری لینڈ	بالٹی مور میں نماز تہجد اور فجر کا اجتماع بیت الصمد میں ہوا جس میں 150 مرد اور خواتین نے شرکت کی۔ اس سے گزشتہ رات نوجوانوں نے مسجد میں گزاری اور مختلف سرگرمیوں میں مصروف رہے۔ اگلے روز نماز تہجد اور فجر کے بعد حاضرین کو ناشتہ پیش کیا گیا۔
ملواکی، وِسکانسن	جماعت میں نئے سال کے جشن کی تیاریاں ایک رات پہلے شروع ہو گئیں جن میں خدام، اطفال نے مردوں کے حصہ میں، اور ناصرات اور لجنہ نے عورتوں کے حصہ میں رات مسجد میں گزار کر تربیتی اور تفریحی پروگراموں میں حصہ لے کر نئے سال کا آغاز کیا۔ نئے سال کی صبح ممبران نے تہجد اور فجر کی نماز سے کی جس میں 155 ارکان شامل ہوئے۔ کُل 85 مرد اور 70 خواتین نے اس پروگرام میں شرکت کی اور بعد میں ناشتہ کیا۔
فینکس، ایری زونا	الحمدللہ فینکس جماعت نے نئے سال کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر کے ساتھ کیا جس کے بعد درس القرآن میں خلافت کی اہمیت، وقت، اور اپنی زندگیوں کو بہتر بنانے پر روشنی ڈالی گئی۔ اس کے بعد حلوہ پوری کا ناشتہ پیش کیا گیا۔ فینکس میں قریباً 11 انصار، خدام اور 10 ممبراتِ لجنہ شریک ہوئیں۔
آرلینڈو، میامی	آرلینڈو جماعت نے نئے سال کا آغاز نماز تہجد سے کیا جس میں 24 ممبران نے شرکت کی۔ نماز تہجد کے بعد فجر کی اذان اور نماز، درس قرآن اور ناشتے کا اہتمام کیا گیا۔

ان تمام اجتماعات کا مقصد محض اللہ سبحان و تعالیٰ کا فضل حاصل کرنا، اور ممبران جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد کو بے مقصد تفریحی کاموں میں وقت اور دوسری نعمتوں کو ضائع کرنے کے بجائے سال نو میں اپنی روحانی اور تربیتی حالت کو بہتر بنانے، امت مسلمہ اور انسانیت کی بہتری کی دعامیں صرف کرنا تھا۔ الحمد اللہ ہزاروں ممبران جماعت نے ان اجتماعات سے فائدہ اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ تمام رضاکاروں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

سالِ نَو کی تقریبات کی تصاویر

سانحاتِ ارتحال

مکرم نصیر باجوہ: نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم نصیر باجوہ، ممبر فورٹ ورتھ جماعت، 12 نومبر 2024ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مرحوم، مکرم چودھری ظہور باجوہ (ربوہ) کے بیٹے اور مکرم منیر باجوہ (ممبر ڈیلس جماعت) کے چھوٹے بھائی اور مکرم ظہیر باجوہ، (واقفِ زندگی، مربی سلسلہ 'ہیوسٹن جماعت) کے بڑے بھائی تھے۔

مکرم ڈاکٹر مسعود احمد ملک:

مکرم ڈاکٹر مسعود احمد ملک، نائب امیر جماعت احمدیہ، امریکہ 25 نومبر، 2024ء کو میری لینڈ میں 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مکرم ڈاکٹر مسعود احمد ملک 1938ء میں گوجرانوالہ، پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1958ء میں پنجاب یونیورسٹی، پاکستان سے ویٹرنری میڈیسن (Veterinary Medicine) کی ڈگری حاصل کی۔ 1964ء میں کولوراڈو سٹیٹ یونیورسٹی (Colorado State University) سے پولٹری سائنس (Poultry Science) میں ایم ایس سی کی ڈگری اور یونیورسٹی آف نیبراسکا، لنکن (University of Nebraska, Lincoln) سے Animal Nutrition میں پی ایچ ڈی کی۔

1967ء میں آپ کی شادی ہوئی اور 1968ء میں آپ امریکہ تشریف لے آئے۔ آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

آپ نے زندگی بھر مختلف حیثیتوں میں جماعت کی انتہائی لگن سے خدمت کرنے کی توفیق پائی:

آپ 1988ء تا 2013ء (25 سال تک) نیشنل جنرل سیکرٹری، امریکہ اور 2013ء سے تادمِ آخر نائب امیر، امریکہ کے عہدہ پر فائز رہے۔ 1981ء سے 1984ء تک واشنگٹن میٹروپولیٹن جماعت کے جنرل سیکرٹری اور 1985ء سے 1988ء تک اسی جماعت کے صدر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 1981ء میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے (جو اس وقت صدر مرکز مجلس انصار اللہ ربوہ (پاکستان) کے عہدہ پر فائز تھے)، آپ کو زعیمِ اعلیٰ مجلس انصار اللہ، امریکہ مقرر فرمایا۔ اس تقرری کے ساتھ امریکہ میں مجلس انصار اللہ کا قیام عمل میں آیا۔

آپ نے 1980ء اور 1990ء کی دہائیوں میں افسر جلسہ سالانہ، امریکہ کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے دورہ جات کے دوران بھی آپ نے مختلف انتظامات کے سلسلہ میں بہت اہم کردار ادا کیا نیز آپ نے اپنی ٹیم کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف 'الہام، عقل، علم اور سچائی' کے بہت سے حوالہ جات کی تحقیق کی سعادت بھی حاصل کی۔

مرحوم ڈاکٹر مسعود احمد ملک کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ مکرمہ فریدہ ملک، دو بیٹے، مکرم جواد ملک اور مکرم حماد ملک اور ایک بیٹی مکرمہ سارہ مسعود ملک کے علاوہ دو چھوٹے بھائی مکرم مبارک احمد ملک اور مکرم سعید احمد ملک اور دو چھوٹی بہنیں مکرمہ زاہدہ باجوہ اور مکرمہ قمر شاہین بھٹی شامل ہیں۔

مکرم سعید احمد ملک: مکرم سعید احمد ملک، ممبر میری لینڈ جماعت، 15 دسمبر 2024ء کو سلور سپرنگ، میری لینڈ میں انتقال کر گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ ایک نہایت منکسر المزاج، محبت کرنے والے اور مہربان طبیعت کے مالک تھے۔ آپ نے کئی سال تک جماعت امریکہ کے نیشنل ہیڈ کوارٹر، مسجد بیت الرحمٰن میں بحیثیت دفتر منیجر خدمات کی سعادت پائی۔ آپ مکرم مسعود احمد ملک مرحوم، سابق نائب امیر جماعت امریکہ کے چھوٹے بھائی تھے جو 25 نومبر 2024ء کو وفات پاگئے تھے۔

آپ کے پسماندگان میں آپ کے ایک بھائی مکرم مبارک احمد ملک، دو بہنیں مکرمہ زاہدہ باجوہ اور مکرمہ قمر شاہین، آپ کی اہلیہ مکرمہ مبارکہ ملک، اور اولاد میں دو بیٹے مکرم اسامہ ملک اور مکرم انس ملک اور تین بیٹیاں مکرمہ اسماء صدیقی، مکرمہ حنا ملک اور مکرمہ دُرِّ ثمین ملک شامل ہیں۔

قارئین سے مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂِ چشمِ آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂِ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُ الحق دوحصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُ القرآن دوحصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂِ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقتُ الوحی
- ☐ الاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂِ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2025ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری یکم جنوری۔بدھ	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
4-5 جنوری، ہفتہ تا اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو 2024، منصوبہ جات 2025 ء	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4 جنوری، ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	تربیت	ویبینار
11 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ہیوسٹن، ٹیکساس
11-12 جنوری، ہفتہ تا اتوار	پہلا خدام الاحمدیہ ریفریشر کورس	مجلس خدّام الاحمدیہ	ریجنل
17-19 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس 2025 ء	مجلس انصاراللہ	ہیوسٹن، ٹیکساس
19 جنوری، اتوار	سیرۃ النبی ﷺ ڈے	ریجنل	جماعت
20 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25-26 جنوری، ہفتہ تا اتوار	God Summit۔ریویو آف ریلیجنز	عالمگیر (Worldwide)	
فروری 1-10 فروری، ہفتہ تا پیر	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
یکم-2 فروری، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
یکم فروری، ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
2 فروری، اتوار	18واں سالانہ نیشنل امورِ خارجیہ سیمینار	شعبہ امور خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
3 فروری، پیر	14واں سالانہ ڈے آن دی ہل(Day on the Hill)	شعبہ امور خارجیہ	واشنگٹن ڈی سی
15 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
15-16 فروری، ہفتہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ(Mentoring) کانفرنس(LMC)، مقامی، ریجنل اور نیشنل عاملہ	لجنہ اماء اللہ	زوم میٹنگ
17 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
22 فروری، ہفتہ	'ایک دوسرے کے لیے لباس' (Garments for each other)	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
23 فروری، اتوار	مصلح موعود ڈے	لوکل	جماعت
مارچ یکم-2 مارچ، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
یکم-30 مارچ، ہفتہ تا اتوار	ماہِ رمضان	لوکل	جماعت
23 مارچ، اتوار	مسیح موعودؑ ڈے	لوکل	جماعت
31 مارچ، پیر	عید الفطر	لوکل	جماعت
اپریل 1-10/ اپریل، منگل تا جمعرات	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
4-6/ اپریل، جمعہ تا اتوار	لوکل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ (اطفال و خدام)	مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل مجالس

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
6-5 / اپریل، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
5 / اپریل، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
13-12 / اپریل، ہفتہ تااتوار	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	جماعت
20-19 / اپریل، ہفتہ تااتوار	وقفِ نَو کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	جنوبی اور شمالی ورجینیا جماعت
27-25 / اپریل، جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ، جماعت امریکہ	جنرل سیکرٹری دفتر	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
مئی 4-2 مئی، جمعہ تااتوار	ریجنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	ریجنل
4-3 مئی، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
3 مئی، ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
4 مئی، اتوار	وقفِ نَو اویئرنیس ڈے (Awareness Day)	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
11-9 مئی، جمعہ تااتوار	ACE احمدیہ کانفرنس برائے کاروباری افراد (Entrepreneurs)	شعبہ صنعت وتجارت	سلی کان ویلی، کیلیفورنیا
11-10 مئی، ہفتہ تااتوار	ریجنل مجلس انصار اللہ اجتماعات	مجلس انصاراللہ	ریجنل
17 مئی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	بوسٹن، میساچیوسٹس
17 مئی، ہفتہ	سہ ماہی تقسیمِ اشتہارات (Quarterly Flyer Distribution)		
18-17 مئی، ہفتہ تااتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس (LMC)، مقامی، ریجنل اور نیشنل عاملہ	لجنہ اماء اللہ	سلی کان ویلی، کیلیفورنیا
18 مئی، اتوار	خلافت ڈے	لوکل	جماعت
25-23 مئی، جمعہ تااتوار	مسرور بین الاقوامی کھیل ٹورنامنٹ (MIST)	نیشنل / مجلس خدام الاحمدیہ	چینو، کیلیفورنیا
26 مئی، پیر	میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
31 مئی، ہفتہ	'ایک دوسرے کے لیے لباس' (Garments for each other)	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار (Webinar)
جون 31 مئی تا یکم جون، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
یکم تا 10 جون، اتوار تا منگل	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
یکم جون، اتوار	خدام الاحمدیہ خلافت ڈے	مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل مجالس
6 جون، جمعہ	عید الاضحیٰ	لوکل	جماعت
7 جون، ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
14 جون، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
18-14 جون، ہفتہ تابدھ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپ (طلباء)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ (طلباء) ساؤتھ ورجینیا، ورجینیا (طالبات)
18-14 جون، ہفتہ تابدھ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپ (طالبات)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد ساؤتھ ورجینیا، ورجینیا
21 جون، ہفتہ	روحانی فٹنس (Spiritual Fitness) کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
21 جون، ہفتہ	مِڈویسٹ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الجامع، شکاگو

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
21-22جون،ہفتہ تااتوار	ریجنل مجلس انصار اللہ اجتماع	مجلس انصار اللہ	ریجنل
22-27جون،اتوار تاجمعہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
جولائی 4جولائی،جمعرات	یوم آزادی		وفاقی تعطیل
4-6جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ یو ایس اے	نیشنل	رچمنڈ،ورجینیا
4-6جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ کینیڈا		
7-17جولائی،سوموار،جمعرات	نیشنل حفظ القرآن کیمپ	شعبہ تقوی	ورچوئل
12-13جولائی،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
17-20جولائی،جمعرات،اتوار	خدام ریجنل کیمپ/ریجنل اطفال ریلی	ایم کے اے	ریجنل
25-27جولائی،جمعہ،اتوار	جلسہ سالانہ یوکے		
اِگست 1-10 اگست، جمعرات تاہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
2/اگست،ہفتہ	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
3-4/اگست،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
8-10/اگست،جمعہتااتوار	12ویں سالانہ قرآن اور سائنس سیمپوزیم/ایم ایس ایل ایم25	نیشنل	واشنگٹن ڈی سی
16/اگست،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
16/اگست،ہفتہ	سہ ماہی تقسیمِ اشتہارات (Quarterly Flyer Distribution)	شعبہ تبلیغ،وقف نو،ذیلی تنظیمیں	جماعت
22-24/اگست،جمعہ تااتوار	MKA مجلس خدام الاحمدیہ۔نیشنل شوریٰ خدام الاحمدیہ	MKA مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
23/اگست،ہفتہ	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
23/اگست،ہفتہ	طاہر اکیڈمی کانفرنس	شعبہ تربیت	انصار ہائسنگ کمپلیکس،جوپا۔
ستمبر کیم ستمبر،سوموار	لیبر ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
6-7 ستمبر،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
6ستمبر،ہفتہ	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
13ستمبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	Connecticut,CT
20ستمبر،ہفتہ	ایسٹ کوسٹ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	انصار ہائسنگ کمپلیکس،جوپا۔
26-28ستمبر جمعہ تااتوار	لجنہ مجلس شوریٰ	لجنہ اماء اللہ	شکاگو،Chicago,IL
اکتوبر 1-10اکتوبر،بدھ تاجمعہ	صلوۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3-5/اکتوبر جمعہ تااتوار	نیشنل شوریٰ انصار اللہ	مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
4-5/اکتوبر ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
5اکتوبر اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
10-12اکتوبر جمعہ تااتوار	لجنہ یوایس اے تیسر اسالانہ نیشنل اجتماع	لجنہ اماءاللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
10-12اکتوبر جمعہ تااتوار	ایم کے اے نیشنل اجتماع (خدام اور اطفال)	مجلس خدام الاحمدیہ	باغ احمد این جے (NJ)
11-13اکتوبر ہفتہ تاسوموار	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
18اکتوبر ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	سینٹرل جرسی (NJ)
18اکتوبر ہفتہ	سہ ماہی تقسیمِ اشتہارات (Quarterly Flyer Distribution)	شعبہ تبلیغ، وقف نو، ذیلی تنظیمیں	جماعت
25اکتوبر ہفتہ	ویسٹ کوسٹ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الحمید، چینو، کیلیفورنیا
25-26اکتوبر ہفتہ تااتوار	نیشنل تقویٰ کانفرنس	شعبہ تقویٰ	ورچوئل
نومبر 1-2 نومبر، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1نومبر ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
یکم نومبر ہفتہ	Garments for each other	شعبہ رشتہ ناطہ	ویبینار(Webinar)
8نومبر ہفتہ	وقف نو ریجنل اجتماع	شعبہ وقف نو	**جماعت**
15نومبر ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	Tucson, AZ
20-23نومبر جمعہ تااتوار	نیشنل شوریٰ انصار اللہ	مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
27-30نومبر جمعرات تااتوار	تھینکس گیونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
دسمبر 1-10 دسمبر، سوموار تابدھ	صلوۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
6-7 دسمبر ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
6دسمبر ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
12-14دسمبر جمعہ تااتوار	فضل عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	سجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
13دسمبر ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
14دسمبر اتوار	جامعہ انسپیریشن کیمپ اور اوپن ہاؤس	شعبہ وقف نو	ویبینار(Webinar)
25دسمبر جمعرات	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل
26-28دسمبر جمعہ تااتوار	ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا

محفوظ قلعہ میں داخل ہونے کے لیے دعاؤں کی خصوصی تحریک

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اگست 2024ء میں دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا

یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک رؤیا تھا کہ ان کو ایک بزرگ نے کہا کہ

اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سَو دفعہ یہ درود شریف سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھے، درمیانی عمر کے افراد ایک سَو دفعہ اور بچے تینتیس تینتیس دفعہ پڑھیں اور جو چھوٹے بچے ہیں ان کو ان کے والدین تین چار دفعہ یہ خود پڑھوا دیں۔ اسی طرح سَو دفعہ استغفار کریں۔ مَیں اس میں یہ شامل کرتا ہوں کہ سَو دفعہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کا بھی ورد کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو رؤیا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کروگے تو ایک محفوظ قلعے میں داخل ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکے گا۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

سَو دفعہ یہ درود شریف پڑھیں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

سَو دفعہ استغفار کریں

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

سَو دفعہ وِرد کریں

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

میں میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ جسکا مرکز قادیان پنجاب ہندوستان ہے خدا کی رضا کے حصول کے لئے اور اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کا ذکر انگلستان میں بلند ہو اور انگلستان کے لوگ بھی اس برکت سے حصہ پاویں جو ہمیں ملی ہے آج ۲۰ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ کو اس مسجد کی بنیاد رکھتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کی اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے اور اس مسجد کی آبادی کے سامان پیدا کرے اور ہمیشہ کے لئے اس مسجد کو نیکی تقویٰ - انصاف اور محبت کے خیالات پھیلانیکا مرکز بنائے اور یہ جگہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت احمد مسیح موعود نبی اللہ بروز و نائب محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی نورانی کرنوں کو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں پھیلانیکے لئے روحانی سورج کا کام دے اے خدا تو ایسا ہی کر

۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء

مسجد فضل لندن کی تعمیر میں بنیادی پتھر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یہ تحریر کندہ ہے